فضیلتِ والدین

قرآن وحدیث کی روشنی میں



تصنیف

شیخ الاسلام علامہ علوی مالکی مکی قدس سرہ

ترجمہ

فقیہ العصر علامہ مفتی محمد شعیب رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

اسلامک ریسرچ سینٹر بریلی شریف

فضیلت والدین

تصنیف

شیخ الاسلام علامہ سید محمد بن علوی مالکی مکی قدس سرہ

ترجمہ

فقیہ العصر مفتی شعیب رضا قادری علیہ الرحمہ

جدید ترتیب

مولانا محمد شہاب الدین رضوی

ناشر

اسلامک ریسرچ سینٹر

ازہری ہاؤس۔۵۸، کسگران، سوداگران بریلی شریف

سلسلہ اشاعت نمبر

نام کتاب: فضیلت والدین

مصنف: علامہ سید محمد بن علوی مالکی مکی قدس سرہ

ترجمہ: علامہ مفتی شعیب رضا قادری علیہ الرحمہ

جدید ترتیب: مولانا محمد شہاب الدین رضوی

تصحیح: مفتی عزیز الرحمٰن منانی بریلوی

کمپوزنگ: مولانا محمد شفیق الحق رضوی (9997662550)

باہتمام: حافظ غلام محی الدین حشمتی، قاری صغیر احمد رضوی

صفحات: ۱۶۸ (ایک سو اڑسٹھ)

سال اشاعت: بموقع عرس چہلم ۲۰ر جولائی ۲۰۱۷ء/۱۴۳۸ھ

حسب فرمائش: الحاج برہان علی رضوی، الحاج منسوب علی خاں رضوی بابا خطیب رضوی ناسک، بختیار رضا خاں تلیا پوری

ملنے کا پتہ:

اسلامک ریسرچ سینٹر

ازہری ہاوس۔ ۵۸، کسگران، سوداگران بریلی شریف

9837549282,8273958538,9927506409

mrazvi.razvi@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

والدین کی فضیلت پر متعدد کتابیں اور رسائل لکھے گئے اور صبح قیامت تک لکھے جاتے رہیں گے، مگر زیر نظر کتاب شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد بن علوی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرتب کی ہے۔اس کتاب میں علامہ نے قرآن شریف و احادیث مبارکہ اور دیگر انبیائے کرام کی روایتوں کو جمع کر دیا ہے، سلف صالحین کے اقوال و واقعات سے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ والدین کریمین کی تعظیم و توقیر بے حد ضروری ہے۔ یہاں تک کہ مرکزی وریاستی حکومتیں بھی یوم والدین کے طور پر ایک مخصوص دن مناتی ہیں۔

مکہ مکرمہ کی پر نور اور مقدس سرزمین کے ایک روشن چراغ و گوہر شب تاب کا نام شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد بن علوی مالکی ہے، جو اس کتاب کے مصنف و مرتب ہیں۔حرمین شریفین میں ۲۸ واسطوں سے حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سلسلۂ نسب ملتا ہے، آپ کے والد ماجد علامہ سید علوی بن عباس مالکی ہیں جو ۱۳۲۸ھ کو مکہ شریف میں پیدا ہوئے اور ۱۳۹۱ھ میں وصال کر گئے ،آپ کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی سے سند خلافت حاصل تھی اور علامہ علوی کو مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی

سے شرف تلمذ وخلافت حاصل ہے۔علامہ نے دنیا کے اہم ملکوں کا علمی سفر کیا، عالمی اجلاس کو خطاب کرنے کے لئے جامعات خواہش مند رہا کرتے تھے، ایک عرصہ دراز تک حرم شریف میں شیخ الحدیث رہے اور مکہ معظّمہ کے قاضی القضاۃ کے منصب پر بھی فائز رہے۔آپ کے ہزاروں تلامذہ و خلفاء ہیں، اس میں سابق بادشاہ سعودیہ عربیہ شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کا بھی نام آتا ہے۔آپ نے دو درجن سے زائد کتابیں تصنیف کیں،۲۰۰۴ء میں آستانۂ عالیہ رضویہ بریلی شریف بغرض حاضری تشریف لائے بعد واپسی مکہ شریف میں انتقال ہوگیا۔

آپ کی اس کتاب کا ترجمہ فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی شعیب رضا قادری علیہ الرحمہ نے کیا ہے،جن کی ولادت ۲۷ /اکتوبر ۱۹۷۴ء کو موضع دودھ لا ضلع بجنور میں ہوئی،اور ۱۱/جون ۲۰۱۷ء کو بریلی شریف میں انتقال ہوا۔آپ کی شخصیت بین الاقوامی حیثیت کی حامل تھی،آپ ۲۰۰۸/۹ء میں حضور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ کے ہمراہ حج و زیارت سے مشرف ہوئے،وہیں سے علامہ کی کتابیں ہندوستان لائے اور ترجمہ کا کام شروع کر دیا، آپ علامہ سے بہت زیادہ متاثر تھے،سلیس اور آسان زبان میں ترجمہ قارئین کی خدمت میں جدید ترتیب کے ساتھ حاضر ہے۔

سگ در آستانہ عالیہ رضویہ

احقر محمد شہاب الدین رضوی غفرلہ

(۱۳/جولائی ۲۰۱۷ء/۱۴۳۸ھ)

والدین کے احسانات

قرآنی آیات کی روشنی میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱)---- ﴿وَقَضٰی رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَاناً.اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلاً كَرِیْماً.وَاخْفِضْ لَهُمَا جُنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیَانِی صَغِیْراً﴾(الاسراء ۲۳-۲٤)

ترجمہ: اورتمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو، اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہونچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا، اور انہیں نہ جھڑکنا، اور ان سے تعظیم کی بات کہنا، اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم والی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا۔(کنزالایمان)

(۲)---﴿وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْناً عَلٰی وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِیْ عَامَیْنِ أَنْ اشْكُرْلِیْ وَلِوَالِدَیْكَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ.وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰی أَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَالَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنیا مَعْرُوْفاً﴾ (لقمان ۱٤-۱۵)

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں

تاکید فرمائی، اسکی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی، اوراس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے، یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھ تک آنا ہے۔اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں ،تو ان کا کہنا نہ مان، اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے۔(کنزالایمان)

(۳)---﴿وَوَصَّيْنَا الإنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إحْسَاناً حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهاً وَوَضَعَتْهُ كُرْهاً وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْراً حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيْ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِيْ فِي ذُرِّيَّتِيْ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾(الأحقاف ١٥)

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے، اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنا اس کو تکلیف سے، اور اسے اٹھائے پھرنا اور اسکا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہونچا اور چالیس برس کا ہوا، عرض کی اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی، اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے ،اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح رکھ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں۔(کنزالایمان)

(٤)---﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لَاتَعْبُدُوْنَ إِلَّا اللّٰهُ

وَبِالْوَالِدَیْنَ اِحْسَاناً وَذِی الْقُرْبیٰ وَالْیَتَامیٰ وَالْمَسَاکِیْنَ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْناً وَّ أَقِیْمُوا الصَّلَاۃَ وَآتُوا الزَّکوٰۃَ ثُمَّ تَوَلَّیتم اِلَّا قَلِیْلاً مِّنْکُمْ وَأَنْتُمْ مُعْرِضُوْنَ﴾ (البقرۃ ۸۳)

ترجمہ: اور جب ہم نے بنی اسرائل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو، اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو، اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات کہو، اور نماز قائم رکھو، اور زکوۃ دو، پھر تم پھر گئے مگر تم میں کے تھوڑے اور تم روگرداں ہو۔ (کنزالایمان)

(۵)---﴿قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ أَلَّا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئاً وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَاناً وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَکُمْ مِنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ وَاِیَّاھُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَاظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوْا النَّفْسَ الَّتِی حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ. ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾(الانعام ۱۵۱)

ترجمہ: تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا۔ یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو، اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔ اور اپنی اولاد قتل نہ کرو مفلسی کے باعث، ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے، اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی، اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو، یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو۔ (کنزالایمان)

(۶)---﴿یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَیرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ

وَالْأَقْرَبِيْنَ وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ (البقرة ٢١٥)

ترجمہ: تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں، تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ، اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لیے ہے، اور جو بھلائی کرو بیشک اللہ اسے جانتا ہے۔ (کنزالایمان)

(۷)---﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَّاِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾(العنکبوت ۸)

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی۔ اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں، تو تو ان کا کہنا نہ مان۔ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے، تو میں بتادوں گا تمہیں جو تم کرتے تھے۔ (کنزالایمان)

(۸)---﴿وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَا اَتَعِدَانِنِيْ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ وَهُمَا يَسْتَغِيْثَانِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَا اِلَّا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ﴾(الاحقاف ۱۷)

ترجمہ: اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا، اُف تم سے دل پک گیا کیا مجھے وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ کیا جائے گا، حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں، تیری خرابی ہو ایمان لا بیشک اللہ

کا وعدہ سچا ہے، تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں۔ (کنزالایمان)

(۹)---﴿فَهَلُ عَسَيْتُمُ اِنُ تَوَلَّيُتُمُ أَنُ تُفسِدُوُا فِى الأَرُضِ وَتُقَطِّعُوُا أَرُحَامَكُمُ أولئِكَ الَّذِيُنَ لَعَنَهُمُ الله فَأَصَمَّهُمُ وَأَعُمَى أَبُصَارَهُمُ﴾

(محمد۲۲۔۲۳)

ترجمہ: تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ، اور اپنے رشتے کاٹ دو، یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں حق سے بہرا کر دیا، اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔ (کنزالایمان)

والدین کی تعظیم و توقیر احادیث کی روشنی میں

۱۔عن المغیرة ب ن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال:ان الله حرم علیکم عُقُوُقَ الأُمَّهاتِ وواد النباتِ ومنعا و هاتِ و کره قیل و قال و کثرة السوال و اضاعة المالِ. (رواه البخاری و مسلم)

۲۔وعن أبی بکر رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا انبئکم باکبرِ الکبائر ثلاثا؟قُلنا:بلی یا رسول الله قال: الاشراكُ بالله و عُقُوُقُ الوالدین،و کان متکئا فجلسَ، أَلَا وَقُوُلُ الزُّورِ،وَشَهَادَةُ الزُّورِ،فَمَا زَالَ یُکَرِّرُهَا حَتیٰ قُلُنَا:لَیتَهُ سَکَتَ.

(رواه البخاری و مسلم والترمذی)

۳۔وَعَنُ عَبُدِ الله بنِ عمروبن العاص رضی الله عنهم عن النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: الکبائر الاشراکُ باللہ،وَعُقُوقُ الوالدین و قتلُ النفسِ،والیمینُ الغَمُوسُ.(رواہ البخاری)

٤ـ وَعَنْ أنس رضی اللہ عنہ قال: ذکرَ عِندَ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الکبائر،فقال: الشِّرکُ باللہ،و عقوقُ الوالدین.

(رواہ البخاری و مسلم والترمذی)

٥ـ وفی کتاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذی کتبہ الی اهل الیمن،وبعث بہ مع عمر بن حزم،وانَّ اکبر الکبائر عند اللہ یوم القیامة الاشتراك باللہ. وقتل النفس المؤمنة بغیر الحق،والفرار فی سبیل اللہ یوم الزحفِ،وعقوق الوالدین،و رمی المحصنة،وتعلم السِّحُرِ،واکل الربا،واکل مالِ الیتیم.(رواہ ابن حناب فی صحیحہ)

٦ـوعن ابن عمر رضی اللہ عنهما عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: ثلاثة لا ینظرُ اللہ الیهم یوم القیامةِ:العاق لوالدیہِ،ومدمنُ الخمرِ،والمنان عطاءَہُ،وثلاثةٌ لایدخلون الجنة: العاق لوالدیہ،والدّیوثُ،والرَّجلةُ.(رواہ احمد والنسائی والبزار والحاکم)

(الدیوث)هو الذی یقر اهلہ علی الزنا،مع عملہ بهم.

(والرجلة)هیی المترجلة المستشبّهة بالرجال.

ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت

نہیں فرمائے گا (۱) اپنے والدین کی نافرمانی کرنے والا ہے (۲) ہمیشہ شراب پینے والا (۳) اور اپنے دیئے پر احسان جتانے والا۔

اور تین ہیں جو جنت میں داخل نہ ہونگے (۱) ماں باپ کے نافرمان (۲) دیوث (۳) اور رجلہ۔

دیوث کا معنی ہے جو اپنی بیوی کو علم ہونے کے باوجود زنا پر رہنے دے۔ رجلہ کے معنی ہے وہ عورت جو مردانہ وضع اختیار کرے۔

۷۔ وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: ثلاثة حرم الله تبارك و تعالیٰ علیهم الجنة: مدمن الخمر، والعاق، والدیوث الذی یقر الخبث فی اهلِهِ. (رواه احمد والنسائی والبزاز والحاکم)

ترجمہ: عبداللہ ابن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین ہیں جن پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت حرام قرار دے دی۔ (۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) اور والدین کا نافرمان (۳) اور وہ دیوث جو اپنے اہل میں زنا کو باقی رکھے۔

۸۔ وروی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یراح ریحُ الجنة من مسیرةِ خمسمائةِ عام، ولا یجد رِیْحَهَا منانٌ بعمله، ولا عاق، ولا مدمن خمر. (الطبرانی فی الصغیر)

ترجمہ: ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ سو سال کی مسافت سے جنت کی خوشبو سنگھائی جائیگی ،اور (لیکن) جنت کی خوشبو نہ پائے گا وہ جو اپنے عمل پر احسان جتائے ،اور نافرمان اُور ہمیشہ شراب پینے والا۔

۹۔وعن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ثلاثة لا یقبل اللہ عز و جل منهم صرفا و لا عدُلا عاق،و لامنان،ومکذب بقدر.(ابن ابی عاصم فی کتاب السنة.)

ترجمہ : حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نماز ،روزہ، حج، زکوۃ قبول نہ فرمائے گا (۱) والدین کا نافرمان (۲) احسان جتانے والا (۳) تقدیر کو جھٹلانے والا۔

۱۰۔عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال: لاربع حق علی اللہ ان لا یدخلهم الجنة،ولا یذیقهم نعیمَها:مدمن الخمر واکل الربا،واکل مالِ الیتیم بغیرِ حق،والعاق لوالدیه.(الحاکم)

ترجمہ : ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، چار ہیں جو اللہ پر حق ہے کہ ان کو نہ جنت میں داخل کریگا، اور نہ اس کے آرام کی لذت چکھائے گا (۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) سود کھانے والا (۳) یتیم کا مال بغیر حق کھانے

والا (۴) اور والدین کا نافرمان۔

۱۱۔روی عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: ثلاثة لا ينفع معهن عمل: الشرك بالله، وعقوق الوالدين، والفرار من الزَّحفِ. (الطبرانی فی الكبير)

ترجمہ : ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین کام ہیں ان کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہ دے گا (۱) اللہ کے ساتھ شرک (۲) والدین کی نافرمانی (۳) اور دشمن سے سخت مقابلہ کے دن بھاگنا

۱۲۔وعن عبد الله بن عمر و بن العاصِ رضی الله عنهما ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: من الكبائر شتم الرجل والديه. قالوا: يا رسول الله، وهل يشتم الرجل والديه؟ قال: نعم يسب ابا الرجل فيسب اباه، ويسب امه فيسب امّه. (البخاری ومسلم وابو داود والترمذی)

ترجمہ : عبداللہ ابن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ کبیرہ میں سے ہے آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ تو کیا آدمی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ایک شخص دوسرے شخص کے باپ کو گالی دیتا ہے، تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے، اور یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

١٣ـ وفی روایة:ان من اکبر الکبائر ان یلعن الرجل والدیه.قیل:یا رسول الله و کیف یلعن الرجل والدیه؟ قال: یسب ابا الرجل فیسب اباه،ویسب امَّهُ فیسبُّ امَّهُ.(البخاری ومسلم)

ترجمہ : اورایک دوسری روایت میں ہے، بے شک کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے والدین کولعنت کرتا ہے،عرض کیا گیایارسول اللہ اوروہ کیسے اپنے والدین کولعنت کرتا ہے۔فرمایا یہ کسی دوسرے کے باپ کوگالی دیتا ہے وہ اس کے باپ کوگالی دیتا ہے،اور یہ اس کی ماں کوگالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کوگالی دیتا ہے۔

١٤ـعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: ان لعنة الوالدین تبترُـای تقطعـاصل ولدهما اذا عقهُمَا،فمن ارضی والدیه فقد ارضی خالقه،ومن اسخط والدیهِ فقد اسخط خالقهُ، ومن ادرك والدیه اوُ احدهما فلم یبرَّهُما فدخل النارَّ،فأبعده الله.(السمر قندی فی(تنبیه الغافلین)

ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے, فرمایا:والدین کی لعنت اپنے بیٹے کی اصل کوختم کردیتی ہے جب کہ وہ ان کی نافرمانی کرے,لہذا جس نے اپنے والدین کوراضی کرلیا،اس نے اپنے خالق کوراضی کرلیااورجس نے اپنے ماں باپ کوناراض کردیااس نے اپنے خالق کوناراض کردیا۔اور جس نے اپنے ماں باپ کو پایا،یاان میں سے کسی ایک کواوران کے ساتھ

بھلائی نہ کی، تو وہ جہنم میں داخل ہوا، اور اللہ نے اس کو دھتکار دیا۔

١٥ ـ وعن عمرو بن مرّةَ الجنهى رضى الله عنه قال: جَاءَ رجلٌ الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: يا رسول الله شهدت ان لا اله الا الله، وانك رسول الله، وصليتُ الخَمسَ، وادّيتُ زكاة مالىِ، وَصُمتُ رَمَضَانَ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: من مات على هذا كان مع النبيين و الصديقين والشهداءِ يوم القيامةِ هكذا، ونصب اصبعَهُ، مالم يعق والديهِ. (رواه احمد والطبرانى)

ترجمہ: عمرو بن عاص مرۃ الجھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، انہوں نے کہا: ایک شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض گزار ہوا: میں نے گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں، اور پنج وقتہ نماز پڑھی، اپنے مال کی زکوۃ دی، اور رمضان کے روزے رکھے، تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس پر مرا وہ قیامت کے دن نبیین، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ایسے ہوگا (اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں انگلیوں کو نصب فرمایا) جب کہ اس نے اپنے والدین کی نافرمانی نہ کی ہو۔

١٦ ـ وعن معاذ بن جبل رضى الله عنهُ قال: او صانى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بعشر كلمات قال: لا تشرك بالله شيئا وان قتلت و حرقت، ولا تعقنَّ والديك و ان امراك ان تخرجُ من

اهلكَ ومالكَ. (رواه احمد وغم ٥)

ترجمہ : معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس باتوں کی وصیت فرمائی (ان میں سے دو یہ ہیں) اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ قتل کر دیئے جاؤ، اور جلا دیئے جاؤ، اور ہرگز ہرگز اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ تجھ کو اہل و عیال، اور مال دولت چھوڑ کر نکل جانے کا حکم کریں۔

١٧۔وروی عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال: خرج علينا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و نحن مجتمعونَ، فقال: يا معشر المسلمين اتقوا الله، وصلوا ار حامكم، فانه ليس من ثواب اسرع من صلةِ الرّحمِ، وايا كم والبغيَ، فانه ليس من عقوبة اسرع من عقوُبةِ البغيِ، وايا كم وعقوق الوالدينِ فان ريح الجنة توجد من مسيرةِ الفِ عام، والله لايجدُها عاق، ولا قاطع رحم ولا شيخٌ زان ولا جار ازارهُ خيلاء انما الكبرياءُ لله رب العالمين، والكذب كله اثمٌ الا ما نفعت به مؤمنا، ودفعت به عن دين، وان فى الجنةِ لسوقا ما يباعُ فيها ولا يشترى ليس فيها الا الصور، فمن احب صورة من رجل او امرأةٍ دخلَ فيهَا. (رواه الطبرانی فی الاوسط)

ترجمہ : جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا: ہم ایک جگہ جمع تھے تبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا:

اے مسلمانوں کے گروہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اپنے اور ارحام سے صلہ رحمی کرو۔ بیشک صلہ رحمی سے زیادہ تیز کوئی ثواب نہیں۔تم سرکشی سے بچو بیشک سرکشی کی عقوبت سے زیادہ کوئی عقوبت تیزنہیں، اور والدین کی نافرمانی سے بچو۔بے شک جنت کی خوشبوایک ہزارسال کی دوری سے پائی جاتی ہے، قسم خدا کی اس خوشبوکووالدین کانافرمان نہ پائے گا،اورقاطع رحم نہ پائے گا،نہ بوڑھا زانی پائے گا،اورنہ وہ شخص جس کاازارتکبرکی وجہ سے گھسٹتاہو، بیشک کبریائی تو اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے، اور سارا کا سارا جھوٹ گناہ ہے مگر وہ جھوٹ جس سے تو مومن کونفع پہنچائے ،اورجس سے تو دین سے دفع کرے، اور بیشک جنت میں ایک بازار ہے اسمیں نہ کچھ بیچا جاتا ہے، نہ خریدا جاتا ہے۔اس بازار میں نہیں ہیں مگرصورتیں،.تو جوکسی آدمی یا عورت کی صورت خریدنا چاہتاہے،اس میں داخل ہوجائے گا۔

۱۸۔عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: لعن اللہ سبعۃ من فوق سبع سمواتہ،وردد اللعنۃ علی واحد منھم ثلاثا،ولعن کل واحد منھم لعنۃ تکفیہِ،قال: ملعون من عمل عمل قوم لوط،ملعون من عمل عمل قوم لوط،ملعون من عق والدیہ،الحدیث.

وفی روایۃ لابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: لعن اللہ من ذبح لغیرِ اللہ،ولعن اللہ من غیر تخومَ

الارضِ،ولعن الله من سب والديه.(رواه الطبرانی فی الاوسط)

ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سات پر اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتوں آسمانوں کے اوپر سے لعنت بھیجی،اوران سات میں سے ایک پر تین بار لعنت کودوہرایا،اوران میں سے ہرایک پر ایسی لعنت کی جو اسے کافی ہو۔فرمایا: ملعون ہے وہ شخص جس نے قوم لوط کا عمل کیا۔ملعون ہے وہ شخص جس نے قوم لوط کا عمل کیا۔ملعون ہے وہ شخص جس نے قوم لوط کا عمل کیا،ملعون ہے وہ شخص جس نے غیراللہ کے لیے ذبح کیا،ملعون ہے جس نے والدین کی نافرمانی کی۔

اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ابن عباس کی ایک روایت میں ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے لعنت بھیجی اس پر جس نے غیراللہ کے لیے ذبح کیا، اوراس پر لعنت بھیجی جس نے زمین کے تخم کو بدل دیا(یعنی فرج کی جگہ دبر میں وطی کی یا لواطت کی)اوراس پر لعنت بھیجی جس نے اپنے والدین کو برا بھلا کہا۔

۱۹۔وعن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: کل الذنوب یُؤَخّرُ اللہ مِنھا مَا شَاءَ اِلیٰ یَوْمِ الْقیامۃِ الا عقوق الوالدین،فان اللہ یعجلہ لصاحبہ فی الحیاۃ قبلَ المماتِ.

(رواہ ابن حبان)

ترجمہ : ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا: تمام گناہوں میں سے جس کو اللہ چاہے قیامت تک موخر کردے گا۔ مگر والدین کی نافرمانی۔ بیشک والدین کے نافرمان کو مرنے سے پہلے ہی جیتے جی اس کے گناہوں کا بدلہ دے گا۔

۲۰۔عن ابی ھریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:اذا اتخذ الفیء دُوَلا والأمانۃ مغنما والزکاۃَ مغرما وتعلم لغیرِ الدین،وأَطَاعَ الرَّجُلُ امرَأتہٗ وعق امہ،وادنی صدیقہ و اقصی أباہُ، وظھرت الاصوات فی المساجد،وساد القبیلۃ فاسقھم،وکان زعیم القوم ارذلھم،و اکرم الرجل مخافۃ شرِّہِ،وظھرت القیناتُ والمعازفُ وشربت الخمورُ،ولعن اخر ھذہ الامّۃ اولھا فلیرتقبوا عند ذلک ریحا حمراء وزلزلۃ وخسفا ومسخا وقذفا وایاتِ تتابعُ کنظامِ بالِ قُطِعَ سلکُہُ فتتابعَ.(رواہ الحاکم)

ترجمہ : ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ جب فئی کو دولت بنالیا جائے۔

۲۔ اور امانت کو غنیمت بنالیا جائے۔

۳۔ اور زکوۃ کو مغرم بنالیا جائے

۴۔ اور غیر دین کے لئے تعلیم حاصل کی جائے۔

۵۔ اور آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے

۶۔ اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے۔

۷۔ اور اپنے دوست کو قریبی بنالے۔

۸۔ اور اپنے باپ کو دور کردے۔

۹۔ اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں۔

۱۰۔ اور قبیلہ والوں کی سرداری ان میں کا فاسق کرے۔

۱۱۔ اور قینات (قینات کے معنی تشریح) معازف کھلم کھلا ہونے لگیں

۱۲۔ اور شراب پی جائے

۱۳۔ اور اس امت کا آخری پہلے والے کو لعنت کرے

تو اس وقت انتظار کرو لال ہوا کا، زلزلہ کا، خسف کا، مسخ کا، قذف کا اور یکے بعد دیگرے آنے والی نشانیوں کا۔

۲۱۔ وعن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: الرحم معلقةٌ بالعرشِ تقول: من وصلنی، وصله الله، ومن قطعنی قطعه الله. (مفتق عليه)

ترجمہ : عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے، وہ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم عرش سے معلق ہو کر کہتا ہے جس نے مجھے ملایا اسے اللہ ملائے، اور جس نے مجھے قطع کیا، اسے اللہ قطع کرے۔

۲۲۔ وعن ابی محمد جبیر بن معطم رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال: لا يدخل الجنة قاطعٌ

قال سفیان فی روایته:یعنی :قاطع رحم.(متفق علیه)

ترجمہ : ابومحمد جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں قاطع نہ جائیگا،سفیان نے اپنی روایت میں کہا: یعنی رحم کو قطع کرنے والا۔

۲۳۔وعنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ :ان اللہ تعالیٰ خلق الخلق حتی اذا فرغ منھم قامتِ الرحمُ،فقالت:ھذا مقام العائذ بك من القطیعۃِ،قال:نعم اما ترضین ان اصل من وصلك واقطعَ من قطعكِ؟قالت:بلی،قال:فذلك لكِ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ:اقرؤوا ان شئتم:(فھل عَسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم.اولئك الذین لعنھم اللہ فاصمھم،واعمی ابصارھم)(متفق علیه) (محمد:۲۲،۲۳)

وفی روایۃ للبخاری:فقال اللہ تعالی:من وصلك وصلته، ومن قطعكِ،قطعته.

ترجمہ : ابومحمد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،انہوں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا، یہاں تک کہ جب ان سے فارغ ہوا تو رحم نے کھڑے ہو کر عرض کیا قطع رحم کرنے والے سے یہ تیری پناہ مانگنے کا مقام ہے،رب نے فرمایا: ہاں کیا تو راضی نہیں اس بات پر کہ میں اس سے ملوں گا جو تجھ سے ملے گا،اور میں اس

سے قطع کرونگا جو تجھ سے قطع کرے گا۔تب رحم نے کہا: کیوں نہیں، اللہ نے فرمایا تو یہ تیرے لیے ہے۔پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔اگر چاہو تو پڑھو۔

اور بخاری کی روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تجھ سے صلہ کرے گا میں اس سے صلہ کرونگا،اور جو تجھ سے قطع کرے گا میں اس سے قطع کرونگا۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحمی

٢٤ ۔عن عبدِ الله بن مسعودٍ رضی الله عنه قال: سالتُ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای العمل احب الی الله ؟قال: الصلاة علی وقتها قلت:ثم ای؟قال: بر الوالدین.قلتُ ثم ای؟قال الجهاد فی سبیل الله.(رواه البخاری ومسلم)

ترجمہ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معلوم کیا،اللہ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا:نماز اپنے وقت پر پھر کونسا عمل؟فرمایا:والدین کے ساتھ بھلائی،میں نے کہا پھر کونسا عمل؟ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد۔

٢٥ ۔وعن ابن عمر رضی الله عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بروا آباءَ کُم تبر کم انباؤ کُم وعفوا تعف

نساو کم.(رواه الطبرانی)

ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ بھلائی کرے گی، اور تم پاکدامنی اختیار کرو، تمہاری عورتیں پاکدامنی اختیار کریں گی۔

۲۶۔وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: عفوا عن نساءِ الناسِ تعف نساؤ کم،وبروا آباءَ کم تبر کم انباؤ کُم،ومن أَتاہُ اخوہ متنصلا فلیقبل ذلك محقا کان او مبطلا ،فان لم یفعل لم یرد علی الحوضِ.(رواہ الحاکم)

ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت لائے ہیں، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کی عورتوں کے بارے میں پاکدامنی اختیار کرو، تمہاری عورتیں پاکدامنی اختیار کریں گی، اور تم اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ بھلائی کرے گی، اور جو تمہارے پاس اپنے کو بری کرنے کے لئے آئے اس کو قبول کرو، وہ حق ہو یا باطل، اگر ایسا نہ کیا تو وہ حوض پر وارد نہ ہوگا۔

۲۷۔وعن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ ان رجلا قال:یا رسول اللہ ما حق الوالدین علی ولدھما؟قال:ھُما جنتك و نارك.(رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ : ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا

سول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹے پر والدین کا کیا حق ہے، ارشاد فرمایا: وہ دونوں تیری جنت بھی ہیں، اور دوزخ بھی ہیں۔

۲۸۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:لو علم اللہ شیئا ادنی من الاف لنہی عنہ، فلیعمل العاق ما شاءَ ان یعمل فلن یدخل الجنۃ،ولیعمل البار ما شاء ان یعمل فلن یدخل النار.(الذھبی فی الکبائر)

ترجمہ : حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ کے نزدیک اف سے بھی کم کوئی چیز ہوتی تو اس سے بھی منع فرما دیتا۔ والدین کا نافرمان جو چاہے عمل کرے ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا، والدین کا فرمانبردار جو چاہے عمل کرے ہرگز دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔

۲۹۔روی البیہقی فی شعبہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:من قبّل بین عینی امّہِ کان لہ سترا من النار.وروی فی کتاب شرعۃِ الاسلام:من قبّل رِجُلَیُ امّہِ فکاّنما قبّل عتبۃ الکعبۃ.وقال فی حاوی القلوب الطاھرۃ: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما من ولد بار ینظر الی والدیہ نظر رحمۃ الا کتب لہ بکل نظرۃ حجۃٌ مبرورۃ،قالوا:یا رسول اللہ و ان نظر کل یوم مائۃ مرۃ،قال نعم اللہ اکثر و اطیبُ.(الثعالبی فی نزھۃ المجالس)

ترجمہ : بیہقی نے اپنی شعب میں ابن عباس سے روایت کیا، انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے! جس نے اپنی ماں کی آنکھوں کے بیچ بوسہ دیا تو

یہ بوسہ دینا اس کے لئے جہنم سے پردہ ہو جائے گا۔ اور کتاب شرعۃ الاسلام میں ہے، جس نے اپنی ماں کے پیروں کو بوسہ دیا۔ گویا کہ اس نے کعبہ کے دروازے کو بوسہ دیا۔ اور حاوی القلوب الطاہرہ میں ہے: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہے کوئی لڑکا جو اپنے والدین کی طرف رحمت ومحبت کی نظر سے دیکھتا ہے، مگر یہ کہ اس کے لئے ہر نظر کے بدلے مقبول حج لکھدیا جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ اگرچہ وہ ہر دن میں سو مرتبہ دیکھے، فرمایا: ہاں، اللہ اس سے بھی زیادہ دینے والا اور مہربانی والا ہے۔

۳۰۔و عن ابی هريرة ايضا رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاءَ رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه و سلم فقال: يا رسول الله من احق الناس بحسن صحابتی؟قال: اُمُّكَ:قال:ثمَّ من؟قال: اُمُّكَ قال:ثُمَّ منُ؟قال: امُّكَ قال:ثُمُّ منُ؟قال:ابوكَ.(رواه البخاری و مسلم)

ترجمہ : اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے آکر عرض کی، یارسول اللہ میری حسن صحبت کا زیادہ حق دار لوگوں میں کون ہے؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا اس کے بعد کون، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں۔ اس شخص نے عرض کیا، اس کے بعد کون؟ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں۔ اس شخص نے عرض کیا، پھر کون؟ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا باپ۔

۳۱۔وعن عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رضا الله فی رضا الوالِدِ و سخط الله فی سُخطِ الوالِدِ.رواه الطبرانی من حدیث ابی هریرة الا انه قال:

طاعة الله طاعة الوالد،ومعصیة الله معصیة الوالد.

ورواه البزاز من حدیث عبد الله بن عمر،أو ابن عمرو، ولفظه قال:

رضا الرّب تبارك و تعالیٰ فی رضا الوالدین،وسخطُ الله تبارك و تعالیٰ فی سُخطِ الوالدین.(رواه الترمذی و ابن حبان والحاکم)

ترجمہ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے،انہوں نے کہا،رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے، اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے،اورطبرانی نے اس کوابو ہریرہ کی حدیث سے روایت کیامگر یہ کہ انہوں نے کہااللہ کی طاعت والد کی طاعت ہے،اوراللہ کی محبت والد کی محبت ہے،اور بزاز نے عبداللہ بن عمر یاابن عمرو سے روایت کیا ہے،اوراس کے الفاظ یہ ہیں۔رب تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے،اوراللہ تبارک وتعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

۳۲۔عن بریدة قال: جاءَ تِ امرأةٌ الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه

وسلم فقالت:یا رسول الله انی تصدقتُ علی اُمی بجاریةٍ وانها ماتت. فقال:آجرك الله،وردَّ علیك المیراث.(رواه ابن ماجه.)

ترجمه : حضرت بریدہ سے ہے،انہوں نے کہا،ایک عورت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئی اور عرض کیا،یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے اپنی ماں کو ایک باندی صدقہ میں دی،اور ماں مرگئی۔تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے اجر عطا فرمائے اور تجھ پر میراث کو لوٹائے۔

۳۳۔عن عمرو بن شُعیب عن ابیه عن جده قال: جَاءَ رجل الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال:انی اعُطَیتُ امی حدیقة لی، وانها ماتت،ولم تترُك ورِیثا غیرِی.فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وجبت صدقتك ورجعت الیك حدیقتك.(رواه ابن ماجه)

ترجمه : عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا،اور عرض کیا: میں نے اپنا ایک باغ اپنی ماں کو دے دیا تھا،اور ان کا انتقال ہوگیا،اور میرے علاوہ کوئی وارث نہ چھوڑا۔تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا صدقہ قبول ہوگیا،اور تمہارا باغ بھی تمہاری طرف لوٹ گیا۔

٣٤۔وعن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال:رغمَ انفهُ،ثم رَغِمَ انفهُ،ثم رغمَ انفهُ.قیل من یا

رسول الله؟قال:من ادركَ والديه عند الكبر او احدهُما ثم لم يدخل الجنة.(رغم انفه):ای لصق بالرغام،وهو التراب.(رواه مسلم)

ترجمہ : ابوہریرہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:اس کی ناک غبار آلود ہو پھر اس کی ناک غبار آلود ہو پھر اس کی ناک غبار آلود ہو۔عرض کیا گیا یا رسول اللہ کس کی ناک غبار آلود ہو:ارشاد فرمایا جس نے بڑھاپے میں اپنے والدین، یاان میں سے کسی کو پایا پھر بھی جنت میں داخل نہ ہوا۔

۳۵۔وعن جابر،یعنی ابن سمرة رضی الله عنه قال: صعد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المنبر فقال:آمین،آمین،آمین،قال:أتانی جبریلُ علیه الصلاة والسلام،فقال:یا محمد من ادرك احدَ ابویه فماتَ،فدخل النار،فأبعده الله،فقل آمینَ،فقلتُ:آمین،فقال:یا محمد من ادرك شهر رمضان فمات فلم،یغفرُ له فادخل النار،فأبعده الله،فقل:آمینَ فقلت:آمینَ.قال: ومن ذکرت عنده فلم یصل علیك فمات،فدخل النار،فأبعده الله فقل،آمین،فقلت:آمینَ.

(رواه الطبرانی و ابن حبان)

ترجمہ: جابر ابن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے،انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر پر تشریف فرما ہو کر فرمایا: آمین۔آمین۔آمین۔پھر ارشاد فرمایا جبرئیل نے میرے پاس آکر کہا یا محمد جس نے ماں باپ میں سے

کسی ایک کو پایا پھر مر گیا تو وہ آگ میں داخل ہوا، اللہ اس کو دور کر دے۔ کہئے آمین۔ تو میں نے آمین کہا، پھر جبرئیل نے کہا، اے محمد جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور مر گیا، تو وہ بخشا نہ جائے گا جہنم میں داخل کر دیا جائے گا، اللہ اس کو دور کر دے، کہئے آمین تو میں نے کہا آمین۔

پھر جبرئیل نے کہا اور جس کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا مر گیا، تو وہ آگ میں داخل ہوا، اللہ اس کو دور کرے، کہئے آمین تو میں نے کہا آمین۔

مذکورہ بالا اس حدیث کی شرح مندرجہ ذیل حدیث میں آرہی ہے۔

٣٦۔وفی روایة من حدیث ابی هریرة قال فیه:ومن ادرك ابویه او احدهما ،فلم یبرهما فماتَ،فدخل النار،فأبعده الله قل:آمینَ. فَقُلْتُ آمِیْنَ .(الطبرانی وابن حبان فی صحیحه)

ترجمہ : ابوہریرہ کی ایک دوسری حدیث میں ہے جس کے الفاظ یہ ہیں، اور جس نے اپنے والدین میں یا ان میں سے کسی ایک کو پایا، اور ان کے ساتھ بھلائی نہ کی اور مر گیا، تو وہ جہنم میں داخل ہوا۔ اللہ اس کو دور کر دے (جبرئیل نے کہا) کہئے آمین، میں نے آمین کہا۔

٣٧۔وفی روایة من حدیثِ کعب بن عجرة قال فی آخره:فلما رقیت الثالثة قال:بعدَ مَنْ ادركَ أبویهِ الکبرَ عنده او احدهما،فلم یدخلاه الجنة.قُلْتُ:آمینَ.(رواه الحاکم)

ترجمہ: کعب بن عجرہ کی حدیث سے ایک روایت میں ہے، جس کے آخری الفاظ ہیں۔ جب میں تیسری سیڑھی چڑھا، جبرئیل نے کہا: دور ہو وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو اپنے پاس پایا، اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا، میں نے کہا آمین۔

۳۸۔وفی روایة من حدیث ابن عباس،وفیه،ومن ادراك والدیه او احدهما فلم یبرّهُما دَخل النار، فأبعده الله وأسحقه قُلتُ:آمینَ.(الطبرانی)

ترجمہ: اور ابن عباس کی حدیث سے ایک روایت میں ہے جس کی الفاظ ہیں۔ جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا، اور ان کے ساتھ بھلائی نہ کی تو وہ جہنم میں داخل ہوا، اللہ اس کو دور کرے اور اس کو رگڑے، میں نے کہا آمین۔

۳۹۔وعن مالك بن عمرو القشیری رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول:من اعتق رقبة مسلمة فهی فداؤُهُ من النار،ومن ادراك احد والدیه ثم لم یُغفَرُ له فأبعده الله.زاد فی روایة:و أسحقهُ.

ترجمہ: مالک بن عمرو القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، جس نے مسلمان باندھی کو آزاد کیا یہ اس کے لیے جہنم سے فدیہ ہے، اور جس نے اپنے والدین

میں سے کسی ایک کو پایا، پھر اس کو بخشا تو اللہ اس کو دور کرے۔

ایک روایت میں ہے یعنی اس کو رگڑے۔

وضاحت : حدیث نمبر ۳۵ میں تین جگہ ''یا'' محمد آیا ہے، چونکہ علماء اہل سنت ''یا محمد'' کہنے کو منع فرماتے ہیں، تو اس کے مندرجہ ذیل جوابات ہیں۔

(۱) حدیث چونکہ وحی خفی ہے تو گویا نفس کلام اللہ کی جانب سے ہے، اور زبان جبرئیل امین کی اور الفاظ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہیں۔

(۲) لفظ محمد کے اطلاقات دو طرح پر ہیں، ایک بطور علم، دوم بطور وصف۔

بطور علم یا محمد کہنا جائز نہیں، اور بطور وصف کہنا ممنود نہیں۔ اب جواب نمبر دع پر نظر کرتے ہوئے یہ کہا جائے گا کہ اللہ کا حکم ہے، اسی طرح پکارو تو اس میں علمیت کے تیقن کے ساتھ وصفیت کا احتمال و امکان بھی ہے۔ یعنی جبرئیل امین نے بطور علم یا محمد کہا، تب بھی جائز۔ اور بطور وصف کہا تب بھی جائز۔ اور امت کے لیے بطور علم کہنا ممنوع، اور بطور وصف وصفت کہنا جائز، مگر چونکہ ہمارے عرف میں لفظ محمد بطور علم ہی کثرت کے ساتھ بولا جاتا ہے، بطور وصف اہل علم، صاحبان فقہ دانش استعمال کرتے ہیں، مگر عوام کا خیال رکھتے ہوئے وہ بھی استعمال سے پرہیز کرتے ہیں۔ نفس مسئلہ کی مزید تحقیق فتاوی رضویہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

والدین کے ساتھ بھلائی جہاد فی سبیل اللہ سے افضل

۴۰ ۔وروی عن طلحة بن معاوية السلمی رضی الله عنه قال: أتَيْتُ

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت:یا رسول اللہ انی اُرِیْدُ الجہاد فی سبیل اللہ؟قال: اُمُّكَ حَيَّةٌ؟قُلْتُ:نَعَمُ.قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:الزَم رجلها،فثم الجنۃ.(الطبرانی)

ترجمہ : طلحہ بن معاویۃ السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے، انہوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا، یا رسول اللہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کا ارادہ کر چکا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟ میں نے عرض کر دیا: ہاں، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے پیر کو پکڑ لو وہیں جنت ہے.

۴۱۔وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال:جاء رجل الی نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،فاستاذنہ فی الجہادِ،فقال: أَحَيٌّ والداك؟قال نعم.قال: فیہما فجاھد.

(البخاری ومسلم وابو داود والترمذی والنسائی.)

ترجمہ : عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، انہوں نے کہا ایک شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آ کر جہاد کرنے کی اجازت چاہی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں، اس نے کہا، ہاں (زندہ ہیں) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں ہی جہاد کرو۔

۴۲۔وفی روایۃ لمسلم قال:اقبل رجلٌ الی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فقال:أُبایعكَ علی الهجرةِ والجهادِ أبتغِی الأجْرَ مِنَ اللہِ.قال: فهل من والدیك أَحَدٌ حَيٌّ؟قال: نعم.بل كِلاهُمَا حَيٌّ.قَال: فتبتغی الاجر من اللہ؟قال:نعم.قال:فارجع الی والدیك،فأحسنِ صُحْبَتَهُما.(متفق علیه وهذا لفظ مسلم)

ترجمہ : مسلم کی ایک روایت میں ہے، کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور عرض کیا میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرونگا، اللہ سے اجر چاہونگا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس شخص نے عرض کیا دونوں زندہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو تم اللہ سے اجر چاہتے ہو؟ اس شخص نے عرض کیا، ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے والدین کے پاس واپس چلے جاؤ، ان کی خوب اچھے سے خدمت کرو۔

۴۳۔وعن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنهما قال: جَاءَ رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم،فقال:جِئتُ ابایِعُك علی الهجرةِ،وترکت ابوای یبکیان؟فقال: ارجع الیهما،فأضحِکْهُما کما ابکیتهُما. (ابو داود)

ترجمہ : عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا، میں آپ کے پاس ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے آیا ہوں، اور اپنے والدین کو

روتے چھوڑ آیا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے پاس واپس چلے جاؤ، ان کو ہنساؤ، جس طرح رلا کر آئے ہو۔

٤٤ ـ وعن ابی سعید رضی الله عنه ان رجلا من اهل الیمن هاجر الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: هل لك احدٌ بالیمنِ؟ قال: ابوای. قال: أذنالكَ قال: لا ـ قال: فارجع الیهما، فاستاذنهما، فان اذنالك فجاهد والا فبرّهما۔

ترجمہ : ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، اہل یمن میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر کے آ گیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تیرا یمن میں کوئی ہے؟ اس مہاجر نے کہا میرے والدین ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معلوم کیا۔ کیا ان دونوں نے تجھے اجازت دی ہے؟ اس نے کہا نہیں اجازت نہیں دی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ان کے پاس واپس چلے جاؤ، ان سے اجازت طلب کرو، اگر تجھے اجازت دیں تو جہاد کرو ورنہ ان کی خدمت کر۔

٤٥ ـ وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال: اتی رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم یَسْتأذِنُهُ فی الجهاد، فقال: أَحَیٌّ والداكَ؟ قال: نعم. قال: ففیهِما فجاهد. (مسلم وابو داود وغیره)

ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے، انہوں کہا ایک شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آ کر جہاد کی اجازت چاہی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں، اس شخص نے عرض کیا، ہاں زندہ ہیں، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں لگے رہو، جہاد کرتے رہو۔

٤٦۔وعن انس رضی الله عنه قال:أتی رجل رسول اللهِ صلی الله تعالیٰ و سلم،فقال،انی أشتهی الجهاد ولا أقدِرُ علیه.قال: هل بقی من والدیك احدٌ.قال: امی قال: قابل الله فی برها،فاذا فعلْت ذلك فأنتَ حاجٌ ومُعْتَمِرٌ وَمُجَاهِدٌ.(ابو یعلی والطبرانی فی الصغیر والأوسط)

ترجمہ : انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور عرض کیا۔ میری خواہش جہاد کرنے کی ہے، اور میں جہاد کی قدرت نہیں رکھتا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا میری ماں زندہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی خدمت میں اللہ کو سامنے جان، جب تم ایسا کرو تو تم حاجی بھی ہو، معتمر بھی ہو، اور مجاہد بھی ہو۔

٤٧۔وعن مُعَاوِیة بن جاهِمَةَ أن جاهمَةَ جَاءَ الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم،فقال:یا رسول الله أرَدْتُ أن أغزُوَ،وقد جِئتُ أَستَشِیرُكَ؟فَقالَ:هَل لَكَ مِنْ أُمٍّ؟قال:نعم:قال:فَالزَمْهَا،فانّ الجنة عند رجلَیها.(ابن ماجة والنسائی)

ترجمہ : معاویہ ابن جاہمہ سے روایت ہے کہ جاہمہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں

جہاد کروں، اور میں آپ کے پاس مشورہ کرنے کے لئے آیا ہوں، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیری ماں زندہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا ہاں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی خدمت کو لازم کرلو اس لئے کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔

٤٨۔وفی روایة قال:أتَیتُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استشیرہُ فی الجھادِ،فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:ألَكَ والدان؟فقلت:نعم قال: الزمھَا،فانَّ الجنةَ تَحُتَ أرُجُلِھِمَا.(الطبرانی)

ترجمہ : اور ایک روایت میں ہے جاہمہ نے کہا میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ جہاد کے بارے میں مشورہ طلب کرونگا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے والدین ہیں؟ تو میں نے عرض کر دیا، ہاں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ان کو لازم پکڑ لو کہ بیشک جنت ان دونوں کے پیروں تلے ہے۔

٤٩۔وأخرج الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی السّقایةِ،فجائَتُہُ امرأةٌ بابنِ لھا فقالت:ان ابینیی ھذا یرید الغز و وانا أمُنعہ،فقال:لا تبرح من امك حتی تَأذن لك او یتوفاھا الموت لانہ اعظم لِأجرك.وعندہ أیضا عنہ قال: جاء رجل وامُّہُ الی النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیه وسلم وهو يريد الجهاد وامه تمنعه فقال النبی صلی الله تـعالیٰ علیه وسلم:عند أُمِّكَ قَرَّ،فان لك من الأجرِ عندها مثل مالكَ فـی الـجهـادِ.و عنده أيضا عن طلحة بن معاوية السُّلمی رضی الله عـنـه قـال:أتَيْتُ النبی صلی الله علیه وسلم فقلتُ:يا رسول الله انی اُرِيْـدُ الـجهـاد فـی سبيـل الـله،قال: أُمُّكَ حيَّةٌ؟ قلت: نعم،قال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم:الزم رِجْلَهاَ فثم الجنة.

(حیاۃ الصحابة)

تـرجـمـه : طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لیا ہے،انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سقایہ پر تھے،ایک عورت اپنے بیٹے کولیکر حاضر خدمت ہوئی ،اور کہنے لگی کہ میرا یہ بیٹا ہے غزوے کا ارادہ کرتا ہے،اور میں اس کو روکتی ہوں،رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی ماں سے الگ مت ہو جب تک کہ وہ تمہیں اجازت دے دے،یا اس کو موت آجائے،اس لیے کہ یہ تمہارے لیے بڑا اجر ہے۔

اور طبرانی کے پاس ابن عباس سے ایک اور بھی روایت ہے،فرماتے ہیں ایک شخص اپنی ماں کے ساتھ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا،اور حال یہ تھا کہ وہ جہاد کا ارادہ رکھتا تھا،اور اس کی ماں اس کو جہاد منع کرتی تھی تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی ماں کے پاس رکو۔ بیشک ماں کے پاس رکنے میں تمہارے لیے اتنا ہی اجر ہے، جتنا جہاد میں ہے۔

اور طبرانی نے طلحہ بن معاویہ السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیری ماں زندہ ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے پیروں کو مضبوطی سے پکڑ لو، وہیں جنت ہے۔

٥٠۔وأخرجَ ابو يعلى عن نعيم مولى أم سلمةَ رضى الله تعالىٰ عنها حاجًّا حتى كان بين مكة والمدينة أتى شجرة فعرفها فجلس تحتها،ثم قال: رأيتُ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تحتَ هذه الشجرة اذ اقبل رجل شاب من هذه الشعبةِ حتى وقف على رسول الله صلى الله عليه وسلم،فقال:يا رسول الله انى جئت لأُجاهد معك فى سبيل الله أبْتَغِىُ بذالك وجُه اللهِ والدارَ الآخرة، فقال:أبَواكَ حيَّان كلاهُما؟قال: نعم،قال:فارجع فبرهُما،فانفتل راجعا من حيثُ جَاءَ.(حياة الصحابة)

ترجمہ : ابو یعلی نے نعیم مولیٰ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث لی ہے، نعیم مولی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حج کرنے کے لیے نکلے، مکہ و مدینہ کے بیچ تھے ایک درخت کے پاس آئے، اس درخت کو پہچان لیا، اس درخت کے نیچے بیٹھ گئے، پھر نعیم مولی ام سلمہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کو اس درخت کے نیچے بیٹھے دیکھا، اچانک ایک نوجوان اس وادی سے آیا، یہاں تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ کر عرض گزار ہوا، یارسول اللہ میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کروں۔ اس کے ذریعہ اللہ کی رضا حاصل کروں، اور دار آخرت کو حاصل کروں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے دونوں کے دونوں ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے کہا: ہاں زندہ ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوٹ جا ان کی خدمت کر، وہ شخص جہاں سے آیا تھا اسی طرف چلا گیا۔

۵۱۔وأخرج الطبرانی عن أبی أمامة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :تجهّزُوا الی هذه القریةِ الظّالمِ أهلُهَا فَإنَّ الله فاتحُها عَلَیکم ان شاء الله یعنی خیبر۔ولا یُخرُجن معی مصعب(☆)(المصعب:من کان بعیره صعبا غیر منقاد ولا ذلول.)ولا مُضعف(☆☆المضعف:من کانت دابته ضعیفة)فانطلق ابو هریرة رضی الله عنه الی اُمهِ فقال: جهّزِینی فانَّ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قد أَمر بالجهادِ للغزوِ.فقالت:تنطلقُ،وقد علمت ما ادخل الا وانت معی؟!قال:ماکنت لا تخلف عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم،فأخرجت ثدیها فناشدته بما رضع من لبنها،فأتَتُ رسول الله

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سرا فأخبرته فقال: انطلقى فقد كفيتِ.فجاء ابو هريرة فاعرضَ عنه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم،فقال:يا رسول الله أرَى اعراضك عنى لا أرَى ذلك الا لشيءٍ بلغت،قال: أنتَ الذى تُناشدُك امّكَ وأخرجت ثديها تُناشِدُكَ بما رضعْتَ من لبنها أيُحسَبُ أحدُكم اذا كان عند ابويه أو أحدهما انه ليس فى سبيل الله؟بل هو فى سبيل الله اذا برهُما وادّى حقهُما،فقال:ابو هريرة:لقد مكثت بعد ذلك سنتين مااغزو حتى ماتت-فذكر الحديث-(١٥ حياة الصحابة)لايقدر أحد أن يجازى امه مهما فعل

ترجمہ : طبرانی نے اس حدیث کوابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان ظالم گاؤں والوں کی طرف جہاد کی تیاری کرو، بیشک اس گاؤں کو اللہ تم پر فتح فرمائے گا یعنی خیبر کو ان شاء اللہ، اور میرے ساتھ وہ شخص نہ نکلے جس کی سواری ٹرینڈ نہ ہو،اور وہ نہ نکلے جس کی سواری کمزور ہو، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ماں کے پاس آکر عرض گزار ہوئے ، ماں جہاد کے سامان کی تیاری کردو کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ کے لیے جہاد کا حکم دیا ہے، ماں نے کہا تم جاؤ گے ، حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ میں داخل نہیں ہوتی مگر یہ جب تم میرے ساتھ ہوتے ہو، ابو ہریرہ نے کہا میں رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہیں بچھڑ سکتا تو ابو ہریرہ کی ماں نے اپنے پستان نکال کر ابو ہریرہ کو پستانوں سے دودھ پینے کی قسم دے دی، اور خاموشی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آکر اس کی خبر دے دی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ تمہاری کارگزاری کر دی جائے گی، ابو ہریرہ حاضر بارگاہ اقدس ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے چہرہ پھیر لیا ہے، ابو ہریرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ مجھ سے روگردانی فرما رہے ہیں۔

روگردانی کی وجہ یہ ہے کہ آپ کو کچھ معلوم ہوا ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہی ہو کہ تمہاری ماں تم کو قسم دے رہی ہے، اپنا پستان باہر نکال کر تمہیں اس سے دودھ پینے کی قسم دیتی ہے، کیا تم میں سے کوئی یہ گمان کرتا ہے کہ وہ اللہ کے راستہ میں نہیں، جب کہ اس کے والدین یا ان میں سے کوئی اس کے پاس ہوں ہو، بلکہ وہ تو اللہ کے راستہ میں ہے جب کہ وہ ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہو (ان کی خدمت کرتا ہو) اور ان دونوں کے حق ادا کرتا ہو، ابو ہریرہ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں دو سال تک رکا رہا میں کوئی غزوہ نہ کرتا، یہاں تک کہ میری ماں مر گئی۔

ماں کے ساتھ حد درجہ حسن سلوک بھی ماں کا بدلہ نہیں ہوسکتا

۵۲۔ أخرج الطبرانی فی الصغیر عن بریرة أنّ رجلا جاءَ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ، انی حملت امی

علی عُنُقِیُ فرُسخینِ فی رِمضاءِ شدِیدَۃٍ لو ألقیت فیھا بضعۃ من لحم لنضجت فھل ادیت شکرھا؟فقال: لعلہ ان یکون لطلقۃ واحدۃ.(حیاۃ الصحابۃ.)

ترجمہ : طبرانی نے (معجم)صغیر میں بریدہ سے روایت کیا ہے،ایک شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ میں نے اپنی ماں کو شدت کی گرمی میں اپنی گردن پر دو فرسخ تک سوار کیا، وہ شدت کی گرمی ایسی تھی اگر اسمیں گوشت کا ٹکڑا بھی ڈال دیا جاتا،تو وہ پک جاتا تو کیا میں نے اس کا حق وشکرادا کر دیا؟رسول اللہ نے فرمایا:شاید کہ وہ ایک مرتبہ سکرانے کا بدلہ ہوتا۔

۵۳۔وذکر ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ ان امی خرفت عندی وانا اطعمُھا بیدی واسقیھا واوضتُھا واحملُھا علی عاتقی،فھل جازیتھا؟

قال:لا،ولا واحدۃ من مائۃٍ،ولکنك قد أحسنتَ واللہ یثیبُكَ علی القلیل کثیراً.(تنبیہ الغافلین)

ترجمہ : روایت میں ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا،اورعرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ میری ماں میرے پاس ہے،عقل ختم ہوگئی ہے۔میں اپنے ہاتھ سے اسکوکھلاتا اور پلاتا ہوں،اوراس کا منہ ہاتھ میں،ہی دھلاتا ہوں،اوراپنے کاندھے پراٹھاتا ہوں،تو کیا میں نے

اس کا بدلہ کر دیا۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں سو میں سے ایک بھی نہیں (ایک فیصد بھی نہیں) اور ہاں لیکن تم نے اس کے ساتھ حسن سلوک کیا ہے اور اللہ تم کو تھوڑے پر بہت زیادہ ثواب عطا فرمائے.

٥٤۔رأى ابنُ عمر رضي الله عنهما رجلا قد حمل أُمّهُ على رقبته وهو يطرف بها الكعبة. فقال: يابن عمر أترانى جازيتُها؟قال: ولا بطلُقةٍ واحدةٍ من طلقاتها، ولكن قد أحسنتَ، والله يُثِيبُكَ على القليل كثيراً. (الكبائر)

ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا، وہ شخص اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے اس کو کعبہ کا طواف کرا رہا ہے، اس نے کہا اے ابن عمر تمہاری رائے کیا ہے، کیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا، ابن عمر نے کہا اس کے ساری مسکراہٹوں میں سے ایک مسکراہٹ کا بھی نہیں۔اور لیکن ہاں تم نے اچھا کیا، اور اللہ تجھ کو تیرے تھوڑے پر اجر کثیر عطا فرمائے.

باپ کا مقام و مرتبہ

٥٥۔وعن ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لا يجزى ولد والده الا ان يجده مملوكاً فيشتريهُ فيعتقهُ. (مسلم و ابو داود والترمذى والنسائى وابن ماجه.)

ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، انہوں نے کہا کوئی بیٹا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کرسکتا مگر یہ کہ وہ اس کو غلام پائے، پھر اس کو خریدے اور

آزاد کردے۔

٥٦ ـ جاء رجل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال:یا رسول اللہ ان ابی یُرید ان یجتاح مالی. فقال صلی اللہ علیہ وسلم:انت ومالك لابیك. (الکبائر)

ترجمہ : ایک آدمی نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آکر عرض کیا، یارسول اللہ میرا باپ میرا مال خرچ کرنا چاہتا ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

٥٧ ـ وأخرج الطبرانی فی الأوسط عن عائشة رضی اللہ عنها قالت:أتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل ومعه شیخ فقال له: یا فلان من هذا معك؟قال: أبی،قال:فلا تمشِ أمامهُ،ولا تجلس قبله ولا تدعُه باسمه،ولا تستسب(☆ولا تستسب:ای لا تعرضه للسسب ونجره الیه بأن تسب أبا غمك فیسب أباك بحازاة لك.)له.(حیاة الصحابه)

ترجمہ : طبرانی نے اوسط میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے، وہ فرماتی ہیں، ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور اس کے ساتھ ایک بوڑھا تھا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں تیرے ساتھ یہ کون ہے، اس نے عرض کیا۔ میرے باپ ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: اپنے باپ کے آگے مت چلنا، اور اس سے پہلے مت بیٹھنا، اور اس کا نام لیکر مت

پکارنا،اوراس کوگالی نہ دلوانا۔

٥٨ ـواخرج الطبرانی فی الأوسط عن أبی غسان الضبی قال: خرجت أمشی مع أبی بظهر الحرة،فلَقِيَنِی أبو هريرة رضی الله تعالىٰ عنه فقال لی:من هذا؟قلت:أبی،قال:لا تَمُشِ بين يدی أبيك،ولكن امشِ خلفهُ أوالی جانبيه،ولاتدعْ أحداً يحولُ بينك وبينه،ولا تمشِ فوقَ اجّارِ(☆☆)(الاجّار:بالكسر والتشديد: السطح الذی ليس حواليه ما يرد الساقط عنه.)أبيك تُخفه،ولا تاكل عرقا(☆العرقی:العظم:اذا أخذ عنه معظم اللحم)قَد نظر ابوكَ اليه لعله قدِ اشتهاهُ.(حياة الصحابة.)

ترجمہ : طبرانی نے اوسط میں ابوغسان الضبی سے روایت کیا ہے،ابو غسان الضبی نے کہا کہ میں ظہر الحرہ جانے کے لیے اپنے باپ کے ساتھ نکلا، مجھے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ مل گئے تو انہوں نے مجھ سے کہا کون ہیں یہ؟ میں نے جواب دیا میرے باپ ہیں۔ابوہریرہ نے کہا:اپنے باپ کے سامنے مت چلو اور ہاں ان کے پیچھے چلنا ،یا پہلو میں چلنا اور اپنے اور ان کے درمیان کسی کو حائل مت ہونے دینا،اوراپنے باپ کی بلامنڈیروالی چھت پر مت چلنا کہ تو اس کو گھبراہٹ میں ڈالے،اورنہ اس مینگ والی ہڈی کھا جس پر تیرے باپ کی نظر پڑ گئی کہ وہ اس کی خواہش رکھتا ہے۔

٥٩ ـعَنِ ابُنِ عُمر رضی الله تعالىٰ عنهما أنَّ النبی صلى الله تعالىٰ

عليه وسلم قال:ان ابر البر ان يصل الرجل وُدَّ أبيه. (رواه مسلم.)

ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بہترین حسن سلک یہ ہے کہ آدمی باپ کے چاہنے والے سے صلہ رحمی کرے۔

ماں باپ کی خدمت عمر بڑھاتی ہے اور رزق میں وسعت دیتی ہے

٦٠۔وَعَنْ أنسِ بْنِ مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:من سرّهُ أنّ يُمدَّ لَهُ فی عُمُرِهٖ وَ يُزَادَ فِی رِزْقِهٖ،فَلْيَبِرَّ والِدَيْهِ وَلْيَصل رَحِمَهُ. (الامام أحمد)

ترجمہ : انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی عمر میں بڑھوتری ہو جائے اور رزق میں برکت ہو جائے تو وہ اپنے والدین کی خدمت کرے، اور اپنے رحم سے ملے.

٦١۔وفی رواية عن أنس رضی الله تعالیٰ عنه أن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال:من أحبَّ أن يبسطَ لهُ فی رِزْقِهِ،وَيَنْسألهُ فی أثَرِهٖ،فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.و معنی يُنسا له فی أثرهٖ:ای يؤخرله فی أجلهِ و عمرهِ. (متفق عليه)

ترجمہ : انس بن مالک سے ایک دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت کر دی

جائے ،اور اس کی عمر میں بڑھوتری کر دی جائے تو وہ والدین سے صلہ رحمی کرے۔

٦٢ ـ و عَـن مُعَاذ بُنِ أنس أنَّ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قـال: مـن بر والديه طوبى له زاد الله في عمرِهِ.(أبو يعلى والطبراني والحاكم)

ترجمہ : معاذ ابن انس سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ خوشخبری ہو اس کے لیے جس نے اپنے ماں باپ کی خدمت کی، اس کی عمر بڑھا دی جاتی ہے۔

٦٣ ـ وعن ثوبان رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تـعـالـىٰ عـليه وسلم:ان الرجل ليحرم الرزقَ بالذنبِ يُصِيبُهُ، ولا يَرُدُّ الـقـدرَ الا الـدُّعَـاءُ،ولا يزيدُ فى العُمُرِ الا البرّ.(ابن ماجه وابن حبان فى صحيحه والحاكم)

ترجمہ : ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کو رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے اس گناہ کے سبب جس کو وہ کرتا ہے، اور قدر کو نہیں لوٹاتی مگر دعا، اور عمر میں زیادتی صرف (والدین) کے ساتھ حسن سلوک سے ہوتی ہے۔

٦٤ ـ وعـن سـلـمـان رضـى الـلـه تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله تـعـالـىٰ عليه وسلم قال: لا يَرُدُّ القَضَاءَ الا الدُّعَاءُ،ولا يزيدُ فى العُمُرِ

الا البِرُّ.(الترمذی)

ترجمہ : سلمان رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ قضاء کو صرف دعا رد کرتی ہے، اور عمر میں زیادتی صرف والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے۔

٦٥ ـ عن عقبة بن عامر قال: لَقِيتُ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوما فبدرته فأخذُتُ بيدهِ اوُ بدرني ،فأَخَذَ بيدي، فقال: يا عُقبة الا أخبرُك بأفضل أخلاق أهل الدنيا و أهل الاخرة؟ تصل من قطعك، وَتُعْطِي من حرمك، و تَعْفُو عَمَّن ظَلَمَكَ، الا من أرادَ أن يمدَّ لَهُ في عُمُرِهِ، وَيُبسطَ في رِزقِهِ فَلْيَتقِ الله، وليصِل ذا رَحِمِهِ. (شرح السنة)

ترجمہ : عقبہ ابن عام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات کی، میں نے جلدی سے بڑھکر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑ لیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری طرف جلدی بڑھے اور میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: اے عقبہ کیا میں تمہیں دنیا اور آخرت والوں کے بہترین اخلاق کے بارے میں نہ بتا دوں؟ تم اس سے صلہ رحمی کرو جو تم سے قطع کرے، اور اس کو دو جو تمہیں محروم کرے اور اس کو معاف کر دو جو تم پر ظلم کرے۔ خبر دار! ہوشیار جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر میں برکت دی جائے، اور اس کے رزق میں وسعت دی جائے تو وہ اللہ سے ڈرے، اور اپنے ذو رحم سے صلہ رحمی کرے۔

٦٦ـعـن أبی هریرة قال: أبو ضمرة:لا أعلمُهُ الا عن الببی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: تعلموا من أنسابکم ما تصلون به أرحامکُمُ فان صلةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فی الأهلِ،مثراةٌ فی المالِ،منسأة فی الأثَرِ.

(شرح السنة)

ترجمہ : ابو ہریرہ سے ہے،انہوں نے کہا،ابوضمرہ نے بیان کیا، کہ میں اس حدیث کونہیں جانتا مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جانتا ہوں، حضور نے فرمایا: اپنے انساب کوخوب اچھی طرح جانو کہ جس کی وجہ سے تم اپنے رحموں کے ساتھ حسن سلکوک کرو۔اس لیے کہ صلہ رحمی اپنوں میں محبت ہے، مال میں بڑھوتری ہے عمر میں رزق میں برکت ہے۔

٦٧ـعـن ثوبان قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:ان الرجل لیُحرمُ الرِّزقَ بالذنبِ یُصِیبُهُ،ولا یرد القدر الا الدّعَاءُ،ولایزیدُ فی العُمُرِ الا البِرُّ.(النسائی وابن ماجه)

ترجمہ : ثوبان سے ہے،انہوں نے کہارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی رزق سے اس گناہ کے سبب محروم کردیا جاتا ہے جس کووہ کرتا ہے،اور قدرنہیں ردہوتی مگردعاء سے،اور عمر میں برکت نہیں ہوتی مگروالدین کی خدمت سے۔

ہر حال میں والدین کی اطاعت واجب

٦٨ ـوعن ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنهُ ان رجلا أتاهُ فقال:اِنَّ لی امـرأةً،وانَّ أُمی تأمُرنی بطلاقها؟فقال:سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیـه وسلم یقول:الوالدُ أوسطُ ابواب الجنةِ،فان شئت فأضع هذا الباب أو احفظهُ.(ابن ماجة والترمذی)

تـرجـمـه : ابودرداءرضی اللہ عنہ سے ہے،ایک شخص نے ان کے پاس آ کر عرض کیا،میری ایک ہی بیوی ہے اور میری ماں مجھے اسے طلاق دینے کا حکم دیتی ہے،تو ابودرداء نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے،والد جنت کے درمیانی دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں،چاہے تو اس دروازے کو گرادے یا محفوظ کرلے۔

٦٩ ـوفـی روایة:ان رجـلا اتـی أبـا الـدرداء،فقال:ان ابی لم یزل بی حتـی زوَّجنی،وانه الآن یأمُرُنی بطلاقها؟قال: ما أنا بالذی اٰمُرُكَ أن تَـعـقَّ والـدیكَ،ولا بالذی اَمُرُكَ أن تطلق امرأتك،غیرَ انك ان شِئتَ حـدَّثتك بـمـا سـمـعـتُ مـن رسـول الـلـه صلی اللـه تعالیٰ علیـه وسـلـم،سـمعتهُ یقول: الوالدُأوسطُ ابواب الجنةِ،فحافظ علی ذلك البـابِ ان شِئت أو دع.قال فأحسبُ عطاء.قال:فطلَّقَها.(ابن حبان فی صحیحه)

تـرجـمـه : اورایک دوسری روایت میں ہے،ایک شخص نے ابودرداء سے

آکر عرض کیا کہ میرے باپ میری شادی کرنے کے لیے میرے پیچھے پڑ گئے، اور میری شادی کر دی اور اب وہ مجھے اسے طلاق دینے کا حکم دے رہے ہیں، اور درداء نے کہا میں وہ نہیں کہ تجھے حکم دوں کہ تو اپنے والدین کی نافرمانی کرے، اور نہ وہ کہ تجھے یہ حکم دوں کہ تو اپنی بیوی کو طلاق دے مگر تو چاہے تو میں تجھ سے وہ حدیث بیان کر دوں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے، رسول اللہ کو فرماتے سنا: والد جنت کے دروازوں میں سے بیچ والا دروازہ ہیں، اگر چاہو تو اس دروازہ کی حفاظت کر لو یا چھوڑ دو۔ راوی کہتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ عطاء ہیں۔ ابو درداء نے کہا کہ انہوں نے طلاق دے دی۔

۷۰۔ وعن ابنِ عُمر رضی اللہ عنهما قال: كان تحتى امرأة أحبها، وكان عُمرُ يكرهها، فقال لى: طلقها فابيتُ، فأتى عُمرُ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فذكر ذلك له، فقال لى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: طلقها (ابو داود والترمذى والنسائى وابن ماجة وابن حبان. (☆) عن بشربن الحارث قال: سأل رجل عبد الله بن المبارك فقال: ان أمى لم تزل تقول تزوج حتى تزوجت، فالأن قالت لى: طلقها. فقال: ان كنت عملت عمل البر كله وبقى عليك هذا فطلقها، وان كنت تطلقها وتأخذ فى مشاغبة أمك فتضربها فلا تطلقُها. (حلية الأوليا لابى نعيم)

ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا میری ایک بیوی تھی جس سے میں بہت پیار کرتا تھا، اور عمر اس کو ناپسند کرتے تھے، عمر نے مجھ سے کہا اس کو طلاق دے دے تو میں نے انکار کر دیا، عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر سب ذکر کر دیا، مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے طلاق دے دے۔☆ بشر بن الحارث سے ہے انہوں بیان کیا، ایک آدمی نے عبد اعلہ ابن المبارک سے پوچھا، انہوں کہا: میری ماں ہمیشہ کہتی رہتی ہے کہ شادی کر لو، یہاں تک کہ میں نے شادی کر لی، اب کہتی ہے اس کو طلاق دے، تو انہوں نے کہا اگر تجھے پورا نیکی کا کام کرنا ہے تو باقی بچا اس کو بھی کر لے، بیوی کو طلاق دے دے۔ اور اگر تم اپنی ماں کے جھگڑے میں پڑیگا تو اس کو ماریگا تو طلاق مت دے۔

والدین کی وفات کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک

۷۱۔وَ عَنِ البراءَ بن عازِب رضی الله عنهما،عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم قال:الخالةُ بمنزلةِ الأُمّ.(الترمذی)

ترجمہ : براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سانہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خالہ ماں کی جگہ ہے۔

۷۲۔وعن ابن عمر رضی الله عنهما قال:أتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل فقال:انی اذنبتُ ذنبا عظیماً،فهل لی من توبةٍ؟

فقال:هل لك من ام؟قال: لا،قال: فهل لك من خالةٍ؟قال: نعم.قال:فبرها.(الترمذی وابن حبان والحاكم،الا أنهما قالا:هل لك والدان" بالتنبية.)

ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے،انہوں نے کہا ایک شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا۔یا رسول اللہ میں نے بہت بڑا گناہ کرلیا ہے،کیا میرے لئے توبہ ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیری ماں زندہ ہے، اس نے عرض کیا۔نہیں (وہ زندہ نہیں ہے) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیری خالہ زندہ ہے، اس نے عرض کیا۔ہاں (وہ زندہ ہے) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کی خدمت کرو۔

۷۳۔وعن ابی أسید مالك بن ربيعة الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال:بينما نحنُ جلوس عند رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذ جاءَ رجل من بينی سلمة،فقال:يا رسول الله هل بقی من بر ابوی شیء ابرهما به بعد موتهما؟قال:نعم الصلاة عليهما،والاستغفارُ لهما،وانفاذ عهدِهما من بعدِهما،وصلة الرحم التی لا توصل الا بهما واكرامُ صديقهِما.(أبو داود وابن ماجة وابن،حبان،وزاد فی آخرة:قال الرجل:ماأكثر هذا يا رسول الله وأطيبه:قال:"فاعمل به")

ترجمہ : ابواسید مالک ابن ربیعہ الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے، انہوں کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تبھی بنی سلمہ کا ایک شخص آ گیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا میرے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے کچھ رہ گیا ہے، کہ ان کے مرنے کے بعد میں ان کے ساتھ حسن سلوک کروں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ان کے لیے دعا کرنا اور ان کی اچھی تعریف کرنا، اور ان کے لیے بخشش طلب کرنا، اور ان کے بعد ان کے عہد کو پورا کرنا، اور ان لوگوں سے صلہ رحمی کرنا کہ جن سے صرف ان ہی کی وجہ سے صلہ رحمی کی جاتی ہے، اور ان کے دوستوں کا اکرام کرنا۔

یہ حدیث ترمذی ابن حبان اور حاکم کی ہے، مگر ابن حبان اور حاکم نے کہا، حضور نے فرمایا هل لك والدان بالتنبیه یعنی تیرے ماں باپ دونوں زندہ ہیں۔

٧٤۔عن ابن عمر رضی الله عنهما ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: ان ابر البر ان یصل الرجل وُدَّ أبِیهِ. (مسلم)

ترجمه : ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین حسن سلوک یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوست کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

٧٥۔نذرت امرأة أن تَصُومَ شهراً، ولکنها ماتت قبل أن تَصوم ذلك الشَّهرَ، فذهبتْ ابنتُها الی الرسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم.

قـالـت لـه:يـا رسـول الـلـه،ان امى مـاتت وعليهـا صَومُ شهرٍ،أفَأصُومُ عنهـا؟فقـال رسـول الـلــه صلى الله تعالىٰ عليـه وسـلـم:أرأيـتِ لـو كـان عـلـى اُمُّكِ دَينٌ فقضيتهِ اُكان يؤدّى ذلك عـنهـا؟ قالت:نعم .فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:فدين الله احق ان يقضى.فصومى عن أُمك.(مسلم)

ترجمہ : ایک عورت نے پورامہینہ روزہ رکھنے کی نذر مانی، لیکن وہ اس مہینہ روزہ رکھنے سے پہلے مرگئی ،اس عورت کی لڑکی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اورعرض کیا،یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ماں مرگئی حالانکہ اس پر ایک مہینہ کے روزے نذرواجب تھے، کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھلوں،تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیارائے ہے تمہاری۔ اگرتمہاری ماں پر دین ہوتاتم اس کوادا کردیتی، کیا وہ ان کی طرف سے ادا ہوتا ،اس عورت نے عرض کیا(ہاں یعنی ہوجاتا) تب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تواللہ کادین زیادہ حق رکھتا ہے،اس کوادا کیا جائے توتم اپنی ماں کی طرف سے روزے رکھو۔

٧٦ـعـن عبد الله بن الزبير قال: جاء رجل من خثعم الى رسول الله صـلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال:ان ابى أدرَكَهُ الا سلام وهو شيخٌ كبيرٌ لا يستطيع ركوب الرحلِ،والحج مكتوب عليه،أفَأحجُّ عنه ؟ قـال: أنـتَ اكبـرُ ولـده؟قال:نعم،قال:أرأيت لو كان على أبيك دينٌ

فقضيته عنه أكان ذلك يجزى عنه،قال: نعم،قال:فاحجج عنه.(الامام أحمد)

ترجمہ : عبداللہ ابن زبیر سے ہے، انہوں نے کہا قبیلہ خثعم سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ اسلام لا چکے ہیں، اور وہ اتنے بوڑھے ہیں کہ سواری پر سوار ہونے کی طاقت نہیں رکھتے، حالانکہ ان پر حج فرض ہے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اپنے باپ کے بڑے بیٹے ہو، اس نے کہا، ہاں (میں بڑا بیٹا ہوں) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا رائے ہے تمہاری اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو تم اس کی طرف سے ادا کرنا کیا وہ اس کی طرف سے کافی ہوتا، اس نے کہا، ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کی طرف سے حج کر۔

انبیاء و صالحین کا والدین کے ساتھ حسن سلوک

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا والدین کے ساتھ حسن سلوک

١۔عن أبی هريرة رضى الله عنه قال:زار النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قبر أُمهِ فبكى.و ابكى من حوله فقال:استاذنت ربى فى أَن استغفرَ لها فلم يؤذنْ لى،واستاذنته فى أن أزُورَ قبرها فَأذِنَ لى، فَزُوروا القبور فانها تذكر الموت.

ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی، خود روئے، اور اپنے پاس والوں کو رولایا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اس معاملہ میں اجازت چاہی کہ اپنی ماں کے لیے مغفرت طلب کروں تو مجھے اجازت نہیں دی گئی، اور میں نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کے بارے میں اجازت چاہی تو مجھے اجازت مل گئی، تو تم قبروں کی زیارت کرو بیشک وہ موت یاد دلاتی ہے۔

(حاشیہ:رواہ مسلم:تنبیہ: کتب د.احمد عمر هاشه تعليقا على هذا الحديث فيما بتعلق بوالدى المصطفىٰ صلىٰ الله تعالىٰ عليه وسلم مايلى)

هذا الحديث،والحديث الذى رواه مسلم ايضا عن انس رضى الله عنه ان رجلا قال: يا رسول الله اين ابى؟فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:ان ابى واباك فى النار "الحواب على ما جاء فيهما كالآتى:اولا:هذان الخبران من أخبار الآحاد التى تفيد الظن، كما قرر المحدثون والأصوليون والفقهاء.ثانيا:أن هذين الخبرين معارضا ن بالقرآن الكريم المتواتر والذى يفيد اليقين القطعى،حيث قال الله تعالىٰ:﴿وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا﴾وابواهُ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من أهل الفترة أى انهما كانا فى فترة بين رسولين،فلم تبلغهما دعوة الرسول السابق ولم

يعيشا حتى يبعث اللاحق والخاتم سيدنا محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فالآية الكريمة ناسخة للحديثين،أو مسقطة لما عارضها من أخبار الآحاد حتى ولو صحت نسبة هذه الأخبار من الوجهة الفنية و من جهة الاصطلاح،وهذا هو رأى القسطلانى،ورأى جمهور السلف من علماء هذه الأمة،واتفق جمهور علماء الأمة على أن من مات و لم تبلغه الدعوة مات ناجيا۔ثالثا:ان جمع آبائه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وأمهاته محكوم بايمانهم،لم يدخلهم كفر ولا رجس ولا عيب ولا شئى مما كان عليه أهل الجاهلية.أخرج الترمذى من حديث العباس رضى الله عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال:"ان الله خلق الخلق فجعلنى فى خير بيوتهم،فأنا خيرهم نفسا و خير هم بيتاً"واخرج أبو نعيم عن ابن عباس رضى الله عنهما أن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال:"لم يزل الله ينقلنى من الأصلاب الطيبة الى الأرحام الطاهرة" رابعا:ان قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الحديث الثانى:"ان ابى و أباك فى النار"قال العلماء ان المراد بالأب هنا هو العم و كان من عادة العرب يطلقون على العم لفظ الأب لأنهما أخوان،فليس المرادبه فى الحديث والده،بل المراد به عمه....وقد سئل أبو بكربن العربى امام المالكية عن رجل قال: ان أبويه صلى الله تعالىٰ

عليه وسلم فى النار؟فأجاب بأنه ملعون؛لقوله تعالىٰ:﴿ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله فى الدنيا والآخرة﴾قال:ولا أذى أعظم من أن يقال ان اباه وامه فى النار. (د.احمد عمر هاشم)

ترجمہ : حاشیہ۔ یہ حدیث اور وہ حدیث جس کو مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک شخص آیا، اور کہا کہ یا رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے؟ تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ جہنم میں ہے، ان دونوں حدیثوں کے مندرجہ ذیل جواب ہے۔

اول تو یہ کہ یہ دونوں خبریں اخبار آحاد سے ہیں جو ظن کا فائدہ دیتی ہیں، جیسا کہ محدثین، اصولین، اور فقہاء نے اصول مقرر فرمائے ہیں۔

دوسرے یہ دونوں خبریں قرآن کریم کے معارض ہیں جو کہ متواتر ہے، اور اس کے جو یقین قطعی کا فائدہ دیتی ہے جیسا کہ اللہ نے (اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں، یہاں تک کہ کوئی رسول مبعوث فرمائیں. اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین اہل فترت میں سے ہیں یعنی وہ دونوں اس زمانہ فترت سے ہیں، جو دو رسولوں کے درمیان ہے، انہیں نہ پہلے رسول کی دعوت پہنچی، اور نہ بعد والے رسول اور خاتم سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔

پس آیت کریمہ دونوں حدیثوں کی ناسخ ہے یا آیت ساقط کرنے والی ہے، اس کو جو اخبار آحاد سے اس کو معارض ہوا اگرچہ فنی اور اصطلاحی

حیثیت سے ان اخبار کی صحت ہو جائے، اور یہ رائے امام قسطلانی کی ہے اور یہی رائے اس امت کے جمہور سلف کی ہے، اور جمہور علماء امت نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جس کو دعوت نہ پہنچی اور وہ مر گیا تو وہ ناجی مرا۔

تیسرے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء کرام اور امہات عظام کے ایمان کا حکم دیا گیا ہے، نہ ان پر کفر داخل ہوا، نہ رجس، نہ عیب، نہ وہ چیز جس پر عہد جاہلیت کے لوگ تھے۔

ترمذی نے عباس کی حدیث سے نکالا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے خلق کو پیدا کیا تو مجھے ان کے بہترین گروہ میں رکھا، پھر قبائل کا انتخاب کیا تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا، پھر گھروں کا انتخاب کیا تو مجھے گھروں میں سے بہترین گھر میں رکھا، تو میں ذات کے اعتبار اور گھر کے اعتبار سے بہتر ہوں۔

ابو نعیم نے ابن عباس سے نکالا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے اصلاب طیبہ سے ارحام طاہرہ کی طرف منتقل کرتا رہا۔

چوتھے، دوسری حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قول ان ابی وباك فی النار ہے، علماء نے فرمایا کہ یہاں اب سے مراد چچا ہے، اہل عرب کی عادت سے ہے عم پر لفظ اب کا اطلاق کرتے ہیں، اس لئے کہ عم واب بھائی بھائی ہیں، حدیث میں اس سے مراد ان کے حقیقی والد نہیں بلکہ اس سے مراد عم ہیں۔

امام المالکیہ ابوبکر ابن العربی سے ایک شخص کے بارے میں استفتاء ہوا، جس نے یہ کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین جہنم میں ہے تو امام المالکیہ نے جواب دیا کہ وہ شخص جس نے یہ کہا ملعون ہے، اس پر قرآن سے دلیل دی ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ( )

ترجمہ: وہ لوگ جو ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور رسول اللہ کو۔ اللہ نے ان پر دنیا و آخرت میں لعنت بھیج دی ہے۔

امام المالکیہ نے فرمایا ان ابا ہ وامہ فی النار کہنے سے زیادہ بڑی تکلیف نہیں کوئی ہے۔

نوٹ: (اس مسئلہ کی تحقیق مزید امام ہمام سیدی اعلیٰ حضرت کے رسالہ شمول الاسلام میں ملاحظہ فرمائیں)

۲۔عن ابن بریدۃ عن أبیہ رضی اللہ عنھما قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:قد کُنتُ نھیتکم عن زیارۃِ القبورِ،فقد اُذِنَ لمحمد فی زیارۃِ قبرِ اُمِّہٖ،فَزُورُوھا فانھا تذکّرُ الآخرۃِ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: ابن بریدہ نے اپنے والد سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے تم لوگوں کو زیارت قبور سے منع کیا تھا، بتحقیق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی ماں کی قبر کے بارے میں اجازت دے دی گئی، تم قبور کی

زیارت کرو بیشک وہ آخرت کی یاددلاتی ہے۔

۳۔عن ابن عباس، قال: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:"العباس منی و أنا منه"(رواه الترمذی)

ابن عباس سے ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عباس مجھ سے ہے، میں عباس سے ہوں۔

٤۔عن ابنِ عبّاسٍ قال: لما ماتت فاطمة اُمُّ علی، ألبسها النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قمیصهٗ، واضطجع معها فی قبرها، فقالوا: ما رَأیناك یا رسول اللہ صَنَعتَ هذا، فقال: انه لم یکن أحدٌ بعد أبی طالب ابرَّبی منها، انما ألبستُها قَمِیصی لتُکسی من حلل الجنةِ، واضطجعتُ معها لیهوَّنَ علیها. (سیر اعلام النبلاء للذهبی)

ترجمہ : ابن عباس سے ہے، انہوں نے کہا جب حضرت علی کی ماں کا انتقال ہوگیا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی قمیص علی کی ماں کو پہنا دی، اوران کے ساتھ ان کی قبر میں لیٹ گئے، صحابہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ جو ہم نے آپ کو کرتے دیکھا کیا ہے، رسول اللہ نے فرمایا: یہ وہ ہے کہ ابوطالب کے بعدان سے زیادہ میرے ساتھ حسن سلوک کرنے والا کوئی نہ تھا، میں نے تو اپنی قمیص اس لیے پہنادی تا کہ ان کو جنت کے جوڑوں میں سے پہنایا جائے، اوران کے ساتھ اس لیے لیٹا تا کہ ان پر آسانی ہو۔

۷۔عن عمربن السائب انه بلغه ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه

وسلم كان جالسا يوما فأقبل ابوه من الرضاعة،فوضع له بعض ثوبه فقعد عليه،ثم اقبلت امه فوضع لها شق ثوبه من جانبيه الآخر فجلست عليه،ثم اقبل اخوه من الرضاعة (☆)ابوه من الرضاعة هو الحارث بن عبد العزى السعدى زوج حليمة السعدية مرضعته وامه من الرضاعة.واخوه من الرضاعة هو و لدهما عبد الله بن الحارث (بذل المجهود)،فقام له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فأجلسهُ بين يديهِ.(رواه ابو داود).

ترجمه : عمر بن السائب سے روایت ہے کہ ان کو یہ بات پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن بیٹھے ہوئے تھے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رضاعی باپ آ گئے ،تو رسول اللہ نے ان کے لیے اپنی چادر کا ایک حصہ بچھا دیا، وہ اس پر بیٹھ گئے ، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضاعی ماں آ گئی تو رسول اللہ نے ان کے لئے اپنی چادر کا دوسری جانب والا حصہ بچھا دیا، وہ اس پر بیٹھ گئیں، پھر آپ کے رضاعی بھائی آ گئے ،رسول اللہ ان کے لئے کھڑے ہو گئے اوران کو اپنے پاس بٹھایا۔

٨۔وعن عائشة رضى الله عنها قالت:ماغرت على احد من نساء النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ماغرت على خديجة رضى الله عنها،وما رأيتها قط،ولكن كان يكثر ذكرها،وربُّما ذبح الشاة،ثم يقطعها أعضاءً،ثم يبعثها فى صدائق خديجة،فربما قلت له: كان لم

يـكـن فى الدنيا الا خديجة! فيقول:انها كانت و كانت،و كانت لى منها ولد.متفق عليه.

وفـى رواية وان كان ليذبحُ الشَّاة،فيهدى فى خلائلها منها مايسعهن.

وفى رواية كان اذا ذبح الشاة يقول:ارسلوا بها الى اصدقاء خديجة.

وفـى رواية قالت:استاذنت هالة بنتُ خويلد أختُ خديجة على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و سلم،فعرف استئذانَ خديجة عـلـى رسـول الـلـه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم،فارتاح لذلك فقال: اللهم هالة بنت خويلدٍ.

قـولهـا: "فـارتـاح"هو بالحاءِ،وفى الجمع بين الصحيحين للحميدى:"فارتاع"بالعين،ومعناه:اهتم به.(رياض الصالحين)

ترجمه : حضرت عائشہ سے اُنہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے میں نے کسی پر وہ غیرت نہ کھائی جو غیرت میں نے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر دکھائی،اور نہ میں نے کبھی ان کو دیکھا،اور لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کا ذکر اکثر کیا کرتے تھے،اور جب کبھی بکری ذبح کرتے پھر اس کی بوٹیاں کاٹتے، پھر اس کو خدیجہ کی سہیلیوں میں بھیجتے۔

میں کسی موقع سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا،

خدیجہ کے علاوہ کوئی دنیا ہے ہی نہیں ۔تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے: بیشک وہی تھی، وہی تھی اوراس سے میری اولادہوئی۔

اور ایک روایت میں ہے اگر بکری ذبح کرتے تھے تو خدیجہ کی سہلیوں میں سےاس بکری سے ہدیہ بھیجتے جتنوں کوبھیج پاتے،اورایک دوسری روایت میں ہے جب بکری ذبح کرتے فرماتے:اس کوخدیجہ کی سہیلیوں کو بھیجو۔اورایک روایت میں ہےخدیجہ کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اندرآنے کی اجازت مانگی،تورسول اللہ نے خدیجہ کےرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اندرآنے کی اجازت طلبی کےاندازکوپہچان لیا،اس لیےاہتمام کیااورکہا،هالة بنت خويلد ،اےاللہ ہالہ بنت خویلد ہے۔

٩۔وعن ابی ذر رضی الله عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:انکم ستفتحون أرضا یذکر فیها القیراط.

وفی روایة:ستفتحون مِصرَ،وهی أرضٌ یسمی فیها القیراط،فاستوصوا بأهلها خیرا،فانَّ لهم ذمة ورحما.

وفی روایة:فاذا افتتحتموها،فأحسنوا الی اهلها،فان لهم ذمة ورحما،أوقال:ذمة وصهرا.رواه مسلم.

قال العلماءُ:الرحم التی لهم کونُ هاجر ام اسماعیل صلی الله تعالیٰ علیه وسلم منهم(والصهر): کونُ ماریة ام ابراهیمَ ابن

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم منهم.(ریاض الصالحین)

ترجمہ : ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک تم لوگ عنقریب ایک ایسی زمین فتح کروگے جس میں قیراط کا چلن ہوگا۔

اور دوسری روایت میں ہے، عنقریب تم مصر فتح کروگے اور یہ وہ زمین ہے جس میں قیراط کا چلن ہے، اہل مصر کے ساتھ بھلائی کی وصیت کو قبول کرو۔ بیشک ان کے لئے ذمہ اور رحم ہے۔

دوسری روایت میں ہے، جب تم مصر فتح کروتو اس کے رہنے والوں کے ساتھ اچھائی کا برتاؤ کرو۔ اس لیے کہ ان کے لیے ذمہ اور رحم ہے، یا یہ فرمایا ذمہ اور صہرا ہے علماء نے فرمایا رحم سے مراد یہ ہے کہ حضرت اسماعیل کی والدہ محترمہ حضرت ہاجرہ ان میں سے ہے۔

اور صہر سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ماں ماریہ ان میں سے ہے۔

انبیاء سابقین کا حسن سلوک

۱۰ ۔ابراهیم علیه السلام

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقاً نَبِيًّا. اذ قال لأبيه لِمَ تعبد مالا يسمع ولا يبصر ولا يغنى عنك شيئا ،يا أبتِ انى قد جاء نى من العلم ما لم ياتك فاتبعنى أهدِكَ صراطا سويا يا أبتِ لا تعبد

الشیطان ان الشیطان کان للرحمن عصیا.یا أبَتِ انی أخافُ أن یمسَّكَ عذاب من الرحمن فتکون للشیطان ولیا.قال أراغبٌ أنت عن آلھتی یا ابراھیم لئن لم تنته لأرجمنك واھجرنی ملیا.قال سلامٌ علیك سأستغفرُلك ربی انه کان بی حفیا ﴾(مریم ۴۱۔۴۷)

ترجمہ : اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو، بے شک وہ صدیق تھا (نبی) غیب کی خبریں بتاتا، جب اپنے باپ سے بولا اے میرے باپ کیوں ایسے کو پوجتا ہے، جو نہ سنے، نہ دیکھے اور نہ کچھ تیرے کام آئے۔اے میرے باپ بیشک میرے پاس وہ علم آیا جو تجھے نہ آیا، تو میرے پیچھے چلا آ۔میں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں، اے میرے باپ شیطان کا بندہ نہ بن۔بے شک شیطان رحمٰن کا نافرمان ہے، اے میرے باپ میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمٰن کا کوئی عذاب پہونچے تو تو شیطان کا رفیق ہو جائے۔بولا کیا تو میرے خداؤں سے منہ پھیرتا ہے اے ابراہیم بے شک اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھراؤ کرونگا، اور مجھ سے زمانہ دراز تک بے علاقہ ہو جا۔کہا بس تجھے سلام ہے۔قریب ہے کہ میں تیرے لیے اپنے رب سے معافی مانگونگا۔(کنزالایمان)

﴿واغفر لأبی انه کانَ منَ الضَّالّینَ﴾(الشعراء ۸۶)

ترجمہ : اور میرے باپ کو بخش دے، بے شک وہ گمراہ ہے۔

۱۱۔ابراھیم وولدہ اسماعیل علیھما السلام

﴿فلمَّا بلغ معه السعی قال یابنی انی أری فی المنام أنی أذبحُكَ

فانظر ماذا ترى.قال يا أبتِ افعل ماتؤمَرُ ستجدُنى ان شاءَ الله من الصابرينَ.فلمّا أسلَمَا وتلّه للجبين.ونادیناه أن یا ابراهيم.قد صدّقتَ الرُّؤيا انا كذلك نجزى المحسنين.ان هذا لهو البلاء المبين. وفديناهُ بذبحٍ عظيمٍ﴾(الصافات ۱۰۲-۱۰۷)

ترجمہ : پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہو گیا، کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں، اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے، کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے، خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے، تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی، اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا، اس وقت کا حال نہ پوچھ، اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بے شک تو نے خواب سچ کر دکھایا، ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بے شک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کر اسے بچالیا۔ (کنز الایمان)

۱۲۔یوسف علیہ السلام

﴿فلَمّا دخلوا على يوسف اوى اليه ابويه وقال ادخلوا مصرَ ان شاء الله آمنين.ورفع أبويه على العرشِ﴾(یوسف ۹۹-۱۰۰)

ترجمہ : پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہونچے، اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا، مصر میں داخل ہو اللہ چاہے تو امان کے ساتھ، اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا۔

١٣۔موسی والخضر علیهما السلام

﴿فانطلقا حتی اذا لقیا غلاماً فقتله قال اقتلت نفسا زکیة بغیر نفس لقد جئت شیئاً نکرا﴾﴿وَاَمَّا الْغُلامُ فکان أبواهُ مؤمنین فخشینا أن یرهقهما طُغیانا و کفرا.فأردنا أن یبدلَهُما رَبُّهُما خیرا منه زکاة وأقرب رُحما﴾(الکهف ٧٤،٨٠۔٨١)

ترجمه : پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک لڑکا ملا،اس بندہ نے اسے قتل کر دیا،موسیٰ نے کہا کیا تم نے ایک ستھری جان بے کسی جان کے بدلے قتل کر دی، بے شک تم نے بہت بری بات کی۔اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے،تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر چڑھاوے تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں کا رب اس سے بہتر ستھرا اور اس سے زیادہ مہربانی میں قریب عطا کرے۔(کنزالایمان)

فی الخیر الطویل عن موسی والخضر علیهما السلام الذی رواه ابی بن کعب عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال:فانطلقا حتی اذا لقیا غلمانا یلعبون.قال فانطلق الی أحدهم بادی الرأی(☆ أی انطلق الیه مسارعا الی قتله من غیر فکر)(محمد فؤاد عبد الباقی صحیح مسلم)فقتله.فذعر عندها موسیٰ علیه السلام ذعرة منکرة.قال أقتلت نفسا زکیة بغیر نفس لقد جئت شیئا نکرا...وأما الغلام فطبع یوم طبع کافرا.و کان أبواه

فانظر ماذا ترى. قال يا أبتِ افعل ماتؤمَرُ ستجدُنى ان شاءَ الله من الصابرينَ. فلمّا أسلَمَا وتلّه للجبين. وناديناه أن يا ابراهيم. قد صدّقتَ الرُّؤيا انا كذلك نجزى المحسنين. ان هذا لهو البلاء المبين. وفديناهُ بذبحٍ عظيم﴾(الصافات ۱۰۲-۱۰۷)

ترجمہ : پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا، کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں، اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے، کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے، خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے، تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی، اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا، اس وقت کا حال نہ پوچھ، اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بے شک تو نے خواب سچ کر دکھایا، ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بے شک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کر اسے بچالیا۔ (کنزالایمان)

۱۲۔یوسف علیہ السلام

﴿فلمّا دخلوا علی یوسف اوی الیه ابویه وقال ادخلوا مصرَ ان شاء الله آمنین. ورفع أبويه على العرشِ﴾(یوسف ۹۹-۱۰۰)

ترجمہ : پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہونچے، اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا، مصر میں داخل ہو اللہ چاہے تو امان کے ساتھ، اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا۔

۱۳۔موسی والخضر علیهما السلام

﴿فانطلقا حتی اذا لقیا غلاماً فقتله قال اقتلت نفسا زکیة بغیر نفس لقد جئت شیئاً نکرا﴾﴿وَاَمَّا الْغُلامُ فکان ابواهُ مؤمنین فخشینا أن یرهقهما طُغیانا و کفرا.فأردنا أن یبدلَهُما رَبُّهُما خیرا منه زکاة وأقرب رُحما﴾(الکهف ۷۴،۸۰-۸۱)

ترجمه : پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک لڑکا ملا، اس بندہ نے اسے قتل کردیا، موسیٰ نے کہا کیا تم نے ایک ستھری جان بے کسی جان کے بدلے قتل کردی، بے شک تم نے بہت بری بات کی۔اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے، تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر چڑھاوے تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں کا رب اس سے بہتر ستھرا اور اس سے زیادہ مہربانی میں قریب عطا کرے۔(کنزالایمان)

فی الخیر الطویل عن موسی والخضر علیهما السلام الذی رواه ابی بن کعب عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال:فانطلقا حتی اذا لقیا غلمانا یلعبون.قال فانطلق الی أحدهم بادی الرأی(☆ أی انطلق الیه مسارعا الی قتله من غیر فکر)(محمد فؤاد عبد الباقی صحیح مسلم)فقتله.فذعر عندها موسیٰ علیه السلام ذعرة منکرة.قال أقتلت نفسا زکیة بغیر نفس لقد جئت شیئا نکرا..وأما الغلام فطبع یوم طبع کافرا.وکان أبواه

كفرا(☆)اى اضطر قد عطفا عليه،فلو انه أدرك أرهقهما طغيانا و كفرا (☆) اى اضطر هما الى الضلال والكفر وحملهما عليه حملا.) فأردنا أن يبدلهما ربهما خيرا منه زكاة وأقرب رحما(☆☆)رحمة لو الديه وبرا بهما.)

توجمه : موسیٰ اور خضر علیہما السلام سے طویل خبر میں ہے جس کو ابی ابن کعب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

موسیٰ اور خضر علیہما السلام جا رہے تھے، یہاں تک کہ آپ دونوں کچھ لڑکوں کے پاس پہنونچے جو کھیل رہے تھے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ خضر علیہ السلام ان میں سے ایک کی طرف بغیر سوچے قتل کرنے کے لیے تیزی سے دوڑے اور اس کو قتل کر دیا، اس وقت موسیٰ علیہ السلام کو سخت گھبراہٹ ہوئی، موسیٰ علیہ السلام نے گھبراہٹ میں کہا (اے خضر) تم نے بغیر جان کے بدلہ ایک پاک جان کو قتل کر دیا بیشک نہایت برا کام کیا، اور رہا نوجوان تو اس کے دل پر کافر ہونے کی مہر لگا دی گئی تھی جس دن مہر لگائی گئی حالانکہ اس کے ماں باپ اس پر بہت مہربان تھے، اگر وہ پاتا تو اپنے ماں باپ کو گمراہی اور کفر پر مجبور کرتا، اور ان کو اس پر ابھارتا۔ تو ہم نے چاہا کہ ان کا رب ان کے لیے اس سے بہتر پاک بدل دے اور والدین پر اس سے زیادہ مہربان اور ان کی خدمت کرنے والا ہو۔

١٤۔عیسیٰ بن مریم

﴿قال انی عبد الله آتانیَ الکتاب وجعلنی نبیا.وجعلنی مبارکا أین ما کنت وأوصانی بالصلاةِ والزکاةِ مادُمتُ حَیّا.وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا.والسلام علی یوم ولدت و یوم أمرت و یوم أبعث حیاً﴾(مریم۔ ٣٠۔٣٣)

ترجمہ : بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ۔اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانیوالا (نبی) کیا،اوراس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں اور مجھے نماز وزکوۃ کی تاکید فرمائی،جب تک جیوں اوراپنی ماں سے اچھا سلوک کرنیوالا اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا،اوروہی سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا،اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں۔

١٥۔یحییٰ بن زکریا علیہما السلام

﴿یایحی خذ الکتاب بقوة وآتیناه الحکم صبیا.وحنانا من لدُنا وزکاة وکان تقیا.وبرا بوالدیه ولم یکن جبارا عصیا.وسلام علیه یوم ولد و یوم یموت و یوم یبعث حیا﴾(مریم ١٢۔١٥)

ترجمہ : اے یحییٰ کتاب مضبوط تھام،اور ہم نے اسے بچپن ہی میں نبوت دی،اوراپنی طرف سے مہربانی اور ستھرائی اور کمال ڈر والا تھا۔اوراپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا،زبردست ونافرمان نہ تھا۔اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا،اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا۔

میری عبادت کر، اور میری یاد کے لیے نماز پڑھتا رہ۔اے موسی میں نے تجھ کو
اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ساتھ لوگوں پر برگزیدہ بنایا، تو لے لے جو میں
تجھ کو دوں اور تو شاکرین میں سے ہوجا۔

اے موسی میں اللہ ہوں، نہیں کوئی معبود میرے سوا، تو میری عبادت
کر اور تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا۔اے موسیٰ میں اس کو پاک وصالح
نہیں بناتا، اور نہ اس پر رحم کرتا ہوں جو میرے نام کا جھوٹا حلف اٹھاتا ہے،
اے موسیٰ جب تو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے تو ان کے درمیان ایسے فیصلہ
کر جیسے کہ تو اپنی ذات اور اپنے اہل بیت کے لئے فیصلہ کرے۔

اے موسی بے شک جب بندہ مجھ سے ڈرتا ہے تو میں اسے اس کی
ذات سے زیادہ محبوب ہوجاتا ہوں۔اے موسی۔رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا،
اور جیسا قرض دوگے ویسا دیئے جاؤگے۔اے موسی میرا شکر ادا کر اور اپنے
والدین کا۔میری طرف ہی لوٹنا ہے۔

۱۸۔بلغنا أنّ اللہ تعالیٰ کلم موسی علیہ السلام ثلاثة آلافٍ وخمسمائة کلمة فکان آخرُ کلامه،یارب أوصنی قال: أوصیك بأمّكَ حُسنا .قال له سبع مرات،قال حسبی،ثمّ قال یا موسی ان رضاها رضایَ وسخطها سخطی.(المستطرف)

ترجمه : ہمیں یہ خبر پہونچی کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے تین ہزار
پانچ سو باتیں کیں، آخری بات یہ تھی اے رب مجھے وصیت فرما۔اللہ نے فرمایا

میں تجھے تیری ماں کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، اللہ نے یہ بات سات مرتبہ ارشاد فرمائی، موسیٰ نے عرض کیا مجھے کافی ہے، پھر اللہ نے ارشاد فرمایا: اے موسی بیشک تیری ماں کی خوشی میری رضا ہے، اور اس کی ناراضگی میری ناراضگی ہے۔

۱۹۔قال موسی علیه السلام:یا رب أوصنی.قال:أوصیك بأمّكَ،حتی قال فی التاسعة: أوصیك بأبیكَ.یا موسی من برّ والدیه کنتُ له ولیا فی الدنیا،وفی قبره مؤنسا،وفی الحشر رحیما،وعلی الصراط دلیلا،وفی الجنة محدثا،یکلمنی وأکلمه بلاواسطةٍ.(نزهة المجالس)

ترجمہ : موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب مجھے وصیت فرما۔ اللہ نے فرمایا: میں تجھے تیری ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، یہاں تک کہ نویں مرتبہ میں کہا تجھے تیرے باپ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔

اے موسیٰ جس نے اپنے والدین کی خدمت کی۔ تو دنیا میں میں اس کا مددگار ہو جاتا ہوں، اور اس کی قبر میں اس کا مونس ہو جاتا ہوں، اور حشر میں رحیم ہو جاتا ہوں، اور پل صراط پر دلیل ہو جاتا ہوں، اور جنت میں اس سے باتیں کرنے والا کہ وہ مجھ سے اور میں اس سے بلا واسطہ باتیں کرتا ہوں۔

۲۰۔عن کعب قال:قال موسی علیه السلام حین ناجاه ربه تعالیٰ:

علىّ أمي، وهي راغبة، فاصل امي؟ قال: نعم صلي أمّك. وفي رواية:
قدمت على امي راغبة في عهد قريب، وهي راغمة
مشركة، فقلت: يا رسول الله ان امي قدمت علي، وهي راغمة
مشركة افأصلها؟ قال نعم: صلي أمّكِ.
(راغبة) أي طامعة فيما عندي تسألني الا حسان اليها.
(راغفة) أي كارهة للاسلام. قيل كانت أمها من النسب. (البخاري
ومسلم وابو داود)

ترجمه : اسماء بنت ابی بکر سے ہے، انہوں نے بیان کیا میری ماں میرے پاس آئیں حالانکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں مشرکہ تھیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استفتاء کیا، میں نے عرض کیا۔ میری ماں میرے پاس آئی ہے اور وہ احسانا مجھ سے طلب کر رہی ہے، کیا میں اپنی ماں سے صلہ رحمی کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اپنی ماں سے صلہ رحمی کرو۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے۔ میری ماں میرے پاس عہد قریب میں آئی، بطور احسان مجھ سے مدد کی خواست گار ہوئی، حالانکہ وہ اسلام کو ناپسند کرتی ہے مشرکہ تھی، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں میرے پاس آئی ہے، حالانکہ وہ اسلام کو ناپسند کرتی ہے اور مشرکہ ہے، کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں، رسول اللہ نے فرمایا: ہاں تم اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

۲۳۔عَن عبد الله بن أبی أوفی قال: کُنّا جلوسا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عشیة عرفة فی حلقة فقال:انا لا نحل لرجل أمسی قاطع رحم الا قام عنا،فلم یقم أحدٌ الا فتی کان فی أقصی الحلقة،فأتی خالتهُ،فقالت:ما جاء بك؟ماهذا عن أمرکَ،فَأخبرها بما قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم،ثم رجع فجلس فی مجلسهِ،فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:"مالی لم ار أَحَداً من الحلقةِ غیرَکَ"فَأخبره بما قال لخالته،وما قالت له،فقال:"اجلس فقد أحسنت،أما انه لا تنزلُ الرّحمةُ علی قوم فیهم قاطع رحم.(شرح السنة.)

ترجمہ : عبداللہ بن اوفیٰ سے روایت ہے،انہوں نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ کی شام ایک حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم حلال نہیں جانتے اس شخص کے لیے جس نے رحم کو قطع کر کے شام کی،مگر یہ کہ وہ ہمارے پاس سے اٹھ جائے،بس حلقہ سے کوئی نہ اٹھا مگر ایک نوجوان جو حلقہ کے ایک کنارے بیٹھا،تو وہ اپنی خالہ کے پاس آیا اس کی خالہ نے کہا کیا چیز ہے جو تجھے یہاں لیکر آئی ہے؟ یہ تمہارا معاملہ کیا ہے،اس نوجوان نے اپنی خالہ کو وہ بات بتائی جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمائی،پھر لوٹ گیا،اور مجلس میں بیٹھ گیا اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ تیرے علاوہ حلقہ سے کوئی نہیں اٹھا،

اس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ سب بتایا جو اس نے اپنی خالہ سے کہا،
اور جو اس کی خالہ نے کہا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاتم نے
اچھا کیا ہے۔ سنو، خبردار۔ اس قوم پر اللہ کی رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں
کوئی رحم قطع کرنے والا ہو۔

٢٤۔ عن عائشةَ رضى الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: "دخلت الجنة فسمعت فيها قِرأةً، فقلتُ من هذا؟ قالوا: حارثة بن النعمان، كذلكم البِرُّ، كذلكم البِرُّ." (نفسه)
وفي رواية زاد: وكان أبرَّ النّاسِ بأمّه.

ترجمه : عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں قرأت سنی میں نے کہا یہ کون ہے؟ فرشتوں نے کہا؟ حارثہ ابن النعمان ہیں۔ ایسی ہی تمہاری نیکی، ایسی ہی تمہارِی نیکی، اور ایک روایت میں اضافہ زیادہ ہے۔ اور وہ لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی ماں کی خدمت کرتے تھے۔

٢٥۔ كانَ لجابر بن عبد الله تسعة أخوة بنات، فلما أرادَ أن يتزوج تزوج ثيباً، لتقوم على رعايةِ أخواته. فساله الرسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال له: أبكراً تزوّجت أم ثيبا؟ فقال بل ثيباً. فَقالَ: هلا بكرا تلاعبُها وتلاعِبك. قال: انه ترك لى تسع اخوة فكرهت ان أضيفَ اليهن مثلهنّ، وأردت أن تقوم عليهن. (شرح الترمذى لابن العربى)

ترجمہ : جابر بن عبداللہ کی نو بہن تھیں، جب انہوں نے شادی کا ارادہ کیا تو شادی ثیبہ سے کی، تاکہ وہ ان کی بہنوں کی نگہبانی کا فریضہ انجام دے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کرتے ہوئے فرمایا: تم نے شادی کنواری سے کی ہے یا غیر کنواری سے کی ہے، انہوں نے جواب دیا ثیبہ سے یعنی غیر کنواری سے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہ کنواری سے کی تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔ جابر بن عبداللہ نے عرض کیا کہ انہوں نے میرے لیے نو بہنیں چھوڑی ہیں، تو میں نے ناپسند کیا کہ میں انہیں کے مثل ان سے قریب کرلوں، اور میں نے تو یہ ارادہ کیا کہ وہ ان کی نگہبانی کرے۔

٢٦۔ كان ابو هريرة رضى الله عنه اذا أراد أن يخرج من بيته وقف على بابِ أُمِهِ فقال: السلام عليكِ يا أمّاهُ وَ رحمة الله وبركاته. فتقول: وعليك السلام ورحمة اللهِ وبركاته فيقولُ: رحمة الله كما ربيتنى صغيرا. فتقولُ: رحمك الله كما بررتنى كبيراً.
واذا أراد أن يدخل صنع مثل ذلك. (التبصرة)

ترجمہ : ابوہریرہ جب اپنے گھر سے نکلنے کا ارادہ کرتے تو ماں کے دروازے پر کھڑے ہو کر عرض کرتے السلام عليك يا اماه ورحمة الله و بركاته تو وہ جواب دیتی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پھر ابوہریرہ کہتے آپ پر اللہ کی رحمت ہو جیسے کہ بچپن میں آپ نے مجھے پالا، ابوہریرہ کی ماں

کہتی اللہ تجھ پر رحم کرے جیسا کہ تو نے بڑے ہو کر میری خدمت کی، اور جب
گھر میں داخل ہوتے اسی طرح کرتے۔

۲۷۔قالت عائشة رضی الله عنها: كان رجلان من اصحاب رسول
الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أبرّ من كان في هذه الامة بأمهما:
عُثمان بن عفان، وحارثة بن النعمان، رضي الله عنهام. أمّا عثمان
فانه قال: ما قدمت أتأمّل وجه أمّي منذ أسلمتُ. وأما حارثة فكان
يطعمها بيده، ولم يستفهمها كلاماً قط تأمره به حتى يسال من
عندها بعد أن يخرج: ماذا قالت أمي. (التبصرة)

ترجمہ: حضرت عائشہ نے فرمایا: اس امت میں اصحاب رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں دو شخص اپنی ماں کی سب سے زیادہ خدمت کرنے
والے تھے۔ ایک عثمان بن عفان، دوسرے حارثہ بن نعمان۔ رہی بات عثمان
کی انہوں نے کہا جب سے میں مسلمان ہوں، مجھے یہ طاقت نہیں کہ میں اپنی
ماں کے چہرہ کو نظر بھر کر دیکھوں، اور رہے حارثہ تو وہ اپنے ہاتھ سے اپنی ماں کو
کھلاتے تھے، اور کبھی اپنی ماں کی بات کو نہیں سمجھ پاتے کہ ماں انہیں حکم دیتی
ہیں، تو نکلنے کے بعد اس سے معلوم کر لیتے جو ان کی ماں کے پاس ہوتے کہ
میری ماں نے کیا کہا۔

۲۸۔دخل معاويةُ على ام المؤمنين عائشة فسلم عليها من وراء
الحجابِ۔ وذلك بعد مقتله حجرا بن عدی (☆) صحابی

شجاع،حارب مع علی بن أبی طالب،وکان مناونا لبنی امیة،فقبض علیه بالکوفة وسبق الی دمشق،حیث أمر معاویة بقتله.)واصحابه_قالت له:أین ذهب عنك حِلمُكَ یا معاویة حین قتلت حجرا وأصحابه؟فقال لها:فقدتُهُ حین غاب عنی من قومی مثلكِ یا أمّاه.ثم قال لها:فکیف بری بكِ یا أمه؟فقالت:انك بی لبار.فقال: یکفینی هذا عند الله.(البدایة والنهایة)

ترجمہ : معاویہ ام المؤمنین عائشہ کے پاس آئے،اور پردہ سے سلام کیا، اور معاویہ کا یہ واقعہ حجر بن عدی اوران کے ساتھیوں کو قتل کرنے کے بعد کا ہے۔

ام المؤمنین عائشہ نے معاویہ سے کہا،اے معاویہ تمہاری بردباری اس وقت تم سے کہاں چلی گئی تھی جب تم نے حجر اوران کے ساتھیوں کو قتل کیا۔معاویہ نے جواب دیا اے ماں میں نے اپنی بردباری کو اس وقت کھودیا تھا جب مجھ سے میری قوم کی تم جیسی غائب ہوگئیں تھیں۔پھر معاویہ نے کہا اے ماں تمہارے ساتھ میرا سلوک کیسا ہے،عائشہ ام المؤمنین نے کہا تم میرے ساتھ حسن سلوک کرنے والے ہو۔معاویہ نے کہا یہ میرے لیے اللہ کے پاس کافی ہے۔

۲۹_وعن عبد الله بن دینار عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما أنّ رجلا من الأعراب لقیهُ بطریق مکة،فسلم علیه عبد الله بن عمرو،حملهُ علی حمار کان یرکبه،وأعطاه عمامة کانت علی

رأسه،قال ابن دينار:فقلنا له:أصلحك الله انهم الأعرابُ وهم
يرضون باليسيرِ فقال عبد الله بن عمر:ان ابا هذا كان ودا لعمر بن
الخطاب رضى الله عنه وانى سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم يقول:"ان ابرّ البر صلةُ الرجل أهل وُدّ أبيه.

وفى رواية عن ابن دينار عن ابن عمر انه كان اذا خرج الى
مكة كان له حمارٌ يتروّحُ عليه اذا مل ركوب الرّاحلةِ.وعمامة يشد
بها رأسهُ،فبينا هو يوما على ذلك الحمار اذ مربه
أعرابى،فقال:الست فلان بن فلان؟قال: بلى.فأعطاه الحمار،فقال:
اركب هذا،وأعطاهُ العمامةَ وقال:اشدد بها رأسكَ،فقال له بعضُ
أصحابه:غفر الله لَكَ أعطيتَ هذا الاعرابى حمارا كنت تروّحُ
عليه،وعمامة كنت تشد بها رأسكَ؟فقال:انى سمعت رسول الله
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول:"ان من ابرّ البرّ أن يصلَ الرجلُ
أهلَ ودّ أبيه بعد أن يولى "وانّ أباهُ كان صديقاً لعمر رضى الله عنه.

توجمه : عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر سے روایت
کرتے ہیں، کہ اعراب میں سے ایک شخص ان کو مکہ کے راستہ میں ملا، عبداللہ
بن عمر نے ان کو سلام کیا، اور اس کو اپنی سواری کے گدھے پر بیٹھا لیا، اور اپنے
سر کا عمامہ اس کو دے دیا، ابن دینار نے کہا۔ ہم نے عبداللہ ابن عمر سے کہا
اصلحک اللہ اللہ تمہیں درست رکھے۔ یہ اعراب ہیں، یہ تو تھوڑے سے

خوش ہو جاتے ہیں۔تو عبداللہ بن عمر نے جواب دیا کہ ان کا باپ عمر بن الخطاب سے محبت کرتا تھا،اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا بہترین حسن سلوک یہ ہے کہ اپنے باپ کے دوست کے اہل سے صلہ رحمی کرے،اور ابن دینار کی دوسری روایت میں ہے جو ابن عمر سے مروی ہے۔

ابن عمر جب مکہ کا سفر کر رہے تھے،ان کا ایک گدھا ہوتا جس پر وہ سوار ہو کر لمبا سفر طے کرتے،اور ایک عمامہ ہوتا تھا جس سے وہ اپنے سر کو باندھتے تھے،اسی دوران سفر مکہ میں ایک دن وہ گدھے پر تھے،اچانک ایک اعرابی ان کے پاس سے گزرا،تو ابن عمر نے کہا کیا تم فلاں ابن فلاں نہیں ہو؟اس اعرابی نے جواب دیا کیوں نہیں۔(یعنی فلاں ابن فلاں ہوں)تو ابن عمر نے اس کو اپنا گدھا دیکر کہا اس پر سوار ہو جاؤ،اور اس کو اپنا عمامہ دیکر کہا اس سے اپنے سر کو باندھ لو۔ان کے بعض ساتھیوں نے کہا۔اللہ تمہیں بخشے تم نے اس اعرابی کو ایسا گدھا دے دیا جس پر تم سفر کرتے تھے،اور وہ عمامہ دے دیا جس سے تم اپنا سر باندھتے تھے،تو ابن عمر نے جواب دیا کہ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔بہترین نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوست سے صلہ رحمی کرے اور بے شک اس کا باپ عمر کا دوست تھا۔

۲۔عَن أبی عبدِ الرحمن قال: کان رجلٌ منا برًا بوالدیہِ فأمَرَاہُ أو أمَرَہُ أحَدُهُما أن یتزوج،فوقع بین أمّہ و بین امرأتہ شرٌ،ووافقہ

[illegible] أن رجلا [illegible]

[illegible] إن لي [illegible]

[illegible] مرة أن يطلق امرأته [illegible]

[illegible] حديثا سمعته من النبي صلى الله

[illegible] أوسط أبواب الجنة فحافظ إن شئت

تعالى عليه وسلم يقول: الوالد أوسط أبواب الجنة فحافظ إن شئت

أو ضيع قال: فأشهد ثم [illegible] فرجع وقد طلق امرأته

[illegible] أبواب الجنة [illegible] (شرح السنة)

ترجمہ: ابو عبد الرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہم میں سے ایک شخص اپنے والدین کی خدمت کرتا تھا اس کے والدین نے یا ان میں سے ایک نے اس کو شادی کرنے کا حکم دیا جب اس نے کی اس میں اور اس کی بیوی میں رنجش ہو گیا اس شخص نے اپنی بیوی کی مصاحبت کی تو اس کی۔ اس نے کہا اس کو طلاق دے اس شخص کو اپنی بیوی کو طلاق دینا بھی سخت لگا اور اپنی ماں کی نافرمانی کرنا بھی سخت لگا راوی نے کہا اس وقت اس شخص نے ابو الدرداء کے پاس جا کر سارا قصہ بیان کیا ابو الدرداء نے کہا نہ تو میں تجھے بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیتا ہوں اور نہ ماں کی نافرمانی کرنے کا حکم دیتا ہوں، لیکن تم چاہو تو میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے "والد جنت کے دروازوں میں سے بیچ کا دروازہ ہیں اب تم چاہو تو اس کی حفاظت کرو یا ضائع کردو۔ اس شخص نے کہا میں تم کو گواہ بنا

[illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible] (المستطرف)

ترجمہ: محمد بن سیرین سے عرض کیا گیا تم لوگوں میں سب زیادہ نیک ہو، حالانکہ تم ایک رکابی میں اپنی ماں کے ساتھ نہیں کھاتے، انہوں نے جواب دیا کہ میں اس چیز سے ڈرتا ہوں کہ میرا ہاتھ اس طرف بڑھے جس طرف میری ماں کی نظر بڑھ چکی ہے، تو میں اپنی ماں کی نافرمانی کرنے والا ہو جاؤں۔

صالحین کا والدین کے ساتھ نیکی کا نمونہ

۳۲۔ محمد بن سیرین

عن حفصة بنت سيرين قالت: كان محمد بن سيرين اذا دخل على أمه لم يكلمها بلسانه كله تخشعا لها.

عن ابن عون قال: دخل رجل على محمد وهو عند أمه فقال: ما شأن محمد أيشتكي شيئا؟ قالوا: لا ولكن هكذا يكون اذا كان عند أمه. (صفة الصفوة)

ترجمہ: حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، کہ محمد بن

سیرین جب اپنی ماں کے پاس آتے زبان سے کوئی بات نہیں کرتے تھے، یہ سب ماں کے خشوع کے لیے تھا۔

ابن عون سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا، ایک شخص محمد ابن سیرین کے پاس اس وقت آیا جب وہ اپنی ماں کے پاس تھے، اس نے کہا محمد کا کیا حال ہے، کیا کوئی تکلیف ہے، لوگوں نے کہا نہیں، لیکن جب یہ اپنی ماں کے پاس ہوتے ہیں ان کی یہی حالت ہوتی ہے۔

۳۳۔حجر بن عدیؒ

کان حجر بن عدی یلتمس فراش أمه بیده فیتهم غلظ یده، فینقلب علیه علی ظهره، فاذا أمن أن یکون علیه شئی أضجعها.(التبصرة)

ترجمه : حجر ابن عدی اپنی ماں کے بستر کو اپنے ہاتھ سے بچھاتے، پھر اس پر اپنی پیٹھ کے بل لیٹتے اور جب اس پر کسی چیز کے ہونے سے مطمئن ہو جاتے تو پر اس پر ماں کو لٹاتے۔

۳۴۔ظبیان بنُ علی:

وکان ظبیان بن علی من ابرّ الناس بامهِ، فباتت لیلة وفی صدرها علیه شئی فقام علی رجلیه قائما یکره أن یوقظها ویکره أن یقعد، حتی اذا ضعف جاء غلامان من غلمانه فما زال معتمدا علیهما حتی استیقظت من قبلِ نفسها.(التبصرة)

ترجمه : ظبیان بن علی لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی ماں کی خدمت

کرتے، ایک رات وہ سو گئیں اوران کی طرف سے ماں کے دل میں کچھ تھا ظبیان بن علی اپنے پیروں پر کھڑے رہے، ماں کو جگانا بھی ناپسند کیا اور بیٹھنا بھی ناپسند کیا، یہاں تک کہ ان کو کمزوری ہوئی، ان کے بیٹوں میں سے دو بیٹے آ گئے۔ مگر وہ ایسے ہی پیروں پر کھڑے رہے، یہاں تک وہ خود سے جاگ گئی۔

۳۵۔محمد بن المنکدر

وکان محمد بن المنكرر يضع خده على الأرض ثم يقول الأمه:ضعى قدمك عليه.

ترجمہ : محمد بن المنکر اپنے گال کو زمین میں رکھتے، پھر اپنی ماں سے کہتے تم اپنا پیر اس پر رکھو۔

۳۶۔ابن عون

عن ابن عون أن أمه نادته فأجابها،فعلا صوته على صوتها فأعتق رقبتين.(نفسه)

ترجمہ : ابن عون کو ان کی ماں نے بلایا، تو انہوں نے جواب دیا، جواب دینے میں آواز بلند ہو گئی تو انہوں نے دو غلام آزاد کئے۔

۳۷۔کھمس الدّعّاء

كان كهمس ابر شئى بأمه،وكان يكسح البيت ويخدم أمه،فأرسل سليمان بن على الهاشمى اليه بصرّة وقال:اشترِ بها خادما لأمّك،لانه كان مشغولا بخدمتها،فأراده على أن يأخذها

فأبى،فألقاها فى البيت،فأخذها وخرج يتبعه حتى دفعها اليه.

قال غسان بن المفضل حدثنى رجل من قريش قال: كان كهمس الدّعاء يعمل فى الجص كل يوم بدانقين،فاذا أمسى اشترى به فاكهة،فأتى بها الى اُمّهٖ.

عن عبد الله محمد القرشى قال:حدثنى شيخ من بنى نصير قال: كان عمرو بن عبيد يأتى كهمسا يسلم عليه ويجلس عنده هو وأصحابه،فقالت له أمه انى أرى هذا و أصحابه وأكرههم وما يعجبونى فلا تجالسهم.قال:فجاء اليه عمر و وأصحابه فأشرف عليهم فقال:ان أمى قد كرهتك وأصحابك فلا تأتونى.(حلية الأولياء)

ترجمہ : کہمس الدعاء اپنی ماں کے بہت بڑے خدمت گزار تھے۔اپنی

ماں کی خدمت کرتے سلیمان بن علی الھاشمی نے ایک تھیلی ان کے پاس بھیجی، اور کہا اس سے ماں ۔کے لیئے خادم خرید لو، اس لیے کہ کھمس اپنی ماں کی خدمت میں مشغول رہتے، تھیلی لانے والے نے سوچا تھا کہ وہ اس کو لے لیں گے، مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ تھیلی لانے والے نے تھیلی گھر میں ڈالدی کھمس نے اس کو لیا اور اس کے پیچھے چل دیا، یہاں تک کہ تھیلی اس کو دے دی۔

غسان ابن مفضل نے کہا کہ قریش میں سے ایک آدمی نے مجھ سے

بیان کیا کہ کہمس الدعاء ہر دن جو نے میں دو دانق پر مزدوری کرتے تھے،
جب شام ہوتی تو اس سے پھل خرید کر ماں کی خدمت میں لاتے۔

عبداللہ محمد القرشی سے ہے، انہوں نے کہا بنی نضیر کے ایک شیخ نے
مجھ سے بیان کیا وہ کہتا ہے: عمرو بن عبید کہمس کے پاس آتے تھے، کہمس کو
سلام کرتے تھے، عمرو بن عبید اور ان کے ساتھی کہمس کے پاس بیٹھ
جاتے۔ کہمس کی ماں نے کہا میں عمرو بن عبید کو اور اس کے اصحاب کو دیکھتی
ہوں، اور ان کو ناپسند کرتی ہوں اور مجھے یہ اچھے نہیں لگتے تم ان کو نہ بیٹھانا
۔ راوی کہتا ہے عمرو بن عبید اور اس کے ساتھی کہمس کے پاس آئے تو وہ ان کی
طرف متوجہ ہو کر بولے کہ میری ماں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ناپسند کرتی
ہے، تم لوگ میرے پاس نہ آنا۔

۳۸۔محمد بن المنکدر.

عن عبد الله بن المبارك قال:قال محمد بن المنكرر:بات
عمر يعني أخاه۔يصلي،وبت أغمز رجل أمي(☆أي يكسبها بيده)
،وما أحِبُّ أن ليلتي بليلته.(صفة الصفوة.)

ترجمہ : عبداللہ بن المبارک سے روایت ہے، انہوں نے کہا: محمد بن
المنکر رنے بیان کیا، ان کا بھائی عمر رات بھر نماز پڑھتا اور میں رات بھر اپنے
ہاتھ سے ماں کے پیر دباتا، اور میں پسند نہیں کرتا تھا کہ میری رات اس کی

رات کے جیسی ہو۔

٣٩۔الفضل بن یحی(☆☆)

قال المأمون:لم أرَأحداً أبرّ من الفضل بن یحییٰ بأبیه،بلغ من برہِ له أنه کان لا یتوضا الا بماء سخن،فمنعهم السجان من الوقود فی لیلة باردة،فلما أخذیحییٰ مضجعه قام الفضل الی قمقم نحاس فملأہ ماء وأدناہ من المصباح فلم یزل قائما وهو فی یدہ الی المصباح حتی استیقظ یحییٰ من منامه.(المستطرف)

ترجمہ : مامون رشید نے بتایا: فضل بن یحییٰ سے زیادہ اپنے باپ کی خدمت کرنے والا میں نے کسی کو نہیں دیکھا، اپنے والد کی خدمت کرنے کا۔ ان کا ایک واقعہ ہے کہ یحییٰ گرم پانی سے وضو کرتے تھے، جیلر نے ان دونوں کو ٹھنڈی رات میں آگ جلانے سے منع کر دیا۔ جب یحییٰ اپنے بستر پر سو گئے تو فضل نے اٹھ کر پیتل کا برتن لیا۔ اس میں پانی بھر لیا اور اس کو چراغ سے قریب کیا۔ ہاتھ میں برتن لیکر چراغ سے قریب کر کے کھڑے رہے، یہاں تک کہ یحییٰ نیند سے بیدار ہو گئے۔

٤٠.أبویزید البسطامی

قال أبو یزید البسطامی رضی الله عنه:طلبت أمی ماءً فجئتها به فوجدتهانائمة،فقمت أنتظر یقظتها فلما استیقظت قالت أین الماء فأعطیتها الکوز،و کان قد سال الماء علی اصبعی،فحمِد

عليها الماء من شدة البرد،فلما أخذت الكوز انسلخ جلد اصبعي،فسال الدم فقالت ما هذا؟فأخبرتها فقالت:اللهم انی راضية عنه؛فارضَ عنه.قال أبويزيد: كنت ابن عشرين سنة فدعتني أمی للنوم معها ليلة من الليالی،وقد تعلق قلبی بقيام الليل،فأجبتها،فجعلت يدی تحتها والأخرى أمدّها على ظهرها وأقرأ﴿قل هو الله أحد﴾فخدرت يدی فقلتُ اليدُلی،وحق الوالدة لله،فصبرت على ذلك كله حتى طلع الفجر،وقد قرأت﴿قل هو الله أحد﴾أحد عشر ألف مرة.(نزهة المجالس)

ترجمہ : ابویزید بسطامی نے بیان کیا،میری ماں نے پانی مانگا میں پانی لیکرآیا تو ان کو سویا ہوا پایا،میں کھڑا ہو کر ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا،جب وہ جاگیں معلوم کیا پانی کہاں ہے،میں نے پانی کا پیالہ پیش کر دیا۔اور تھوڑا سا پانی میری انگلی پر بہہ گیا تھا،ٹھنڈی سردی کی شدت سے پانی میری انگلی پر جم گیا تھا،جب انہوں نے پیالہ لیا میری انگلی کی کھال اکھڑ گئی،خون بہہ نکلا، ماں نے کہا یہ کیا ہے،میں نے ان کو بتایا تو انہوں نے کہا: اے اللہ میں اس سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہوجا۔

ابو یزید نے بیان کیا،میں بیس سال کا تھا میری ماں نے مجھے ایک رات اپنے ساتھ سونے کے لیے بلالیا،میں نے قبول کرلیا حالانکہ میرا دل قیام اللیل میں لگا،میں نے ایک ہاتھ ان کے سر کے نیچے رکھا،اور دوسرا ہاتھ

ان کی کمر پر دراز کر لیا، اور قل ھو اللہ احد پڑھتا رہا، میرا ہاتھ سو گیا، میں نے کہا: ہاتھ میرے لئے ہے، والدہ کا حق اللہ کے لیے، میں نے اس سب پر صبر کیا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور میں نے (اس دوران) گیارہ ہزار مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھی۔

٤١۔الکتانی

استأذن الكتاني أمه في الحج مرة فَأَذِنَت له، فخرج، فأصاب ثوبَهُ البول في البادية، فقال: ان هذا الخلل في حالي، فانصرف فلما دق بـاب داره؛ أجـابتـه أمـه، ففتحـت... فـرآهـا جـالسة خلف الباب؛ فسألها عن سبب جلوسها فقالت: مُذ خرجت؛ اعتقدت أن لا أبرح من هذا الموضع حتى أراك. (الرسالة القشيرية.)

ترجمہ: کتانی نے ایک مرتبہ اپنی ماں سے حج کے لیے اجازت چاہی، انہوں نے اجازت دے دی۔ وہ چلے گئے جنگل میں ان کے لڑکے کو پیشاب لگ گیا، انہوں نے کہا یہ میرے حال میں یہ خلل ہے۔ لوٹ آئے، جب دروازہ کھٹکھٹایا ان کی ماں آئیں، اور دروازہ کھول دیا کتانی نے ماں کو دروازے کے پیچھے بیٹھا دیکھا، کتانی نے ماں کے بیٹھنے کا سبب پوچھا، ماں نے جواب دیا جب سے تم نکلے ہو میں نے سوچ لیا تھا کہ اس جگہ سے نہ ہٹوں گی یہاں تک کہ تجھے دیکھ لوں۔

٤٢۔الفرغانی

حکی أن الفرغانی کان یخرج کل سنة للحج،ویمر بنیسابور،ولا یدخل علی أبی عثمان الحیری.قال:فدخلت علیه مرة،وسلمت،فلم یرد علی السلام،فقلت فی نفسی:مسلم یدخل علیه ویسلم علیه فلا یرد السلام؟فقال أبو عثمان:مثل هذا یحج،ویدع أمه لا یبرّها.

قال الفرغانی:فرجعت الی فرغانة،ولزمتها حتی ماتت.(الرسالة القشیریة)

ترجمہ : حکایت۔فرغانی ہرسال حج کے لیے جاتے اورنیشاپور سے گزرتے ،اورابوعثمان الحیری کے پاس نہ جاتے۔فرغانی نے کہاایک مرتبہ میں ابوعثمان کے پاس گیااوران کوسلام کیا،انہوں نے میرے سلام کاجواب نہ دیا،میں نے دل میں کہامسلمان ان کے پاس آتا ہےاوران کوسلام کرتا ہے یہ جواب نہیں،دیتے توابوعثمان نے کہاان جیسا آدمی حج کرتا ہے،اوراپنی ماں کوچھوڑ دیتا ہے،اس کی خدمت نہیں کرتا۔فرغانی نے کہاتو میں فرغانہ لوٹ گیا، اوراپنی ماں کی خدمت کرنے لگا یہاں تک کہ وہ مرگئی۔

صلہ رحمی و نافرمانی کے بارے میں اقوال صالحین

۱۔عن اسحاق بن سعید قال:حدّثنی أبی قال: کنت عند ابن عباس،فأتاه رجل،فسأله:من أنت؟قال:فمت له برحم بعیدة،فألان له القولَ،فقال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:"اعرفوا أنسابکم تصلوا أرحامکم، فانه لا قربَ بالرحم اذا قطعت،وان کانت قریبة،ولا بُعْدَ بها اذا وُصلت وان کانت بعیدة.(شرح السنه)

ترجمہ :اسحاق بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا میں ابن عباس کے پاس تھا، ابن عباس کے پاس ایک آدمی آیا اس سے ابن عباس نے پوچھا تم کون ہو؟

۲۔عن عمر أنه قال:من أحب أن یصل أباه فی قبره،فلْیصل اخوان أبیه بعدَهُ.(شرح السنة)

ترجمہ : عمر سے بے شک انہوں نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ اپنے باپ سے قبر میں صلہ رحمی کرے، اس کے مرنے کے بعد اپنے باپ کے بھائیوں سے صلہ رحمی کرے۔

۳۔عن علی بن أبی طالب قال:احذروا دعاء الوالدین،فان فی دعائهما النماء والانجبار،أو الاستئصال والبوار.(التوابین للمقلس)

ترجمہ : علی بن طالب سے ہے، انہوں نے فرمایا والدین کی دعا سے بچو اس لیے کہ ان کی دعاؤں میں برکت اور ترقی ہے، اور استئصال اور بوار ہے۔

٤۔عن عطاء بن يسار عن ابن عباس رضى الله عنهما أنه أتاه رجل
فقال:انى خطبت امرأة فابت أن تنكحنى،وخطبها غيرى فأحبّت
أن تنكحه،فغرت عليها فقتلُها،فهل من توبة؟قال أمك حية؟قال: لا
قال:تب الى الله عز و جل،وتقرب اليه ما استطعت.فسألت ابن
عباس:لم سألته عن حياة أمه؟قال:انى لاأعلم عملا أقرب الى الله
عزّ و جل من برّ الوالدة.(التبصرة)

ترجمه : ازعطاءابن یسارازابن عباس کہ ان کے پاس ایک آدمی نے آکر کہا، میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا تھا، اس نے مجھ سے نکاح کرنے سے انکار کر دیا اور میرے علاوہ دوسرے نے نکاح کا پیغام دیا تو اس عورت نے اس سے نکاح کرنا منظور کرلیا۔ مجھے اس عورت پر غیرت آئی میں نے اس کو قتل کر دیا۔کیا میرے لیے توبہ ہے؟ابن عباس نے کہا، کیا تیری ماں زندہ ہے،اس نے جواب دیا۔نہیں وہ زندہ نہیں ہے۔ابن عباس نے کہا تو عزوجل کی طرف رجوع کر اللہ سے توبہ کر، جہاں تک ہو سکے اللہ سے قریب ہو جا۔ میں نے ابن عباس سے پوچھا تم نے اس کی ماں کی حیات کے بارے میں کیوں پوچھا۔انہوں نے کہا میں والدہ کے ساتھ حسن سلوک سے زیادہ اللہ کے قریب کرنے والا عمل کوئی اور نہیں جانتا۔

٥۔سُئِلَ ابن عباس رضى الله عنهما عن أصحاب الأعراف من هم
وما الأعراف؟فقال:أما الأعراف فهو جبل بين الجنة والنار،وانما

سمّيَ الأعراف لأنه مشرف على الجنة و النار،وعليه أشجار وثمار وأنهار وعيون،وأما الرجال الذين يكونون عليه،فهم رجال خرجوا الى الجهاد بغير رضا آبائهم وأمهاتهم فقتلوا فى الجهاد،فمنعهُمُ القتلُ فى سبيل الله عن دخول النار،ومنعهُم عقوق الوالدين عن دخول الجنة،فهم على الأعراف،حتى يقضى الله فيهم أمره.(الكبائر)

ترجمه : ابن عباس سے اصحاب اعراف کے بارے میں معلوم کیا گیا کون ہیں، اور اعراف کیا ہے، انہوں نے بتایا اعراف تو جنت اور دوزخ کے بیچ ایک بڑا پہاڑ ہے، اور اس کا نام اعراف اس لیے رکھا گیا کہ وہ جنت اور جہنم پر نگراں ہے، اور اس پر درخت، پھل، نہریں اور چشمیں ہیں، اور رہے وہ لوگ جو اس پر رہیں گے تو وہ وہ لوگ ہیں جو اپنے ماں باپ کی رضا کے بغیر جہاد کے لیے نکلے اور جہاد میں شہید ہو گئے، اللہ کی راہ میں شہادت نے ان کو جہنم میں داخل ہونے سے روک دیا، جنت میں داخل ہونے سے ان کو ماں باپ کی نافرمانی نے روک دیا، بس وہ اعراف پر ہیں یہاں تک کہ اللہ ان کے بارے میں اپنا حکم دے۔

٦۔سُئِلَ كَعب الأحبار عن عقوق الوالدين ما هو؟قال:هو اذاقسم عليه أبوه أوأمه لم يبر قسمهُما،وإذا أمراه.بأمرِ لم يطع أمرهما،واذا سألاه شيئا لم يعطهما،واذا ائتمناه خانهما.(الكبائر)

ترجمه : کعب احبار سے والدین کی نافرمانی کے بارے میں پوچھا گیا کیا

ہے وہ، توانہوں نے جواب دیا کہ جب اس کے باپ یاماں اس پر قسم کھالیں ان کی قسم کو پورا نہ کریں۔اور جب وہ کسی بات کا حکم دیں، ان کے حکم کو نہ مانے اور جب اس سے کچھ طلب کریں نہ دے، اور جب اس کے پاس وہ امانت رکھیں اس میں خیانت کرے۔

۷۔وقال أبو هريرة لرجل وهو يعظهُ في بر أبيه:لاتمشِ أمام أبيك، ولا تجلس قبلهُ،ولا تدعهُ باسمهِ.(شرح السنة.)

ترجمہ : ابوہریرہ نے ایک آدمی سے اس کے باپ کی خدمت کرنے کے سلسلہ میں نصیحت کرتے ہوئے کہا۔اپنے باپ کے آگے مت چل۔اس سے پہلے مت بیٹھ، اوراپنے باپ کا نام لیکر مت بلا۔

۸۔قال علي بن الحسين(زين العابدين)رضي الله عنه لبعض بنيه:يابني ان الله رضيني لك ولم يرضك لي،فأوصاك بي،ولم يوصني بك.عليك بالبر،فانه تحفة كبيرة.(علي زين العابدين للدكتور عبد الحليم محمود)

ترجمہ : امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بعض بیٹوں سے کہا، اے میرے بیٹے اللہ نے مجھے تیرے لیے راضی کر دیا، اور تجھے میرے لیے راضی نہیں کیا، اللہ نے تجھے میرے واسطے وصیت کی اور مجھے تیرے واسطہ وصیت نہیں کی، تجھ پر خدمت واجب ہے اس لیے کہ یہ بڑا تحفہ ہے۔

۹۔سئل الحسن:ما بر الوالدين؟قال:أن تبذل لهما ما

ملكت، وتطيعهما فيما أمراك، مالم يكن معصية، قيل: فما العقوق؟
قال: أنْ تهجرهما و تحرمهما، ثم قال: أمَا علمت أن نظرك فی وجوه
والديك عبادة، فكيف بالبر بهما. (شرح السنة)

ترجمہ : حسن بصری سے پوچھا گیا کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا ہے فرمایا جس کا تو مالک ہے ان پر خرچ کر، اور جس کا تجھے حکم دیں اس بات میں ان کی اطاعت کر۔ جب تک کہ وہ معصیت نہ ہو، پوچھا گیا نافرمانی کیا ہے جواب دیا تو ان کو چھوڑ دے اور ان کو محروم کر دے۔ پھر فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں تیرا اپنے والدین کے چہرے دیکھنا عبادت ہے، تو ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا کیسا ہے۔

۱۰۔ وقال عروة بن الزبير: مابر والده من سد الطرق اليه. (شرح السنة)

ترجمہ : عروہ ابن الزبیر نے فرمایا، اس نے اپنے والد کی خدمت نہ کی جس نے ان کے راستے بند کر دیئے۔

۱۱۔ وقال ابن محيريز: من مشى بين يدى أبيه فقد عقه، الا أن يميط له الأذى عن الطريق، وان كناه أو سماه باسمه، فقد عقه، الا أن يقول يا أبه. (شرح السنة)

ترجمہ : ابن محیریز نے فرمایا: جو شخص اپنے والد کے ساتھ چلا، بے شک اس نے والد کی نافرمانی کی مگر یہ کہ والد کے لیے راستہ سے تکلیف دینے والے چیز کو ہٹانے کے لیے آگے چلا ہو۔ اور اگر اپنے والد کو کنیت سے یا ان

کے نام سے پکارے تواس نے والد کی نافرمانی کی مگر یہ کہے ابا جان۔

١٢۔وقال طاووس:من النسة أن يوقّر أربعة:العالم،وذو الشيبة،والسلطان،والوالد،ومن الجفاء أن يدعو الرجل والده باسمه.(شرح السنة)

ترجمه : طاووس نے کہا۔یہ بات سنت سے ثابت ہے کہ چار کی تعظیم کی جائے۔عالم باعمل۔بادشاہ اسلام،اور والد،اور ظلم ہے کہ آدمی اپنے باپ کو ان کے نام سے پکارے۔

١٣۔لمامات أبو يزيد البسطامی رحمه الله تعالیٰ رآه بعض أصحابه فی المنام وهو يطير فی الجنان ويسبح الرحمن.فقال له:بم وصلت الی هذه المنزلة.قال:ببر الوالدين،والصبر علی الشدائد.(نزهة المجالس)

ترجمه : جب ابو یزید البسطامی کا انتقال ہوگیا (رحمۃ اللہ تعالیٰ) ان کے بعض اصحاب نے خواب میں دیکھا،وہ جنت میں اڑ رہے ہیں،اور رحمٰن کی تسبیح بیان کرر ہے ہیں،ان سے پوچھا کہ تم اس مرتبہ کو کیسے پہونچ گئے جواب دیا والدین کے ساتھ حسن سلوک سے اور سختیوں پر صبر۔

١٤۔قال سلام بن مسكين:سألت الحسن قلت:ياأبا سعيد،الرجل يأمر والديه بالمعروف،وينهاهما عن المنكر؟قال:يأمرهما ان قبلاه،وان كرها سكت عنهما.(شرح السنة)

ترجمہ : سلام بن مسکین نے کہا میں نے حسن سے پوچھا اے ابوسعید آدمی اپنے والدین کو بھلائی کا حکم دیتا ہے، اور ان کو برائی سے روکتا ہے؟ انہوں نے کہا ان کو امر بالمعروف کرے اگر وہ قبول کریں، اور ناپسند کریں خاموش ہو جائے۔

۱۵۔قال عبد العزیزبن أبی داود: اذا کان الرجل بارًا بأبویه فی حیاتهما، ثم لم یفِ بعد موتهما بنذورهما، ولم یقض دیونهما، کتب عند الله عاقاً، واذا کان لم یبرّهُما فی حیاتهما، ثم أوفی بنذورهما، وقضی دیونهما، کتب عند الله باراً. (شرح السنة)

ترجمہ : عبدالعزیز ابن ابوداود نے فرمایا، اگر آدمی اپنے والدین کی حیات میں تو ان کا فرمانبردار ہو، پھر ان کے مرنے کے بعد ان کی نذر پوری نہ کرے اور ان کے قرضے ادا نہ کرے، اللہ کے یہاں وہ عاق نافرمان لکھ دیا جاتا ہے، اور اگر اپنے والدین کی حیات میں تو ان کے ساتھ نیکی نہ کی تھی پھر ان کی نذروں کو پورا کر دیا، اور ان کے قرضوں کو ادا کر دیا اللہ کے یہاں اس کو فرمانبردار لکھ دیا جاتا ہے۔

۱٦۔عن کعب قال: والذی فلق البحر لبنی اسرائیل فی التوراة لمکتوب :یا ابن آدم اتق ربك وبر والدیك، وصل رحمك، امدلك فی عمرك، وأیسر لك یسرك، وأصرف عنك عُسرك. (حلیة الاؤلیاء)

ترجمہ : کعب احبار سے ہے، انہوں نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس

نے بنی اسرائیل کے لیے دریا کو چیر دیا تورات میں لکھا ہوا ہے۔اے ابن آدم اللہ سے ڈر اور اپنے والدین کے ساتھ نیکی کر، اور اپنوں سے صلہ رحمی کر، میں تیری عمر دراز کر دوں گا۔ اور تیرے لیے آسانیاں میسر کر دوں گا اور تجھ سے تیری سختیاں پھیر دوں گا۔

۱۷۔قال کعب:والذی نفسی بیده ان الله لیعجل حین العبد اذا کان عاقا لوالدیه فیعجله العذاب،وان الله لیزید فی عمر العبد اذا کان برا بوالدیه،لیزداد برا وخیرا.(حلیة الأولیاء)

ترجمہ : کعب احبار نے فرمایا: جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک اللہ تعالیٰ بندے کے وقت میں جلدی کرتا ہے، جب وہ اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے اس کو عذاب جلدی دیتا ہے، اور بے شک اللہ بندے کی عمر دراز فرماتا ہے جب وہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرتا ہے، تا کہ اس کی نیکی اور خیر زیادہ ہو۔

۱۸۔قال کعب:أجد فی کتاب الله أنه اذا دعاه فلم یُجبهُ فقد عقّهُ، واذا ألجأه أن یدعو علیه فقد عَقّه،واذا التمنه فخانهُ فقد عَقّه،واذا سأله مالا یقدر علیه فقد عقّه.(حلیة الأولیاء)

ترجمہ : کعب احبار نے فرمایا، میں کتاب اللہ میں پاتا ہوں جب اس کا والد بلائے اور وہ نہ آئے تو اس نے اپنے والد کی نافرمانی کی، اور جب ناچار اس پر بددعا کرے تو اس نے نافرمانی کی، اور جب اس کے پاس امانت رکھے

اور وہ خیانت کرے، تو اس نے والد کی نافرمانی کی اور جب اس سے مانگے جس پر باپ قادر نہیں (اور بیٹا نہ دے) تو اس نے نافرنی کی۔

۱۹۔عن عبد الله بن عمر قال:البر شئی هین؛وجه طلق،و کلام لین.

ترجمہ : عبداللہ بن عمر سے ہے، انہوں نے کہا حسن سلوک آسان چیز ہے، مسکراتا چہرہ اور نرم کلامی۔

۲۰۔روی عن أحد الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه أنه قال: ترك الدعاء للوالدين يضيق العيش على الولد.(تنبيه الغافلين)

ترجمہ : صحابہ میں سے کسی صحابی سے روایت ہے، انہوں نے کہا والدین کے لیے دعا نہ کرنا، بیٹے پر زندگی تنگ کر دیتا ہے۔

۲۱۔روی عن بعض التابعين رضی الله عنهم أنه قال:من دعا لأبويه فی كل يوم خمس مرات فقد أدی حقهما. لأن الله تعالیٰ قال:﴿أنِ اشكرلی ولوالديك الی المصيرُ﴾فشكر اللهِ تعالیٰ أن يصلی فی كل يوم خمس مرات. (تنبيه الغافلين)

و كذالك شكر الوالدين أن يدعو لهما فی كل يوم خمس مرات.

ترجمہ : تابعین میں سے کسی نے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا جس نے اپنے والدین کے لیے ہر دن پانچ مرتبہ دعا کی تو اس نے اپنے والدین کا حق ادا کر دیا۔ اس لیے کہ اللہ نے فرمایا۔ ان اشکر لی ولو الدك۔ اللہ کا شکر تو یہ ہے ہر دن اللہ کے لیے پانچ نمازیں پڑھے، اور ایسے ہی والدین کا شکر یہ ہے

کہ ہر دن ان کے لیے پانچ بار دعا کرے۔

۲۲۔فی الوصایا العشر التی نزلت علی موسیٰ علی جبل طور سیناء:أکرم أباك وأمك لیطول عُمُرکَ فی الأرض.(قصص الأنبیاء لابن کثیر)

ترجمہ : ان دس وصایا میں سے یہ ہے، جوموسیٰ علیہ السلام پر کوہ طور سیناء پر نازل ہوئے کہ اپنے ماں باپ کی تعظیم کرتا کہ تیری عمر زمین میں دراز ہو۔

۲۳۔قال مسعربن کِدام:مضاحکة الوالدین علی الأسرّةِ أفضلُ من مجاھدة السیوف فی سبیل الله تعالیٰ.(الطبقات الکبری لابن سعد)

ترجمہ :مسعر بن کدام نے فرمایا، راتوں میں والدین کو خوش کرنا اللہ کی راہ میں تلواروں سے جہاد کرنے سے افضل ہے۔

٢٤۔قال بشر الحافی:الولد یقرب من أمه بحیث یسمع أمه،أفضل من الذی یضرب بسیفه فی سبیل الله.والنظر الیھا أفضل من کل شیء.(التبصرة)

ترجمہ : بشر حافی نے فرمایا، بیٹا ماں سے قریب ہوتا ہے اس حیثیت سے کہ اپنی ماں کی باتیں سنتا ہے، یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اپنی تلوار لیکر اللہ کی راہ میں چلے۔اور ماں کے چہرہ میں نظر کرنا ہر چیز سے بہتر ہے۔

۲۵۔عن بشربن الحارث قال:سأل رجل عبد الله بن المبارك فقال: ان أمی لم تزل تقول تزوج،حتی تزوجت،فالآن قالت لی:طلقھا. فقال:ان کنتَ عملتَ عملَ البر کله،وبقی علیك ھذا فطلّقھا،وان

كُنتَ تطلقها و تأخذ الى مشاغبة أمك،فتضربها؛فلا تطلقها.(حلية الأولياء.)

ترجمہ : بشر بن حارث سے ہے،انہوں نے فرمایا ایک شخص نے عبداللہ بن مبارک سے اپنی کہانی بتاتے ہوئے پوچھا کہ میری ماں کہتی رہی شادی کر، جب میں نے شادی کرلی تو اب کہتی ہیں اس کو طلاق دے،اگر سارے کام بھلائی کے کرتا تھا اور یہ تجھ پر باقی ہے تو اسے طلاق دے دے اور اگر تو اس کو طلاق نہ دیگا اپنی ماں کے جھگڑے میں پڑے گا،تو تو اس کو ماریگا تو طلاق مت دے۔

٢٦۔قال أبو الربيع السائح لداود الطائی أوصنی قال: ان كانت لك ولدة فبرّها،وفرّ مِنَ الناسِ كما تفِرُّمن الأسد،غيرَ تارِكٍ لحماعتهم.
(حلية الأولياء)

ترجمہ : ابوالربیع السائح نے داود طائی سے عرض کیا، مجھے وصیت کرو، انہوں نے فرمایا اگر تیری ماں ہے تو اس کی خدمت کر،اور لوگوں سے ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے،ان کی جماعت کو چھوڑنے والا نہ ہو۔

٢٧۔طلب رجل من بشر بن الحارث أن يدعو لابنه

فقال:دعاؤك له أبلغ.دعاء الوالد لولدهِ كَدُعاءِ النبى لأمته. (نفسه)

ترجمہ : ایک شخص نے بشر بن الحارث سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کے بیٹے کے لیے دعا کریں۔تو انہوں نے کہا کہ تمہاری دعا زیادہ کارگر ہے،والد کی دعا

اپنے بیٹے کے لیے ایسی ہے جیسی نبی کی دعا امت کے لیے۔

۲۸۔من بِرّ الابن بأبیہ،أن یکرہ ما کرہ أبوہ،وان کان لہ محبا، ویحب ما أحَبَّ أبوہ،وان کان لہ کارھا من قبل،بید أن ذلك ان کان الأب علی بصیرۃ،فان لم یکن کذالك استحب لہ فراقھا لارضائہ۔ ولم یحب علیہ کما یحب فی الحالۃ الأولی۔فان طاعۃ الأب فی الحق من طاعۃ اللہ،وبرہ من برِّہٖ.(شرح صحیح الترمذی لابن العربی)

ترجمہ : بیٹے کا حسن سلوک باپ کے ساتھ یہ ہے کہ جس کو باپ ناپسند کرے اس کو بیٹا ناپسند کرے،اگرچہ بیٹے کو وہ پسند ہو اور بیٹا اس کو پسند کرے جس کو باپ پسند کرے،اگر پہلے سے بیٹا اس کو ناپسند کرتا ہو۔مگر یہ سب تب ہے اگر باپ صاحب بصیرت ہو،اور اگر باپ صاحب بصیرت نہ ہو تو باپ کے ناپسند کردہ کو چھوڑنا باپ کو راضی کرنے کے لیے مستحب ہے۔اور یہ واجب نہیں جیسا کہ پہلی حالت میں ہے،اس لیے کہ حق معاملہ میں باپ کی طاعت اللہ کی طاعت سے ہے،اور اس کی فرمابرداری اللہ کی فرماں برداری ہے۔

۲۹۔عن فرقد السبخی قال: قرأت فی بعض الکتب أنہ لا ینبغی للولد أن یتکلم اذا شھد والدیہ،الا باذنھما،ولا یمشی بین یدیھما ولا عن یمینھما ولا عن شمالھما،الا أنْ یدعواہ فیجیبھما،ولکن یمشی خلفھما کما یمشی العبد خلف مولاہ.(تنبیہ الغافلین)

ترجمہ : فرقد السبخی سے روایت ہے،انہوں نے فرمایا میں نے کسی کتاب

میں پڑھا ہے بیٹا جب والدین کے سامنے آئے تو اس کو ان کی اجازت کے بغیر بات کرنا مناسب نہیں ہے، اور نہ ان کے آگے چلے، نہ دائیں، نہ بائیں چلے۔ مگر یہ کہ وہ اس کو بلائیں تو فوراً حاضر ہو۔ لیکن ان کے پیچھے چلے جیسا کہ غلام اپنے آقا کے پیچھے چلتا ہے۔

۳۰۔وروی هشام بن عروة عن أبيه قال:مكتوب في الحكمة، ملعون من لعن أباه،ملعون من لعن أمه،ملعون من صد عن السبيل ،أو أضل الأعمى عن الطريق،ملعون من ذبح بغير اسم الله،ملعون من غير تخوم الأرض،يعني الحد الذي بين أرضه وأرض غيره،ويقال:يعني علامات الحرم.ومعنى قوله لعن أباه ولعن أمه:يعني عمل عملا يلعن به أبواه،فيصير كأنه هو الذي لعنهما.(تنبيه الغافلين)

ترجمہ : ہشام بن عروہ نے اپنے باپ عروہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا حکمت میں لکھا ہوا ہے، وہ شخص ملعون ہے جس نے اپنے باپ کو لعنت کی وہ بھی ملعون ہے، جس نے اپنی ماں کو لعنت کی، وہ بھی ملعون ہے جس نے راستہ سے روک دیا، یا نابینا کو راستہ سے بھٹکا دیا ملعون ہے وہ جس نے اللہ کے نام کے بغیر ذبح کیا، ملعون ہے وہ جس نے زمین کی سرحدوں کو بدل دیا یعنی وہ حد جو اس کی اور دوسرے کی زمین کے درمیان ہے، اور یہ بھی کہا گیا کہ حرم شریف کی علامات کو بدل دیا، ماں باپ کے لعنت کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ایسا عمل کیا جس سے اس کے والدین لعنت کریں۔ تو وہ گویا

ایسے ہی ہو گیا جیسے کہ اس نے خود ان کو لعنت کی۔

۳۱۔قال الامام السّمرقنديؒ:ثلاث آيات نزلت مقرونة بثلاث،لا يقبل الله واحدة منهن بغير قرينتها،أولها قوله تعالىٰ:﴿واقيموا الصلاة و اتوا الزكاة﴾فمن صلى ولم يؤدّ الزكاة لم تقبل منه الصلاة.والثانى قوله تعالىٰ:﴿واطيعوا واطيعوا الرسولَ﴾فمن أطاع الله ولم يطع الرسول لم يقبل منه.والثالث قوله تعالىٰ:﴿أن اشكرلى ولوالديكَ﴾فمن شكر الله ولم يشكر لوالديه،لم يقبل منه.(تنبيه الغافلين)

ترجمہ : امام سمرقندی نے فرمایا: تین آیات ہیں جو تین کے ساتھ نازل ہوئیں، اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک کو اس کی جوڑی کے بغیر قبول نہیں کریگا، ان میں سے پہلا اللہ کا قول۔ اقیموا الصلاة واتوا الزكوة۔ جس نے نماز پڑھی اور زکوۃ نہ دی، اللہ اس کی نماز کو قبول نہ فرمائے گا۔ دوسری آیت اللہ کا قول واطيعوا الله و اطيعوا الرسول.

جس نے اللہ کی اطاعت کی اور رسول کی اطاعت نہ کی، اس کی بھی قبول نہ کی جائے گی، اور تیسری اللہ کا قول ان اشكرلى ولوالديك جس نے شکر ادا کیا اور اپنے والدین کا شکر ادا نہ کیا اس سے بھی قبول نہ کیا جائیگا۔

۳۲۔عن ميمون بن مهر ان قال:ثلاث المؤمن والكافر فيهن سواء، الأمانة تؤديها الى من ائتمنك عليها من مسلم و كافر،وبر الوالدين؛

قال الله تعالیٰ ﴿وان جاهداك علی أن تشرك بی مالیس لك به علم فلا تطعهما﴾ والعهد تفی به لمن عاهدت من مسلم أو کافر.

ترجمہ : میمون بن مہران سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا تین چیزیں ہیں جس میں مومن کافر سب برابر ہیں۔(۱) امانت ہے جس نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے، اس کو اس کی امانت دے دو، عام ازیں کہ مسلمان ہو یا کافر۔ (۲) والدین کے ساتھ حسن سلوک۔ وان جاهداك (۳) عہد۔ عہد پورا کرو جس سے بھی تم نے کیا مسلم ہو یا کافر ہو۔

۳۳۔قال الامام الذهبی: ترید أن تدخل الجنة بزعمك، وهی تحت أقدام امّك؟ (الکبائر)

ترجمہ : امام ذہبی نے فرمایا: تم چاہتے ہو کہ جنت میں اپنے خیال سے داخل ہو جاؤ، حالانکہ وہ تو ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

امم سابقہ میں فرمانبرداری و نافرمان کے واقعات

۱۔ابراهیم الخلیل وولده اسماعیل علیهما السلام

من حدیث البخاری الطویل فی قصة ابراهیم علیه السلام لما امرَ ان یأخذ زوجته وابنه اسماعیل ویترکهم بوادٍ غیر ذی زرع بمکة ویرجع، ثم فجر الله تحت أقدام اسماعیل الرضیع بئرَ زمزم، ثم عَمُرَ الوادی بالناس. یقول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: "وشب الغلام۔أی اسماعیل وتعلم العربیة منهم وأنفسهم (☆ کثرت

رغبتهم فيه). وأعجبهم حين شب،فلما أدرك زوجوه امرأة منهم.
وماتت أم اسماعيل،فجاء ابراهيم بعدما تزوج اسماعيل يطالع
تركته(☆☆☆أي ينفقد ماتركه)فلم يجد اسماعيل،فسأل امرأته عنه
فقالت:خرج يبتغي لنا۔وفي رواية:يصيدلنا۔ثم سألهاعن عيشهم
وهيئتهم،فقالت:نحن بشر،نحن في ضيق وشدة،وشكت
اليه.قال:فاذا جاء زوجك أقرئي عليه السلام،وقولي له يغير عتبة
بابه، فلما جاء اسماعيل كأنه آنس شيئا فقال:هل جاء كم من
أحد؟قالت:نعم،جاء نا شيخ كذا و كذا،فسألنا عنك، فأخبرته أنا
في جهد وشدة،قال:فهل أوصاك بشيء؟قالت:نعم أمرني أن أقرأ
عليك السلام.ويقول غير عتبة بابك.قال:ذاك أبي وقد أمرني أن
أفارقكِ،الحقي بأهلك،فطلقها،وتزوج منهم أخرى....(١۔رياض
الصالحين.باب المأثورات والملح.)

ترجمه : بخاری کی طویل حدیث ہے حضرت ابراہیم کے واقعہ میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم کو حکم ہوا کہ وہ اپنی بیوی اور اپنے بیٹے کو مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ آئے، پھر ہم نے دودھ پیتے اسماعیل کی پیروں کے نیچے زم زم کا کنواں نکال دیا۔اس کے بعد وادی لوگوں سے آباد ہوگئی۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اور بچہ جوان ہو گیا یعنی اسماعیل علیہ السلام جوان ہو گئے ،اور ان لوگوں سے اسماعیل علیہ السلام نے

عربی سیکھی اور ان لوگوں کی رغبت وچاہت حضرت اسماعیل میں بہت زیادہ ہو گئی، اور ان کو بہت پسند آئے جس وقت اسماعیل جوان ہو گئے، ان لوگوں نے اپنے میں ہی سے ایک عورت سے ان کی شادی کر دی، اور اسماعیل علیہ السلام کی والدہ وفات پا چکی تھیں، حضرت ابراہیم اسماعیل کے شادی کرنے کے بعد آئے اپنے چھوڑے ہوئے کو تلاش کرتے تھے تو اسماعیل کو نہ پایا، ان کے بارے میں ان کی بیوی سے معلوم کیا تو اس نے جواب دیا ہمارے خوردو نوش کے لیے باہر گئے ہیں، ایک روایت میں ہے ہمارے لیے شکار کرنے گئے ہیں۔ پھر اس سے ان کی زندگی اور حالت کے بارے میں پوچھا تو اس نے جوا ب دیا۔ ہم مصیبت میں ہیں، ہم تنگی اور سختی میں ہیں۔ اور حضرت ابراہیم سے اس نے شکایت کی۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جب تمہارے شوہر آجائیں اس کو میرا سلام کہنا، اور اس دن سے کہنا، کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدل لیں۔ جب اسماعیل آئے گویا کہ ان کو کوئی چیز دیکھائی دی، پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا اس نے جواب دیا ہاں۔ ایک بزرگ اس اس صفت کے تھے، ایسے ایسے ایک بزرگ تھے۔ انہوں نے تمہارے بارے میں پوچھا تو ہم نے ان کو بتایا کہ ہم مشقت و تنگدستی میں ہیں، اسماعیل علیہ السلام نے پوچھا کیا انہوں نے تجھے کوئی وصیت کی ہے، اس عورت نے جواب دیا ہاں۔ مجھے حکم دیا کہ میں تم سے انکا سلام کہوں، اور وہ کہتے تھے کہ تم اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدل لینا۔ اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا وہ میرے باپ۔ تھے، اور مجھے حکم دے

گئے کہ میں تم کو جدا کر دوں، جاؤ اپنے گھر والوں سے مل جاؤ۔ اس کو طلاق دے دی، اوران میں سے ہی دوسری عورت سے شادی کر لی۔

۲۔یعقوب بن اسحاق علیہما السلام

وذكر أهل الكتاب أن اسحاق لما تزوج (رفقا)بنت بتوابيل في حياة أبيه، كان عمره أربعين سنة،وأنها كانت عاقراً، فدعا الله لها فحملت،فولدت غلامين توأمين:أولهما اسمه(عيصو) وهو الذي تسميه العرب(العيص)وهو والد الروم. والثاني(يعقوب)وهو اسرائيل الذي ينتسب اليه بنو اسرائيل.(قصص الأنبياء لابن كثير.)

قالوا:وكان اسحاق يحب عيصو أكثر من يعقوب؛لأنه بكر.وكانت أمهما(رفقا)تحب يعقوب أكثر،لأنه الأصغر.

قالوا:فلما كبر اسحاق وضعف بصره،اشتهى على ابنه العيص طعاما،وأمره أن يذهب فيصطادله صيدا ويطبخه له؛ليبارك عليه ويدعوله.وكان العيص صاحب صيد، فذهب يبتغي ذلك،فأمرت(رفقا)ابنها يعقوب أن يذبح جديين من خيار غنمه،ويصنع منهما طعاماً كما اشتهاه أبوه،ويأتي اليه قبل أخيه ليدعوله،فقامت فألبسته ثياب أخيه،وجعلت على ذراعيه وعنقه من جلد الجديين؛لأن العيص كان أشعر الجسد،ويعقوب ليس كذالك.فلما جاء به وقرّبهُ اليه قال:من أنت؟قال:ولدك:فضمّهُ اليه

وجسّه وجعل يقول: أما الصوت فصوت يعقوب،وأما الجس والثياب فالعيص.فلما أكل وفرغ،دعاله أن يكون أكبر أخوته قدراً، وكلمته عليهم وعلى الشعوب بعده،وأن يكثر رزقه وولده.

فلما خرج من عنده جاء أخوه العيص بما أمره به والده فقرّبهُ اليه،فقال: ماهذا يابني؟قال:هذا الطعام الذى اشتهيته،فقال:أما جئتنى به قبل الساعة واكلت منه ودعوت لك؟ فقال:لاوالله.وعرف أن أخاه قد سبقه الى ذلك،فوجد فى نفسه عليه وجدا كثيرا.وذكروا أنه تواعده بالقتل اذا مات أبوهما،وسأل أباه فدعاله بدعوات أخرى،وأن يجعل لذريته غليظ الأرض،وأن يكثر أرزاقهم وثمارهم.

فلما سمعت أمهما ما يتواعدبه العيصُ أخاه يعقوب،أمرت ابنها يعقوب أن يذهب الى أخيها(لابان)الذى بأرض حران،وأن يكون عنده الى حين يسكن غضب أخيه،وأن يتزوج من بناته.وقالت لزوجها اسحاق أن يأمره بذلك،ويوصيه ويدعوله، ففعل.(قصص الأنبياء لابن كثير)

ترجمہ : اہل کتاب نے ذکر کیا ہے کہ جب اسحاق علیہ السلام نے رفقا بنت بتوائیل سے اپنے والد کی حیات میں شادی کر لی ، اسحاق علیہ السلام کی عمر چالیس سال تھی، اور وہ رفقا بانجھ تھیں تو اسحاق علیہ السلام نے ان کے لیے

اللہ سے دعا کی وہ حمل سے ہو گئیں، تو انہوں نے دو جڑواں بچے جنے، ان میں سے بڑے کا نام عیص ہے اور عرب ان ہی کو عیص کہتے ہیں، اور یہ روم کے والد ہیں اور دوسرے یعقوب ہیں اور ان کا نام اسرائیل ہے، جن کی طرف، بنو اسرائیل منسوب ہیں۔ کہتے ہیں کہ اسحاق علیہ السلام یعقوب علیہ السلام سے زیادہ عیص سے محبت کرتے تھے، اس لیے کہ یہ پہلے تھے اور ان کی ماں رفقا یعقوب کو زیادہ چاہتی تھی، اس لیے کہ وہ چھوٹے تھے۔

کہتے ہیں کہ جب اسحاق بوڑھے ہو گئے اور نظر کمزور ہو گئی تو اسحاق علیہ السلام نے اپنے بیٹے عیص پر کھانے کی خواہش ظاہر کی، اور اس کو حکم دیا جا کر ان کے لیے ایک شکار کر کے لائے، اور شکار ان کے لیے پکائے تا کہ وہ اس کے لیے برکت کی دعا دیں۔ اور اس کے لیے دعا کریں اور عیص شکاری تھے وہ شکار کی تلاش میں چلے گئے، رفقا نے اپنے بیٹے کو حکم دیا اپنی بہترین بکریوں میں دو بچہ ذبح کرے، اور ان دونوں کا ایسا کھانا پکائے جیسا ان کا باپ چاہتا اور اپنے بھائی سے پہلے کھانا باپ کے پاس لے آئے تا کہ وہ اس کے لئے دعا کر دیں۔ ماں کھڑی ہوئیں اور ان کو بھائی کے کپڑے پہنا دیئے اور ماں نے یعقوب کے ہاتھوں اور گردن پر بکری کے بچہ کی کھال ڈالدی۔ اس لیے کہ عیص کے جسم پر بال زیادہ تھے، اور یعقوب بال والے نہ تھے۔ جب وہ ان کے پاس آیا اور انہوں نے اس کو اپنے نہایت قریب کر لیا فرمایا تو کون ہے؟ کہا میں تمہارا بیٹا۔ اسحاق علیہ السلام نے یعقوب کو اپنے

سے چمٹا لیا اور ہاتھ سے ٹٹولا تو فرمانے لگے یہ آواز یعقوب کی آواز ہے،
حرکت اور کپڑے سے عیص ہے، جب کھا کر فارغ ہو گے، تو ان کو دعا دی کہ
اپنے بھائیوں میں قدر و منزلت میں سر بلند رہو، اور ان پر اور خاندان والوں پر
ان کے بعد بھی ان کی عزت اعلیٰ رہے۔ ان کے رزق میں اور اولاد میں
کثرت رہے۔ جوں ہی یعقوب اپنے باپ کے پاس سے نکلے ان کا بھائی
عیص وہ لیکر آ گیا، جس کا ان کے والد نے حکم کیا تھا تو باپ نے بیٹے کو اپنے
سے قریب کیا، پوچھا اے میرے بیٹے یہ کیا ہے، اس نے جواب دیا یہ وہ کھانا
ہے جس کی آپ نے خواہش کی تھی۔ باپ نے کہا لیکن ابھی ابھی جو لائے
تھے وہ کیا تھا، حالانکہ میں نے کھا لیا اور تمہارے لئے دعا بھی کر دی، اس نے
کہا۔ قسم خدا کی نہیں۔ اور سمجھ گیا کہ اس کا بھائی اس طرف پہل کر گیا، اپنے
دل میں اس پر بہت غضبناک ہوا، اور اس کا ذکر بھی کیا گیا ہے کہ یعقوب کو قتل
کرنے کی دھمکی بھی دے دی، جب ان کا باپ مر جائے گا اس کو قتل کر دوں
گا۔ اور عیص نے اپنے باپ سے گزارش کی باپ نے اس کو دوسری دعائیں
دے دی، اور یہ کہ اللہ اس کی ذریت آل و اولاد کے واسطہ زمین کو زرخیز بنا
دے، اور ان کے رزق اور پھلوں میں بہت زیادہ برکت عطا فرمائے۔ جب
ان کی ماں نے سنا کہ عیص اپنے بھائی یعقوب کو دھمکی دے رہا ہے تو ماں نے
اپنے بیٹے یعقوب کو اپنے بھائی لابان کے پاس بال والے نہ تھے چلے جانے
کا حکم دیا، جو حران کی سرزمین میں رہتا تھا، اور وہ لابان کے پاس اس وقت

تک رہے جب تک عیص کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔اور لابان کی بیٹی سے شادی کر لے اور اپنے شوہر اسحاق سے عرض، کیا اس کو جانے کا حکم دیں، اور اسکو وصیت کریں اور اس کو دعا دیں۔:

بنی اسرائیل کی گائے

انـه كان فى اسرائيل رجل غنى وله ابن عم فقير لا وراث له سواه،فلما طال عليه موته قتله ليرثهُ وحمله الى قرية أخرى فألقاه بفنا ئها،ثم أصبح يطلب ثاره وجاء بناس الى موسى عليه السلام . قال الكلبى:وذلك قبل نزول القسامة فى التوراة۔فسألوا موسى إن يدعو الله ليبين لهم بدعائه أمر القتيل فأمرهم بذبح بقرة قائلا لهم:﴿ان الله يأمُرُكُمُ أن تذبحوا بقرة قالوا أتتخذُنا هزوا﴾۔أى أتستهزئ بنا و نحن نسألك عن أمر القتيل وتأمرنا بذبح البقرة۔فقال: موسى:﴿أعوذ بالله أن اكون من الجاهلين﴾أى من المستهزئين بالمؤمنين وقيل:من الجاهلين بالجواب لا على وفق السؤال.فلما علم الناس أنَّ ذبحَ البقرة عزمٌ من الله تعالىٰ استوصفوه. وكان تحته حكمة عظيمة..وذلك لأنه كان فى بنى اسرائيل رجل صالح له ابن طفل،وله عجلة أتى بها الى غيضة وقال: اللهم انى استودعتك هذه العجلة لابنى حتى يكبر.ومات الرجل فصارت العجلة فى الغيضة أعواما وكانت تهرب من كل من رآها،فلما كبر

الابن كان بارا بوالدته،وكان يقسم الليل ثلاثة أثلاث:يصلى ثلثا،وينام ثلثا،ويجلس عند رأس أمه ثلثاً،فاذا أصبح،انطلق فاحتطب على ظهره،فيأتى السوق فيبيعه بما شاء الله،ثم يتصدق بثلثه،ويأكل بثلثه، ويعطى والدته ثلثه.فقالت له أمه يوما:ان أباك ورثك عجلة استودعها الله فى غيضة كذا،فأنطلق فادعُ اله ابراهيم واسماعيل واسحاق أن يردها عليك..وعلامتها أنك اذا نظرت اليها تخيل لك أن شعاع الشمس يخرج من جلدها ـوكانت تسمى المذهبة لحسنها وصفرتها ـفأتى الغيضة فراها ترعى فصاح بها وقال:أعزم عليك باله ابراهيم واسماعيل واسحاق ويعقوب.فأقبلت تسعى حتى قامت بين يديه فقبض على عنقها يقودها،فتكلمت البقرةُ باذن الله تعالىٰ وقالت:أيها الفتى البار بوالدته اركبنى،فان ذلك أهون عليك.فقال الفتى ان أمى لم تأمرنى بذلك،ولكن قالت خذ بعنقها.فقالت البقرة:باله بنى اسرائيل لو ركبتنى ماكنت تقدر علىّ أبدا،فانطلق،فانك لوأمرت الجبل أن ينقلع من أصله وينطلق معك لفعل،لبرك بأمّكَ،فسار الفتى الى أمه.

فقالت له أمه:انك فقير:لامال لك:ويشق عليك الاحتطاب بالنهار والقيام بالليل،فانطلق فبع هذه البقرة،قال:بكم أبيعها؟قالت بثلاثةدنانير،ولا تبع بغير مشورتى.وكان ثمن البقرة ثلاثة دنانير

فانطلق بها الى السوق،فبعث الله ملكا ليرى خلقه وقدرته،ليختبر الفتى،وكيف برّهُ بأمه.وكان الله به خبيراً،فقال الملك:بكم تبيع هذه البقره ؟قال بثلاثة دنانير،وأشترطُ عليكَ رضا والدتي:فقال الملكُ:لك ستة دنانير،ولا تستأمر والدتك.فقال الفتى:لو أعطيتني وزنها ذهباً،لم آخذه الا برضا أمي فردَّها الى أمه،وأخبرها بالثمن.

فقالت له:ارجع فبعها بستة دنانير على رضا مني،فانطلق بها الى السوق،وأتى الملكَ فقال:استأمرت أمك؟ فقال الفتى:انها امرتني أن لا أنقصها عن ستة دنانير على أن استأمرها.فقال الملك:فاني أعطيك اثنى عشر ديناراً.فأبى الفتى ورجع الى أمه.وأخبرها بذلك،فقالت:ان الذي يأتيك ملكٌ في صورة آدميّ ليختبرك،فاذا أتاك فقُلْ له:أتأمرنا أن نبيع هذه البقرة أم لا؟

فَفَعَلَ.فقال الملك:اذهب الى أمك وقل لها:أمسكِي هذه البقرة، فان موسى بن عمران سيشتريها منكم لقتيل يقتل من بني اسرائيل، فلا تبيعوها الا بملء مسكها دنانير.فأمسكوها.وقدَّرَ الله على بني اسرائيل ذبح تلك البقرة بعينها،فما زالوا يستوصفون،حتى وصف لهم تلك البقرة مكافأة له على بِرِّهِ بوالدته،فضلاً ورحمة،فاشتروها بملء مسكها ذهباً،فذبحوها وضربوا القتيل ببعض منها،كما أمر الله تعالى، فقام القتيل حيا باذن الله تعالى وأوداجهُ تشخب دماً

وقال قتلني فلان،ثم سقط ومات مكانه؛فَحُرِمَ قاتلهُ الميراثَ.(من وصايا الرسول للعفيفي)

ترجمہ: بنی اسرائیل میں ایک بہت مالدار آدمی تھا،اور اس کا ایک چچازاد بھائی تھا جو فقیر تھا،اس مالدار کا اس کے علاوہ کوئی وارث نہ تھا، جب فقیر پر مالدار کی موت لمبی ہوگئی فقیر نے مالدار کو قتل کر دیا تا کہ اس کا وارث بن جائے مردہ کو اٹھا کر دوسرے گاؤں کے قریب پھینک دیا، پھر اس کا خون بہا مانگنے لگا اور کچھ لوگوں کو موسیٰ علیہ السلام کے پاس لیکر آ گیا، کلبی نے کہا یہ واقعہ تورات میں قسامت کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔انہوں نے موسی علیہ السلام سے عرض کیا اللہ سے دعا کریں کہ ان کے دعا سے مقتول کا معاملہ ان پر ظاہر ہو جائے۔موسیٰ علیہ السلام نے ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیا، یہ کہتے ہوئے ان اللـــه یــأ مر کم ۔بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو۔انہوں نے کہا کیا تم ہم سے مذاق ٹھٹا کرتے ہو حالانکہ ہم تو تم سے مقتول کے معاملہ میں پوچھ رہے ہیں،اور تم ہمیں گائے ذبح کرنے کا حکم دے رہے ہو۔موسی علیہ السلام نے کہا اعوذ بالله ان اکون من الجاهلین۔ اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔مومنین کے ساتھ ٹھٹا کرنے والو میں سے ہو جاؤں، جاہلین سے جواب ہے سوال کے موافق نہیں۔جب لوگوں کو یقین ہو گیا کہ گائے ذبح کرنا اللہ کی طرف سے پکا ہے تو انہوں نے گائے کی صفت معلوم کی،اور اس کے تحت ایک بہت بڑی حکمت تھی وہ یہ کہ نبی اسرائیل میں

ایک نیک شخص تھا، اس کا ایک چھوٹا بیٹا تھا اور ایک بچھیا تھی جس کو وہ جنگل لے گیا، اور کہا اے اللہ اس گائے کو میں اپنے بیٹے کے لیے تیری امانت میں رکھتا ہوں، یہاں تک کہ میرا بیٹا بڑا ہو جائے، اور اس شخص کا انتقال ہو گیا، گائے چند سال جنگل میں رہی اور جو بھی اس کو دیکھتا تھا اس سے بھاگتی تھی جب بیٹا بڑا ہو گیا اپنی ماں کا فرمانبردار تھا رات کے تین حصہ کرتا تھا، ایک تہائی رات نماز پڑھتا تھا، اور ایک تہائی رات سوتا، اور ایک تہائی رات اپنی ماں کے سرہانے بیٹھتا جب صبح کرتا۔ (جنگل) چلا جاتا۔ اپنی کمر پر لکڑی جمع کر کے لاتا بازار آتا، لکڑی بیچتا۔ جتنے میں چاہتا۔ پھر اس پیسے کا ایک تہائی صدقہ کرتا۔ ایک تہائی کا کھانا، اور ایک تہائی ماں کو دے دیتا۔

ایک دن اس کی ماں نے کہا کہ تیرے باپ نے تجھے ایک گائے کا وارث بنایا ہے، فلاں جنگل میں اس کو اللہ کی امانت میں دے دیا ہے۔ جا۔ ابرہیم، اسماعیل، اسحاق، کے رب سے دعا کر کہ اس کو تیرے پاس لوٹا دے، اس کا نشان یہ ہے جب تو دور سے دیکھے گا تو تجھے لگے کہ سورج کی شعاع اس کی کھال سے نکل رہی ہے، اس گائے کے حسین اور پیلے ہونے کی وجہ سے اس کا نام سونا رکھ دیا گیا تھا۔ وہ لڑکا جنگل میں آیا اس کو دیکھا، وہ چر رہی ہے تو چیخا اور کہا میں تیرا ارادہ رکھتا ہوں، ابراہیم و اسماعیل و اسحاق اور یعقوب کے واسطے سے وہ دوڑتی ہوئی آئی، اور اس کے سامنے کھڑی ہو گئی وہ اس کے کان پکڑ کر اس کو لے چلا، اللہ کے اذن سے گائے نے بات کی اور کہا

کہا مجھے فلاں نے قتل کیا ہے، پھر مقتول گر گیا اور اسی جگہ مر گیا، مقتول کے قاتل کو میراث سے محروم کردیا گیا۔

٤۔رفیق موسیٰ علیه السلام فی الجنة

سأل موسیٰ علیه السلام ربه أن یریهُ رفیقه فی الجنة،فقال الله تعالیٰ :اذهب الی بلد کذا،تجد رجلا قصاباً،فهو رفیقك فی الجنة،فلما رآه موسی فی حانوته وعنده زَنبیل،فقال الشاب:یا جمیل الوجه،هل لك أن تکون فی ضیافتی ،قال موسی:نعم.فانطلق معه الی منزله،فوضع الطعام بین یدیه،فکلما أکل لقمة وضع فی الزنبیل لقمتین.فبینما هو کذالك اذ بالباب یطرق،فوثب الشاب وترك الزنبیل فنظر موسی فیه واذا بشیخ وعجوز قد کبرا حتی صارا کالفرخ الذی لا ریشَ له،فلما نظر الی موسیٰ، تبسّما وشهداله بالرسالة،ثم ماتا،فلما دخل الشاب ونظر الی الزنبیل قبل ید موسی ،وقال أنت موسی رسول الله.قال ومن أعلمك بذلك.قال:هذان اللذان کانا فی الزنبیل أبوای،قد کبرا،فحملتهما فی الزنبیل خوفا علیهما وکنت لا اکل ولا أشرب الا بعدهما.وکانا یسألان الله تعالیٰ کل یوم أن لا یقبضهما حتی ینظر الی موسی،فلما رأیتهما ماتا،علمت أنكَ موسی رسول الله.فقال له:أبشر:فانك رفیقی فی الجنة.قال له موسی:رأیت أمّك

تُحَرِّكُ شفتيها، فقال: كانت اذا شبعت تقول: اللهم اجعلهُ جليس موسیٰ فی الجنة۔ (نزهة المجالس للثعالبی عن المنتظم لابن الجوزی)

ترجمہ : موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کیا کہ جنت میں ان کے ساتھی کو انہیں دکھادے، تو اللہ نے فرمایا: اس شہر میں چلے جاؤ ایک قصاب تمہیں ملیگا وہی تمہارا جنت میں ساتھی ہے، جب موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اس کے مکان میں دیکھا اور اس کے پاس ایک زنبیل ہے، نوجوان نے موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا، اے حسین وجمیل شخص کیا تم ہمارے یہاں مہمان بن سکتے ہو موسی علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ موسی علیہ السلام اس کے ساتھ اس کے گھر چلے گئے، اس نے موسی علیہ السلام کے سامنے کھانا رکھ دیا وہ شخص جب ایک لقمہ خود کھاتا تو دو لقمہ زنبیل میں رکھدیتا، کھانا کھا ہی رہے تھے کہ دروازے پر کھٹکا ہوا نوجوان دروازے کی طرف جھپٹا اور زنبیل کو چھوڑ دیا، موسیٰ علیہ السلام نے زنبیل میں نظر ڈالی تو دیکھا اس میں ایک بوڑھا اور ایک بوڑھیا ہے، دونوں اس قدر بوڑھے ہو گئے گویا کہ وہ دونوں اس چوزہ کی طرح ہو گئے جس پر کوئی بال نہیں ہوتا، جب انہوں نے موسی کو دیکھا مسکرائے اور دونوں نے موسی علیہ السلام کی شہادت دی پھر مر گئے، جب جوان آیا اور زنبیل کی طرف دیکھا موسی کے ہاتھ چومے اور عرض کیا تم اللہ کے رسول موسیٰ ہو۔ موسیٰ نے کہا: تمہیں یہ کس نے بتایا کہ میں موسی ہوں یہ دونوں جو زنبیل میں تھے دونوں نہایت بوڑھے ہو گئے ان پر خوف کھاتے ہوئے ان کو زنبیل میں

اٹھاتا تھا۔ میں ان کے بعد ہی کھاتا پیتا تھا۔ اور یہ دونوں ہر روز اللہ سے یہ دعا مانگتے کہ ان کی روح قبض کرنا یہاں تک کہ یہ موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ لیں، جب میں نے دیکھا دونوں مر چکے ہیں تو میں نے یقین کر لیا تم ہی اللہ کے رسول موسیٰ ہو۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو کہ تم جنت میں میرے ساتھی ہو، اس شخص سے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں نے تیری ماں کو دونوں ہونٹ ہلاتے دیکھا۔ موسیٰ سے کہا جب وہ شکم سیر ہوتی تو کہتی تھی اے اللہ اس کو جنت میں موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی بنادے۔

۵۔ رجل فی زمن موسیٰ علیہ السلام

لما خرج موسی علیه السلام من انطاکية يريد الشام، تعبَ، فأوحى الله تعالىٰ اليه أن ائتِ الى سفحِ جبل فيه عبدلی، فاسألهُ شيئاً تركبهُ، فوجده يصلی، فلما فرغ قال: ياعبد الله أريدُ شيئا أركبهُ، فنظر الى السماء، واذا بسحابة سائرة، فقال: أيتها السحابة أنزلی و احمليی هذا العبدَ حيثُ يُريدُ، فنزلت حتى لصقت بالأرض، فركبها موسیٰ عليه السلام. فقال الله تعالىٰ: يا موسیٰ أتدرى بأى شئى أعطيته هذه المنزلة. قال: لا يا رب. قال سألتهُ أمهُ حاجةً عند وفاتها؛ فبادر الى قضائها، فقالت: يا الهی كما قضی حاجتی، فاقضِ حاجته، ولو سألنی أن أقلب الخضراء على الغبراء، لفعلتُ. (نزهة المجالس للثعالبی عن المنتظم لابن الجوزی)

ترجمہ : جب موسی علیہ السلام انطاکیہ سے شام کے ارادے سے نکلے تھک گئے، اللہ نے ان کو وحی کی، پہاڑ کے دامن میں آجاؤ، اس میں ہمارا ایک بندہ ہے، اس سے کوئی سواری کی چیز مانگ لو جس پر تم سوار ہو جاؤ۔ موسی علیہ السلام نے اس کو نماز پڑھتے ہوئے پایا، جب وہ نماز سے فارغ ہو گیا اس سے کہا اے عبداللہ مجھے سواری چاہئے جس پر میں سوار ہو جاؤں، اس بندے نے آسمان کی طرف نظر دوڑائی ایک بادل جا رہا تھا، اس بندے نے بادل سے کہا اے بادل نیچے آؤ، اور اس بندے کو سوار کرو جہاں جانا چاہتا ہے وہاں لے جاؤ، بادل نیچے آ کر زمین سے چپٹ گیا، موسی علیہ السلام اس پر سوار ہو گئے اللہ نے موسیٰ سے فرمایا: اے موسی جانتے ہو کس وجہ سے اس کو یہ مرتبہ و منزلت عطا فرمایا ہے، موسی علیہ السلام نے عرض کیا نہیں۔ رب نے فرمایا اس کی ماں نے اپنی وفات کے وقت ایک حاجت پوری کرنے کو کہا، اس نے اس کو پورا کرنے میں جلدی کی تو اس کی ماں نے عرض کیا، یا الٰہی جس طرح اس نے میری حاجت پوری کی تو بھی اس کی حاجت پوری کرنا، اور اگر مجھ سے مانگتا کہ میں آسمان کو زمین پر پلٹ دوں تو ضرور کر دیتا۔

٦۔عجوزان من بنی اسرائیل:

قال ابن الجوزی: جاء فی الحدیث النبوی۔علی قائلِهِ أفضلُ الصلاة والسلام۔ کُلُّ الأعاجیب فی نبی اسرائیل، فحدِّثوا عنهم ولا حرج. ولأحدِّثُکُمْ بحدیث العجوزین. قال: کان رجل فی

اے اپنی ماں کے فرمانبردار نوجوان تو مجھ پر سوار ہو جا، بیشک یہ تجھ پر آسان ہے نوجوان نے کہا بیشک میری ماں نے مجھے اس کا حکم نہیں دیا۔ لیکن کہا تھا اس کے کان پکڑنا۔ تو گائے نے کہا بنی اسرائیل کے خدا کی قسم اگر تو مجھ پر سوار ہو جاتا تو مجھ پر تو کبھی قدرت نہ پاتا۔ چل اگر تو پہاڑ کو اپنی جگہ سے اکھڑنے کو کہتا کہ وہ تیرے ساتھ چلے تو وہ ضرور ایسا کرتا۔ تیرا اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی وجہ سے، نوجوان اپنی ماں کے پاس چلا گیا۔

اس کی ماں نے کہا تو فقیر ہے، تیرے پاس کوئی مال نہیں۔ دن میں لکڑی جمع کرنا۔ رات کو قیام کرنا تجھ پر بھاری ہوتا ہے، جا اس گائے کو بیچ دے۔ اس نے کہا کتنے میں بیچوں، ماں نے کہا تین دینار میں۔ اور میرے مشورہ کے بغیر نا بیچنا، اور گائے کی قیمت تین دینار تھی، وہ گائے کو بازار لے گیا تو اللہ نے فرشتہ بھیجا تا کہ وہ اس کی خلق و قدرت کو دیکھ لے اور نوجوان کو آزما لے اور ماں کے ساتھ اس کا حسن سلوک کیسا ہے، اور اللہ اس کا خبیر ہے۔ فرشتہ نے کہا اس گائے کو کتنے میں بیچتے ہو؟ اس نے کہا تین دینار میں لیکن میں اپنی ماں کی رضا کی شرط رکھتا ہوں، فرشتہ نے کہا۔ چھ دینار۔ اپنی ماں سے مشورہ نہ کرنا۔ نوجوان نے کہا اگر تو مجھے اس کے وزن کے برابر بھی سونا دے تو اس کو اپنی ماں کی رضا کے بغیر نہ لونگا۔ گائے لیکر وہ اپنی ماں کے پاس آ گیا اور ماں کو قیمت بتائی۔

ماں نے اس سے کہا۔ جاؤ چھ دینار میں میری رضا کی شرط کے ساتھ

بیچ دے ،تو وہ گائے کو بازار لے گیا اور فرشتہ آ گیا، اس نے کہا کیا اپنی ماں سے حکم لے لیا نوجوان نے کہا ماں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس گائے کو چھ دینار سے کم نہ کروں مگر یہ کہ ماں سے مشورہ کروں، تو فرشتہ نے کہا میں تجھ کو بارہ دینار دیتا ہوں، نوجوان نے انکار کیا اور اپنی ماں کے پاس لوٹ آیا اور خرید وفروخت کے بارے میں ماں کو بتایا۔ ماں نے کہا جو تیرے پاس آتا ہے وہ آدمی کی صورت میں فرشتہ ہے تا کہ تجھے آزمائے، بس جب وہ آئے تو اس سے کہنا کہ تمہاری کیا رائے ہے ہم گائے کو بیچیں یا نہ بیچیں۔

لڑکے نے ایسا ہی کیا تو فرشتہ نے کہا جاؤ اپنی ماں کے پاس اور ان سے کہنا اس گائے کو روکے رکھیں، اس لیے کہ موسیٰ ابن عمران اس گائے کو تم سے بنی اسرائل کے مقتول کا معاملہ حل کرنے کے لیے خریدیں گے، اس کو اس کی کھال سے بھرے ہوئے دنانیر کے بدلے بیچنا، انہوں نے اس کو روکے رکھا اور اللہ نے بعینہ اس گائے کا ذبح کرنا بنی اسرائیل پر مقرر کر دیا تھا، بنی اسرائل موسی علیہ السلام سے اس گائے کے اوصاف پوچھتے رہے، یہاں تک کہ موسی علیہ السلام نے اس گائے کا وصف بتا دیا۔ اس لڑکے کے لیے اپنی ماں کے ساتھ نیکی کرنے کا بدلہ تھا اور اللہ کا فضل تھا اور رحمت تھی، بنی اسرائیل نے اس گائے کو اس کی کھال کے برابر سونے کے بدلے خرید لیا پھر ذبح کیا، اور مقتول کو اس کے بعض حصہ سے ملایا جیسا کہ اللہ نے حکم دیا تھا، اللہ کے حکم سے مقتول زندہ ہو کر کھڑ ہو گیا اور اس کی رگوں سے خون بہنے لگا، اور اس نے

بنى اسرائيل لـه امـرأة يحبهـا،ولـه أم عجوز كبيرة امرأة صدق،ولامرأته أم عجوز كبيرة امرأة سوء،و كانت تغرِى ابنتها بأم زوجهـا،و كـان العجوزان قد ذهب بصرهما،فلم تزل به امرأتهُ حتى خرج بأمّهِ،ووضعها فى فلاة من الأرض،ليس معها طعام ولا شراب لتأكلهـا السبّاعُ،ثم انصرف عنها،فغشيتها السّباع،فجاء ها ملكٌ فقال:ماهذه الأصوات التى أسمع حولكِ؟قالت:خيراً،هذه أصوات إبل،وبقر،وغنم.قال :خيراً،فليكن ان شاء الله ،ثم انصرف عنها،فلما أصبحت،أصبحَ الوادى ممتلئا ابلا وبقراً وغنما،فقال ابنها:لو ذهبتُ فنظرتُ ما فعلت أمى،فجاء،فاذا الوادى قد امتلأ من الابل والبقر والغنم،فقال أى أمّاه:ماهذه ؟.فقالت:يابنى عققتنى وأطَعْتَ امرأتك.فاحتمل أُمّهُ وساق معها ما أعطاها الله تعالىٰ،ورجع بأمّهِ الى امرأتـه،فقـالـت لـه امرأتـه:والله لا أرضى حتى تذهب بأمى،فتضعها حيثُ وضعتَ أُمّكَ،فانطلقَ فلما أمست غشِيتها السّباعُ فجاء ها الملكُ الذى جاء لأمه،فقال: أيتها العجوز ما هذه الأصوات؟.قالت:شراً هذه أصواتُ السّباعِ تريدُ أن تأكلنى.فقال:شراً،فلْيَكُنْ:ثم انصرف،فجاء ها سبعٌ فاكلها،فلما أصبحَ قالت امرأته:اذهب فانظر مافعلت أمى:فذهب فما وجد منها الّا ما فَضُلَ عن السّبعِ،فأخذَ عظامها،وأتى امرأتهُ،فماتت كمداً.

(نزهة المجالس للثعالبی عن المنتظم لابن الجوزی)

ترجمہ : ابن جوزی نے فرمایا: حدیث نبوی میں آیا ہے۔علی قائلہ افضل الصلوۃ والسلام ۔بنی اسرائیل میں بہت عجوبہ ہیں،ان سے حدیث بیان کرو کوئی حرج نہیں۔اور میں تم سے دو بڑھیوں کی بات بیان کرتا ہوں۔ابن الجوزی نے کہا: بنی اسرائیل میں ایک فرد تھا جو اپنی بیوی سے محبت کرتا تھا،اس کی ماں بھی تھی جو بہت بوڑھی اور سخی عورت تھی،اوراس کی بیوی کی ماں بھی تھی ،،بہت بوڑھی اور بری تھی اس کی بیٹی اپنے شوہر کی ماں سے جھگڑا فساد کرتی رہتی تھی۔اور دونوں بوڑھیوں کی نظر چلی گئی تھی،اس کی بیوی ہمیشہ لڑتی رہتی یہاں تک کہ وہ شخص اپنی ماں کو لیکر نکل گیا اوراس کو وسیع بیابان میں چھوڑ دیا،اس کے پاس کھانے پینے کو کچھ نہیں رکھا۔تا کہ اس بوڑھی کو درندے کھالیں پھر وہ اس کو چھوڑ کر لوٹ گیا۔اس کو درندوں نے گھیر لیا،اس کے پاس ایک فرشتہ نے آکر کہا یہ کیسی آوازیں جنہیں میں تمہارے پاس سن رہا ہوں،بوڑھی نے جواب دیا اچھی آوازیں ہیں یہ اونٹ،گائے ،بکری کی آوازیں ہیں،فرشتہ نے کہا اچھا ہے ان شاءاللہ ایسا ہی ہوگا،پھر وہ فرشتہ لوٹ گیا جب عورت نے صبح کی تو وادی اونٹ گائے بکریوں سے بھر گئی تھی،تو اس کے بیٹے نے کہا چل کے دیکھیں ماں نے کیا کیا،وہ آیا دیکھا تو وادی اونٹ گائے،بکریوں سے بھری پڑی ہے،اس نے کہا اے ماں یہ کیا ہے،ماں نے جواب دیا۔تو نے میری نافرمانی کی اور جورو کی غلامی اس نے اپنی ماں ک

اٹھایا۔اوراس کے ساتھ اس کو بھی لے گیا جو اللہ نے اس کو عطا کیا تھا، اور اپنی ماں کو اپنی بیوی کے پاس لیکر آ گیا، اس سے اس کی بیوی نے کہا واللہ میں نہ مانوں گی یہاں تک کہ تو میری ماں کو لے جا اور جہاں اپنی ماں کو چھوڑا تھا وہیں اس کو بھی چھوڑ آ، وہ اس کو لے گیا۔ جب شام ہوئی اس کو درندوں نے گھیر لیا پھر وہی فرشتہ آیا جو اس کی ماں کے پاس آیا تھا، فرشتہ نے کہا ارے بوڑھیا یہ آوازیں کیسی ہیں بوڑھیا نے جواب میں کہا بری آوازیں ہیں، درندوں کی آوازیں ہیں جو مجھے کھالینا چاہتی ہیں، فرشتہ نے کہا بری ہے تو ایسا ہی ہوگا، پھر فرشتہ لوٹ گیا ایک درندہ اس کے پاس آیا اور اس کو کھالیا۔ جب صبح ہوئی اس کی بیوی نے کہا جاؤ دیکھو میری ماں نے کیا کیا: شوہر گیا وہاں کچھ نہ پایا مگر درندوں سے بچی ہوئی ہڈیاں پائیں۔ اس نے اس کی ہڈیوں کو لیا اور اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ بھی غم سے مرگئی۔

بنی اسرائیل کا ایک نوجوان

قال أنسُ بن مالك: كان في بني أسرائيل شابٌ اذا قرأ التورلة؛ خرج الرجالُ والنساءُ لِحُسنِ صوته، و كان يشرب الخمر؛ فقالت له أمه: لو عَلِمَ بك عبادُ نبي اسرائيل لأخرجوك من جوار هم. فدخل ليلة وهو سكران، فقرأ التوراة؛ فاجتمع الناس، فقالت له أمه: قُم فتوضّأ، فضرب وجهها، فقلع عَينَها، و قلع سِنها، فقالت: لا رضيَ الله عنك. فلما أصبح ورآها، قال: السلامُ عليكِ يا أماهُ، فلا

أراكِ بعدها الى يوم القيامةِ.فقالت:لا رضى الله عنك أينما توجّهتَ. فذهب الى جبل يعبدُ ربّهُ،فعبد ربه فيه أربعينَ سنة،حتى لصق جلدُهُ على عظمهِ،رفع رأسه، وقال:يارب،ان كنت غفرت لى، فأعلمنى،فهتف بهِ هاتفٌ:رِضايَ من رضا أُمّكَ.فرجع اليها،وناداها: يا مفتاح الجنةِ ان كنتِ بالحياة فواطرباهُ،وان كنتِ ميتة،فواعذاباه. فقالت:من هذا؟قال:ولدُكِ فلان.فقالت:لا رضى اللهُ عنك.فتقدم اليها ،وقطع يدهُ،وقال:هذه التى قلعت عينكِ لا تصحبنى أبدا. ثم قال لأصحابه:اجمعوالى حطبا ونارا: ففعلوا، فوثب فيها،وقال لجسده:ذق نار الدنيا،قبل نار الآخرة.فأخبروا أُمّهُ بذالك،فنادَتهُ يا قرة عينى أينَ أنتَ؟ قال بين النيران.فقالت يا بنى رضى الله عنكَ.فأمَرَ الله تعالىٰ جبريلَ فمسح بريشة من جناحهِ على عَيْنِها وسنها؛فعادتا كما كانتا،ثم مسح على يدِ ولدِها فعادت كما كانت باذنِ الله تعالىٰ.(نزهة المجالس للثعالبى)

ترجمہ :انس ابن مالک نے فرمایا: نبی اسرائیل میں ایک نوجوان تھا جب وہ تورات پڑھتا تو مرد، عورتیں، اس کی خوبصورت آواز سننے کے لیے نکل پڑتے،اور وہ شراب پیتا تھا تو اس کی ماں نے اس سے کہا، نبی اسرائیل کے عبادت گزار اگر تیرے بارے میں جان گئے تو تجھ کو اپنے پڑوس سے نکال دیں گے،ایک رات نشہ کی حالت میں گھر میں داخل ہو کر اس نے تورات

پڑھی لوگ جمع ہو گئے تو اس سے اس کی ماں نے کہا، اٹھو وضو کرو تو اس نے ماں کے چہرے پر تھپڑ مارا، اس کی آنکھ نکل گئی، دانت نکل گیا۔ ماں نے کہا اللہ تجھ سے راضی ہو اس کے بعد جب اس نے صبح کی السلام علیک یا اماہ کہا اور کہا، اس کے بعد میں تجھ کو قیامت تک نہ دیکھوں گا، تو پھر ماں نے کہا اللہ تجھ سے راضی نہ ہو جہاں بھی تو رہے، وہ ایک پہاڑ پر چلا گیا وہاں وہ اپنے رب کی عبادت کرتا تھا، وہاں اس نے اپنے رب کی چالیس سال عبادت کی یہاں تک اس کی کھال اس کی ہڈیوں سے چپک گئی، پھر اس نے سر اٹھایا اور عرض کیا اے رب اگر تو نے مجھے بخش دیا ہے تو مجھے بتا دے، تو ایک آواز دینے والے نے آواز دی۔ رضا ی من رضا امك۔ میری رضا تیری ماں کی رضا سے ہے، وہ اپنی ماں کی طرف لوٹ گیا اور اس کو پکارا اے جنت کی کنجی اگر تو زندہ ہے تو ہائے خوشی ہے، اور اگر تو مر گئی ہے تو ہائے عذاب ہے۔

ماں نے کہا کون ہے، لڑکے نے جواب دیا۔ تیرا فلاں لڑکا ہے، ماں نے (پھر) کہا اللہ تجھ سے راضی نہ ہو۔ وہ ماں کی طرف بڑھا اور اپنا ہاتھ کاٹ کر بولا یہ ہے تیری آنکھ نکلنے کا بدلا (اب) تو میرے ساتھ کبھی زندگی بسر نہ کرے گی، پھر اپنے ساتھیوں سے کہا میرے لیے لکڑیاں اور آگ جمع کرو۔ انہوں نے کر دیا تو وہ اس میں کود گیا، اور اپنے جسم سے بولا آخرت کی آگ سے پہلے دنیا کی آگ کا مزہ چکھ، لوگوں نے اس کی ماں کو اس واقعہ کی خبر دی، اس کی ماں پکار اٹھی میری آنکھوں کی ٹھنڈک، میرے دل کے

ٹکڑے۔ تو کہاں ہے اس نے جواب دیا۔ آگ کے بیچ ہوں۔ اس نے کہا
اے میرے بیٹے اللہ تجھ سے راضی ہو جائے، تو اللہ نے جبرئیل کو حکم دیا،
جبرئیل نے اپنے بازو کے ایک پر سے اس عورت کی آنکھ اور دانت کو ملا دیا وہ
ویسے ہی ہو گئے جیسے پہلی تھی پھر اس عورت کے لڑکے کے ہاتھ پر اپنے پر کو ملا
دیا تو اس کا ہاتھ بھی اللہ کے اذن سے ویسا ہی ہو گیا جیسا پہلے تھا۔

داوود علیہ السلام کے زمانہ کا ایک آدمی

دخل رجلان على داود عليه السلام ،فأخبره ملكُ الموتِ أن أحدهما يموت بعد سبعة أيام،ثم رآه داود بعد مدّة،فسألَ ملكَ الموت عنه،فقال:انه لما خرج من عندك وصل رحمه،فزاد الله فى عُمره عشرين عاما.قال الضحاك:انَّ العبدَ يبقى من عمره ثلاثة أيام،فيصل رحمه فتصير ثلاثين سنة،وأيضاً يبقى من عمره ثلاثون سنة،فيقطع رحمه فتصيرُ ثلاثة أيام.

ترجمہ : دو لوگ داوود علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے، داوود علیہ السلام کو ملک الموت نے بتا دیا کہ ان میں سے ایک سات دن بعد مر جائے گا، پھر داوود نے اس کو ایک زمانہ تک دیکھا تو ملک الموت سے اس کے بارے میں معلوم کیا، تو ملک الموت نے جواب دیا۔ وہ شخص جب آپ کے پاس سے نکلا تو اس نے اپنے ذی رحم کے ساتھ صلہ رحمی کی۔ تو اللہ نے اس کی عمر میں بیس سال بڑھا دیئے۔

ضحاک نے بیان کیا ہے کہ بندہ کی عمر سے تین دن رہ جاتے ہیں،
اور وہ اپنے ذی رحم کے ساتھ بھلائی کرتا ہے، وہ تین دن تیس سال ہو جاتے
ہیں اور نیز اس کی عمر کے تیس سال ہوتے ہیں، اور وہ اپنے ذی رحم سے قطع
حسن سلوک کرتا ہے تو وہ تین دن ہو جاتے ہیں۔

۹۔ جریج العابد

عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: "لم یتکلم فی المهد الا ثلاثة: عیسی بن مریم، وصاحب جریج، وکان جریج رجلا عابدا فاتخذ صومعة فکان فیها، أمه وهو یصلی فقالت: یا جریج. فقال: یارب أمی وصلاتی، فأقبل علی صلاته، فانصرفت. فلما کان من الغد أتته وهو یصلی فقالت: یا جریج فقال: أی رب أمی وصلاتی. فأقبل علی صلاته، فقالت: اللهم لا تمته حتی ینظر الی وجوه المومسات. فتذاکر بنو اسرائیل جریجا وعبادته، وکانت امرأة بغی یتمثل بحسنها فقالت: ان شئتم لأفتننهُ فتعرّضت له؛ فلم یلتفت الیها، فأتت راعیا کان یاوی الی صومعته، فامکنته من نفسها؛ فوقع علیها؛ فحملت، فلما ولدت قالت: هو من جریج فأتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته، وجعلوا یضربونه، فقال: ماشأنکم؟ قالوا: زنیتَ بهذه البغی؛ فولدت منك. أین الصبی؟ فجاء وابه فقال: دعونی حتی أصلی،

نصلى،فلما انصرف أتى الصبى،فطعن فى بطنه وقال: يا غلام من أبوك؟قال:فلان الراعى،فأقبلوا على جريج يقبلونهُ ويتمسحون به،وقالوا:نبنى لك صومعتك من ذهب.قال:لا،أعيدوها من طين كما كانت،ففعلوا.

ترجمہ : ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لحد میں تین لوگوں نے کلام کیا ہے عیسیٰ ابن مریم اور صاحب جریج نے، جریج ایک عابد آدمی تھا۔ جریج نے ایک صومعہ بنایا وہ اس میں تھا، ان کی ماں ایسے وقت آئی کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، ماں نے کہا: جریج، جریج نے عرض کیا، اے رب میری ماں ہے اور میری نماز ہے، اس نے نماز شروع کر دی ماں لوٹ گئی، پھر دوسرے دن آئی جب کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، ماں نے پکارا جریج۔ جریج نے عرض کیا اے رب میری ماں ہے اور میری نماز ہے، پھر نماز پڑھنی شروع کر دی، ماں نے کہا اے اللہ اس کو موت نہ دینا جب تک کہ یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے۔ جریج اور اس کی عبادت کا بنی اسرائیل چرچا کرتے تھے، اور ایک بدکار عورت تھی جو اپنے حسن میں مثال تھی، اس نے کہا اگر تم چاہتے ہو تو میں اس کو ضرور فتنہ میں ڈالدونگی تو اس عورت نے اپنے کو اس جریج کے سامنے پیش کیا، جریج نے اس کی طرف توجہ نہ کی، وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے صومعہ کے پاس آتا تھا، اس عورت نے اس چرواہے کو اپنے جسم پر قدرت دی، وہ اس پر

واقع ہو گیا اب یہ عورت اس چرواہے سے حاملہ ہو گئی۔ جب اس نے لڑکا جنا
تو کہا کہ یہ جریج کا ہے، لوگ جریج کے پاس آئے اس کو اتار لیا، اور اس کے
صومعہ کو ڈھا دیا۔ اور اس کو مارنے لگے، جریج نے کہا تمہارا کیا معاملہ ہے،
لوگوں نے کہا اس بدکار سے تم نے زنا کیا ہے، اس نے تمہارا لڑکا جنا ہے،
جریج نے کہا بچہ کہاں ہے وہ لوگ اس کو لے کر آئے، جریج نے کہا مجھے چھوڑ دو
تا کہ میں نماز پڑھ لوں جریج نے نماز پڑھ لی، جب لوٹ کر بچہ کے پاس آئے
اس کے پیٹ میں انگلی گڑائی اور کہا اے بچہ بتا تیرا باپ کون ہے، اس بچہ نے
کہا فلاں چرواہا ہے وہ سب لوگ جریج کو چومنے لگے، اس کو چھونے لگے،
لوگوں نے کہا کہ ہم تمہارا صومعہ سونے سے بنا دیں، اس نے جواب دیا نہیں
مٹی کا جیسا تھا ویسا ہی بنا دو۔ انہوں نے ویسا ہی کیا۔

سمجھدار آدمی

عن طاووس قال: كان رجل له أربع بنين، فمرض، فقال أحدهم: اما أن تمرّضوه وليس لكم من ميراثه شيء، و اما أن أمرضه وليس لي من ميراثه شيء، قالوا: مرّضهُ، وليس لك من ميراثه شيء. فمرضه حتى مات، ولم يأخذ من ميراثه شيئا. فاتي في النوم فقيل له: ائتِ مكان كذا و كذا فخذ منه دينارا فذهب فأخذه، ثم خرج به الى السوق، فاذا هو برجل يحمل حوتين (☆ اى سمكين) فقال: بكم هُما؟ قال: بدينار. فأخذهما منه بدينار، ثم انطلق

بهما،فلما دخل بيته شق بطنهما،فوجد فى بطن كل واحدة منهما
دُرّة لم ير الناس مثلها.فبعث الملك يطلب دُرّة يشتريها،فلم توجد
الا عنده؛فباعها بوقر ثلاثين بغلا ذهبا.فلما رآها الملك قال: ما
تصلح هذه الا بأخت،اطلبوا أختها وان أضعفتم.فجاء وه فقالوا:
اعندك أختها؛ونعطيك ضعف ما أعطيناك؟قال:وتفعلون؟قالوا:نعم
فاعطاهم أياها بضعف ماأخذوا الأولى.(حلية الأولياء لأبى نعيم)

ترجمہ : طاوس سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا، ایک آدمی کے چار
بیٹے تھے وہ بیمار ہو گیا، ان میں سے ایک نے کہا یا تو تم اس کی تیمارداری کرو
اور اس کی میراث سے تمہارا کوئی حصہ نہ ہوگا، یا میں اس کی تیمارداری کروں
اور اس کی میراث میرا کوئی حصہ نہ ہوگا، انہوں نے (تینوں بیٹوں نے) کہا تو
ہی اس کی تیمارداری کر اور تیرے لیے اس کی میراث سے کوئی حصہ نہ ہوگا،
اس نے اپنے باپ کی موت تک تیمارداری کی۔ اور اپنے باپ کی میراث سے
کچھ نہ لیا ایک دن اس نے خواب میں دیکھا اس سے کہا گیا فلاں جگہ آؤ اور
وہاں سے ایک دینار لے لو۔ تو وہ گیا وہاں سے دینار لے لیا، پھر دینار لیکر
بازار گیا وہ ایک شخص کے پاس گیا جس کے پاس دو مچھلیاں تھیں، اس نے
پوچھا کتنے میں ہیں دونوں؟ اس نے کہا ایک دینار میں، اس نے ان دونوں کو
ایک دینار میں لے لیا پھر ان کو لے کر گھر چلا آیا ان کا پیٹ چیرا، ان دونوں
کے پیٹ سے اس کو ایک ایک ایسا موتی ملا کہ ان کے جیسا لوگوں نے دیکھا

نہیں تھا، بادشاہ نے پرکارے کو بھیجا ایک بے مثل موتی تلاش کر کے خرید کر لائے، وہ موتی صرف اسی کے پاس ملا اس نے تین گدھوں کے بوجھ کے برابر سونے سے اس کو بیچ دیا۔ جب بادشاہ نے اس موتی کو دیکھا تو کہا یہ تو اپنے جوڑی دار کے ساتھ ہی اچھا لگے، اس کا دوسرا بھی لیکر آؤ اگرچہ دوگنی قیمت دینی پڑے، بادشاہ کے لوگ اس کے پاس آئے اور کہا کی اس کا دوسرا بھی تمہارے پاس ہے جو قیمت پہلے دی تھی اس کی دوگنی قیمت دیں گے، اس نے کہا اور تم ایسا کرو گے انہوں نے کہا ہاں۔ اس نے دوسرا بھی ان کو پہلے والے سے دوگنی قیمت میں دے دیا۔

تین غار والے تین آدمی

وفی روایة البخاری قال:بینما ثلاثة نفر یتماشون،أخذهم المطر،فمالوا الی غار فی الجبل،فانحطّت علی غارهم صخرة من الجبل،فأطبقت علیهم،فقال بعضهم لبعض:انظروا أعمالا عملتموها لله عز و جل صالحة،فادعوا الله بها لعلهُ یفرجها،فقال أحدهم:اللهم انه کان لی والدان شیخان کبیران،ولی صبیة صغار،کنت أرعی،فاذا رُحتُ علیهم فحلبتُ لهم؛بدأتُ بوالدیّ أسقیهما قبل ولدی وانه،نأی الشجر،فما أتیتُ حتی أمسیتُ،فوجدتهما قد ناما،فحلبتُ کما کنتُ أحلُبُ،فجئتُ بالحِلَابِ،فقمتُ عندَ رُئُوسهما أکرَهُ ان أوُقظهما من

نومهما،وأكرهُ أن أبدَأ بالصبية قبلهُما،والصبية يتضاغونَ عند قدمی،فلم يزل ذلك دابِی وَدابهم حتی طلع الفجر،فان كُنتَ تعلمُ أنی فعلت ذلك ابتغاءَ وجهكَ،فافرج لنا فرجة نری منها السماء،ففرّج الله عز و جل لهم حتی رأوامنها السماء.وذكر الحديث.(البخاری)

ترجمہ : بخاری کی روایت میں ہے: تین لوگ جا رہے تھے کہ بارش آ گئی وہ پہاڑ میں ایک غار میں گھس گئے،ان کے غار پر پہاڑ سے ایک چٹان آ گری جس نے ان کو ڈھانک دیا،تو ایک دوسرے سے بولے کہ اپنے اپنے نیک اعمال پر نظر دوڑاؤ جو تم نے اللہ کے لیے کیے ہیں ان کے واسطہ سے اللہ سے دعا کرو شاید اس کو کھولدے۔تو ان میں سے ایک نے کہا،اے اللہ میرے دو بہت زیادہ بوڑھے ماں باپ تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں بکریاں چرایا کرتا تھا جب میں گھر آتا ان کے لیے دودھ دوھتا،اپنے بچوں سے پہلے ماں باپ کو پلاتا تھا۔میں دن چھپنے کے بعد آیا میں نے ان کو سویا ہوا پایا میں نے دوھا جیسا کہ دوھتا تھا،دودھ کا پیالہ لیکر ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا میں نے ان کو نیند سے جگانا مناسب نہ سمجھا اور ان سے پہلے بچوں کو پلانا بھی پسند نہ کیا،اور بچے میرے قدموں میں بھوک سے بلبلا رہے تھے، میں کھڑا رہا بچے بھوک سے بلبلاتے رہے یہاں تک فجر طلوع ہو گئی، بیشک تو جانتا ہے کہ وہ سب میں نے تیرے خوشنودی کے لیے کیا ہے تو ایک جھروکا

کھول دے تاکہ اس سے ہم آسمان دیکھ لیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے تھوڑا
سا غار کھول دیا یہاں تک کہ انہوں نے آسمان دیکھ لیا۔ (امام بخاری نے
پوری حدیث بیان کی)

١٢۔قصة قديمة

يروى أن رجلا فقيراً كانت له زوجة وأولاد و أب
عجوز،و كانت امرأته تضيق بأبيه،ولا تكف عن اظهار ضجرهامن
وجوده،حتى قرر الرجل فى يوم من الأيام أن يتخلص منه،فقال
له:فلنخرج الى الجبل يا أبتاه لنشُمّ الهواء الطيب.

وحمله على كتفه ومضى به ميمما شطر الجبل،والأب
العجوز ساكت لا يقول شيئا،وعندما وصل الرجل الى حافة من
حواف الجبل العالية أنزل والده عن كاهله،وقال:ننزل هنا.

فقال له الأب بصوت واهن:ليس هذا الموضع ،بل الى
الأمام قليلا؛فدهش الرجل.

وقال: العجوز:نفس الذى تريِد فعلَهُ بى يا ولدى،فعلتُهُ بأبى
وأنا شاب مثلك.حملته الى هذا الجبل وألقيته من فوق حافته التى
هناك.انه يا ولدى لا يغفل ولا ينام،وكما تدِيْنُ تُداَن.

ترجمہ : ایک فقیر آدمی تھا،اس کے بیوی بچے تھے اور ایک بوڑھا باپ تھا
اور اس کی بیوی اس کے باپ کے ساتھ کنجوسی کرتی تھی اس بوڑھے سے کنجوسی

کا اظہار کرنے میں نہ گئی کرتی تھی یہاں تک کہ ایک دن اس نے یہ طے کرلیا کہ بوڑھے سے چھٹکارا پالے۔ اپنے باپ سے کہا ارے ابا پہاڑ پر چلیں تر و تازہ ہوالیں اور اپنے باپ کو کاندھے پر سوار کیا اور پہاڑ کی چوٹی کا اراد کر کے لے گیا بوڑھا باپ خاموش کچھ نہیں بولتا۔ اور جب پہاڑ کی بلند گوپھاوں میں سے ایک گوپھا میں پہونچا اپنے باپ کو اپنے کاندھے سے اتارا اور کہا ہم یہیں اترتے ہیں اس سے باپ نے دھیمی آواز میں کہا یہ وہ جگہ نہیں ہے بلکہ تھوڑی سی آگے ہے فقیر چونک گیا یعنی جو کام تم میرے ساتھ کرنا چاہتے ہو میں نے اپنے باپ کے ساتھ کیا تھا اور اس وقت میں تمہاری طرح جوان تھا اپنے باپ کو میں بھی پہاڑ پر لیکر آیا تھا اور میں نے اس کو اس وادی کے اوپر ڈالدیا تھا جو وہاں ہے۔ بیشک اے میرے بچہ وہ اللہ نہ غافل ہے نہ سوتا ہے اور جیسا تم کروگے ویسا ہی بھروگے۔

آخری امت کے فرمانبرداروں اور نافرمانوں کے واقعات

۱۔قصة علقمة

وروی أبان عن أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان شاب علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یسمی عقلمة،وکان شدید الاجتهاد،عظیم الصدقة،فمرض،فاشتد مرضه، فبعثت امرأته الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أن زوجی فی النزع، فأردت أن أعلمك بحاله،فقال رسول الله صلی الله

تعالیٰ علیه وسلم لبلال و علی وسلمان وعمار:اذهبوا الی علقمة فانظروا ما حاله. فانطلقوا حتی دخلوا علیه،فقالوا له:قل لا اله الا الله،فلم ینطق لسانه،فلما أیقنوا أنه هالك،بعثوا بلالاً الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لیخبره بحاله،فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:هل له أبوان"؟فقیل له:أما أبوه فقد مات،وله أم کبیرة السن،فقال:یا بلال انطلق الی ام علقمة،فأقرئها منی السلام، وقل لها ان قدرت علی المسیر الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والا فقرّی حتی یأتیك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم.فأخبرها،فقالت:نفسی لنفسه الفداء،أنا أحق باتیانه،فأخذت العصا فمشت حتی دخلت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما أن سلّمت علیه،ردّ علیها السلام،فجلست بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال:"اصدُقِینی،فان کذبتنی،جاء نی الوحی من الله تعالیٰ، کیف کان حال علقمة"؟قالت:یا رسول الله،کان یصلی کذا،ویصوم کذا،و کان یتصدق بجملة من الدراهم ما یدری کم وزنها،وما عددها،قال: "فما حالك وحاله"قالت:یا رسول الله انی علیه ساخطة واجدة، قال لها:"ولم ذلك"؟قالت: کان یُؤثِرُ امرأته علیّ،ویُطِیعُها فی الأشیاء ویعصینی.فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

وسلم "سخط أمه حجب لسانه عن شهادة أن لا اله الا الله". ثم قال لبلال: "انطلق واجمع حطبا كثيراً حتى أحرقه بالنار" فقالت يا رسول الله ابني و ثمرة فؤادي تحرقه بالنار بين يديّ، فكيف يحتمل قلبي؟ فقال لها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم "يا أمّ علقمة نعذاب الله اشد وابقى، فان سَرّكِ أن يغفرَ الله له، فارضى عنه، نوالذى نفسى بيده لا تنفعه الصلاة ولا الصدقة مادُمْتِ عليه ساخطة". فرفعت يديها وقالت: يا رسول الله، أشهِدُ الله فى سمائه، وأنت يا رسول الله، ومن حضرنى، أنى قد رضيتُ عن علقمة. فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم "انطلق يا بلال نانظر هل يستطيع علقمة أن يقول لا اله الا الله. فلعل أم علقمة تكلمت بما ليس فى قلبها حياءً من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فانطلق بلال، فلما انتهى الى الباب سمع علقمة يقول: لا اله الا الله. فلما دخل قال: يا هؤلاء ان سخط أم علقمة حجب لسانه عن الشهادة، وان رضاها أطلق لسانه، فمات من يومه. فأتاه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فأمر بغسله وتكفينه، وصلى عليه، ثم قام على شفير القبر وقال: "يا معشر المهاجرين والأنصار من فضّل زوجته على أمه، فعليه لعنة الله، ولا يقبل منه صرفٌ ولا عدلٌ يعنى الفرائض والنوافل. (تنبيه الغافلين للسمرقندى)

ترجمہ : انس بن مالک سے ابان نے روایت کیا، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور حیات میں علقمہ نام کے ایک نوجوان تھے بڑے عبادت گزار اور بہت زیادہ صدقہ کرنے والے، وہ بیمار ہو گئے اور ان کی بیماری بڑھتی گئی۔ ان کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس خبر بھیجی کہ میرا شوہر حالت نزع میں ہے، میں سوچتی ہوں کہ ان کے حال سے آپکو باخبر کر دوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال و علی سلمان و عمار سے فرمایا: علقمہ کے پاس جاؤ دیکھو ان کا کیا حال ہے، یہ حضرات چلے گئے یہاں تک کہ ان کے پاس داخل ہو گئے، اور انہوں نے کہا علقمہ کہو لا الہ الله ان کی زبان نہ چلی، جب ان کو یقین ہو گیا کہ یہ مر ہی جائیں گے بلال کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا تا کہ ان کے حال کی خبر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس کے ماں باپ ہیں، عرض کیا گیا ان کے باپ تو مر چکے ہیں اور ان کی ماں ہے جو بوڑھی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال ام علقمہ کے پاس جاؤ ان کو میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا اگر تم رسول اللہ کے پاس آسکتی ہو تو آجاؤ ورنہ رکی رہو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے پاس آجائیں گے۔ بلال نے بوڑھیا کو یہ خبر دے دی۔ بوڑھیا نے کہا میری جان ان کی جان پر فداء۔ میں آنے کی زیادہ حقدار ہوں اپنا ڈنڈا لیا اور چلدی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آگئی، جب علقمہ کی ماں نے نبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گئی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سچ سچ بتاؤ اگر جھوٹ بولوگی اللہ کی طرف سے میرے پاس وحی آجائیگی، علقمہ کے حالات کیسے تھے، انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ وہ اتنی اتنی نماز پڑھتا تھا اتنے اتنے روزہ رکھتا تھا وہ اپنے سارے دراہم صدقہ کر دیتا تھا، اس کو دراہم کا نہ وزن معلوم ہوتا تھا نہ گنتی معلوم ہوتی تھی، تمہارا اور اس کا معاملہ کیا ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو اس سے سخت ناراض ہوں۔ ارشاد فرمایا کیوں ناراض ہو۔ انہوں نے عرض کیا۔ وہ اپنی بیوی کو مجھ پر ترجیح دیتا ہے اور تمام معاملات میں بیوی کی مانتا ہے، اور میری نافرمانی کرتا ہے، ماں کی ناراضگی نے زبان کو کلمہ شہادت لا الہ الااللہ سے روک دیا ہے۔

پھر بلال سے کہا کہ جاؤ لکڑیاں جمع کرو یہاں تک کہ میں علقمہ کو آگ سے جلادوں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا بیٹا ہے میرے دل کا چین ہے، آپ اس کو میرے سامنے جلائیں گے میرا دل کیسے برداشت کر پائے گا؟ تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے علقمہ کی ماں اللہ کا عذاب تو بہت سخت اور دیرپا ہے اگر تو چاہتی ہے کہ اللہ اس کو بخش دے تو تو اس سے راضی ہوجا، قسم اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کو نماز صدقہ فائدہ نہ دے گا جب تک تو اس سے ناراض رہے گی۔ اس

عورت نے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا یارسول اللہ میں آسمان میں اللہ کو گواہ بناتی ہوں اور یارسول اللہ آپ کو اور ان کو جو میرے پاس موجود ہیں بیشک میں علقمہ سے راضی ہو گئیں، رسول اللہ نے فرمایا۔ اے بلال جاؤ دیکھو کیا علقمہ لا الہ الا اللہ کہہ پا رہے ہیں، شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیاء ام علقمہ نے وہ بات کہی ہو جو ان کے دل میں نہیں ہے، بلال چلے گئے جب دروازے پر پہونچے علقمہ کو لا الہ الا اللہ پڑھتے سنا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تشریف لائے ارشاد فرمایا۔ اے لوگوں ام علقمہ کی ماں کی ناراضگی نے اس کی زبان کو کلمہ شہادت سے روک لیا تھا، اور اس کی رضا مندی نے اس کی زبان کو چلا دیا یعنی ماں کی رضا مندی نے زبان پر کلمہ شہادت جاری کر دیا۔ علقمہ کا انتقال اسی دن ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علقمہ کے گھر آئے علقمہ کے غسل اور تکفین کا حکم دیا۔ اور ان پر نماز پڑھی پھر قبر کے کنارے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا۔ اے مہاجرین و انصار کے گروہ جس نے اپنی بیوی کو اپنی ماں پر ترجیح دی، تو اس پر اللہ کی لعنت، اس کے فرائض و نوافل قبول نہیں کیے جائیں گے۔

حضور کے عہد مبارک میں ایک نوجوان

وروی عن عبد اللہ بن أبی أوفی رضی اللہ عنہ قال: کنا عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فأتاہ آت، فقال: شاب یجودُ بنفسہ، فقیل لہ: قل لا الہ الا اللہ، فلم یستطع، فقال: کان یصلی؟ فقال:

نعم،فنهض رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم،ونهضنا معه،
فدخل علی الشاب،فقال له: قُل لا اله الا الله،فقال:لا أستطیع قال:
لم؟قال: کان یعق والدته،فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:
أحیّة والدته؟قال:نعم،قال:أدعُوها،فدعوها فجاء ت،فقال:هذا
ابنُك؟فقالت:نعم فقال لها:أرأیت لو أجّجتُ نارا ضخمةً،فقیل
لك:ان شفعتِ له خلینا عنه،والا حرقناهُ بهذه النار،أکنتِ تشفعین
له؟قالت: یا رسول الله اذا أشفع له.قال:فَأشهدِی الله وأشهدِینی
قد رضیتِ عنه.قالت: اللهم انی أشهدُكَ،وأشهدُ رسولك أنی قد
رضیتُ عن ابنی،فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یا
غلامُ قل:لا اله الله وحدهُ لا شریك له،وأشهدُ أنّ مُحمداً عبدهُ و
رسوله،فقالها،فقال رسول اللهِ صلی الله علیه وسلم:الحمد لله
الذی أنقذهُ بی من النار.(رواه الطبرانی والأمام أحمد مختصرا)

ترجمہ : عبداللہ ابن عوفی سے روایت ہے،انہوں نے فرمایا ہم نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس تھے تو آپ کے پاس ایک آنے والا آیا اور عرض کیا، ایک نوجوان مر رہا ہے اس سے کہا جاتا ہے لا الہ الا اللہ کہو وہ کہہ نہیں پا رہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے پوچھا وہ نماز پڑھتا تھا، آنے والے عرض کیا ہاں، پڑھتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اٹھے اور ہم بھی ان کے ساتھ اٹھ گئے جوان کے پاس آ گئے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

نے عرض کیا نہیں کہہ پا رہا ہوں ۔رسول اللہ
نے فرمایا کہو لا الہ الا اللہ ۔اس نے عرض کیا وہ اپنی ماں کی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔کیوں ۔اس نے عرض کیا وہ اپنی ماں کی
نافرمانی کرتا تھا ۔نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس کی ماں زندہ
ہے ۔عرض کیا گیا ہاں زندہ ہے ۔نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی
ماں کو بلاؤ، اس کو بلایا گیا ۔وہ آ گئی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا ۔یہ تیرا بیٹا ہے اس نے عرض کیا ہاں ۔میرا بیٹا ہے ۔اس عورت سے نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا رائے ہے تمہاری اگر میں بہت بڑی آگ
بھڑکاؤں تم سے کہا جائے اگر تم اس کی سفارش کرو تو ہم اس کو چھوڑ دیں گے ور
نہ ہم اس کو اس آگ سے جلا دیں گے، کیا تم اس کی سفارش کرو گی، اس نے
عرض کیا تب تو سفارش کرونگی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ کو گواہ بنا
اور مجھے گواہ بنا ۔تو اس سے راضی ہو گئی، اس نے عرض کیا: اے اللہ میں تجھے
گواہ بناتی ہوں اور تیرے رسول کو گواہ بناتی ہوں کہ میں اپنے بیٹے سے راضی
ہو گئیں ۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔اے لڑکے کہو لا الہ اللہ
وحدہ لا شریك له واشهد ان محمد عبدہ و رسولہ اس عورت سے
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔کیا فرمایا یہ فرمایا ۔الحمد للہ الذی
انقذہ بی من النار ۔تمام حمد اللہ کے لیے جس نے میرے طفیل اس کو آگ
سے نکال دیا۔

خير التابعين أويس القرني:

وعن أسير بن عمرو ويقال:ابن جابر وهو"بضم الهمزة وفتح السين المهملة"قال: كان عمر بن الخطاب رضى الله عنه اذا أتى عليه امدادُ أهل اليمن سألهم:أفيكم أويسُ بن عامر؟حتى أتى على أويس رضى الله تعالىٰ عنه،فقال له:أنت أويس بن عامر؟قال: نعم،قال:من مرادٍ ثُمَّ من قرنٍ(☆ بطن من قبيلة مراد)؟قال:نعم قال: فكان بك برص،فبرأت منه الا موضع درهم؟قال:نعم قال:لك والدة؟قال:نعم،قال:سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ يقول:"يأتى عليكم أويسُ بن عامرٍ مع امداد أهل اليمن من مراد،ثم من قرن كان به برص،فبرأ منه الا موضع درهم،له والدة هو بها برٌّ (صفة الصفوة) لو أقسم على الله لأبَرَّهُ،فان استطعت أن يستغفر لك فافعل"فاستغفر لى،فاستغفرَله،فقال له عمر:أين تريد؟قال:الكوفة، قال: ألا أكتب الى عاملها؟قال:أكون فى غبراء الناس أحب الىّ،فلما كان من العام المقبل،حجَّ رجلٌ من أشرافهم فوافى عمر،فسأله عن أويس،فقال:تركته رثَّ البيتِ،قليل المتاع،قال:سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول: "يأتى عليكم أويسُ بن عامر مع امداد أهل اليمن من مرادٍ،ثم من قرن كان به برص،فبرأ منه الا موضع درهم،له والدة هو بها برٌّ لو

أقسمَ على الله لأبَرّهُ،فان استطعت أن يستغفر لك فافعل"فائی أویساً،فقال:استغفر لی،قال:أنت أحدث عهدا بسفر صالح،فاستغفر لی.قال:لقیت عمر؟قال:نعم،فاستغفر له،ففطنَ له الناس،فانطلق علی وجهه.(رواه مسلم)

ترجمہ : اسیر بن عمرو سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب ان کے پاس اہل یمن کی امداد آتی تو وہ ان سے معلوم کرتے کیا تم میں اویس ابن عامر ہیں، یہاں تک کہ ان کے پاس اویس آ گئے ان سے عمر نے کہا کیا تم ہی اویس بن عامر ہو، اویس نے جواب دیا ہاں۔ عمر نے پوچھا مراد کی شاخ قرن سے ہو، انہوں نے کہا ہاں، عمر نے پوچھا کیا تم کو برص تھا تمہیں اس سے نجات مل گئی مگر ایک درہم کی برابر رہ گیا ہے، انہوں نے عمر سے پوچھا کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں، انہوں نے کہا ہاں۔ عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ تمہارے پاس قبیلہ مراد کی شاخ سے اویس بن عامر اہل یمن کے امداد کے ساتھ آئیں گے، ان کو برص ہوگا وہ برص ٹھیک ہو جائے گا مگر ایک درہم کے برابر رہ جائے گا، ان کی والدہ ہیں جن کی وہ بہت زیادہ خدمت کرتے ہیں۔ اگر وہ اللہ کی قسم کھا بیٹھے تو اللہ ان کی قسم پوری کر دے گا۔ اگر تجھ سے ہو سکے تو ان سے اپنے لیے دعاء مغفرت کرا لینا، میرے لیے استغفار کریں انہوں نے اس کے لیے استغفار کر دیا۔ عمر نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے، اویس نے کہا کوفہ کا۔ عمر نے کہا کوفہ کے گورنر کے نام آپ کے لیے

ایک خط لکھ دیتا ہوں، اویس نے کہا لوگوں کے درمیان رہنا مجھے زیادہ پسند ہے، جب اگلے سال اشراف مراد سے ایک شخص نے حج کیا اس شخص کی اور عمر کی اچانک ملاقات ہو گئی عمر نے اویس کے بارے میں پوچھا اس نے عرض کیا میں نے ان کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ ٹوٹا پھوٹا گھر۔ تھوڑا بہت سامان تھا۔ عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ تم لوگوں کے پاس اہل یمن کے امداد کے ساتھ اویس آئے گا وہ قبیلہ مراد کی شاخ قرن سے ہوگا، اس کو برص ہوگا سارا ٹھیک ہو جائے گا مگر ایک درہم کی مقدار رہ جائے گا ان کی ماں ہونگی جس کی وہ بہت زیادہ خدمت کرتے ہونگے، اگر اللہ پر قسم کھا بیٹھے تو ضرور اللہ اس کی قسم پوری کر دے گا، اگر ہو سکے تو ان سے اپنے لیے دعاء مغفرت کرا لینا، وہ شخص اویس کے پاس آیا اور عرض کیا آپ میرے لیے دعاء مغفرت کیجئے، اویس نے کہا تم سفر حج سے نئے نئے آئے ہو۔ ابھی ابھی آئے ہو۔ میرے لیے دعاء مغفرت کیجئے، اویس نے پوچھا تم نے عمر سے ملاقات کی ہے، اس نے کہا ہاں ان کے لیے بھی دعاء مغفرت کرو۔ لوگوں نے سمجھ لیا۔ پھر وہ روپوش ہو گئے۔

٤.ابو هريرة رضى الله عنه

عن أبى هريرة رضى الله عنه قال: كنت أدعو أمى الى الاسلام وهى مشركة، فدعوتها يوما فأسمعتنى فى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أكره. فأتيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه

وسلم وانا أبكی فقلت:یا رسول الله،انی کنت أدعو امی الی
الاسلام فتأبی علیّ،وانی دعوتها الیوم فأسمعتنی فیكَ ما أکره،
فادعُ الله أن یهدی أمّ أبی هریرة:فقال:اللهم اهدِ أمّ أبی هریرة۔"
فخرجتُ مستبشرا بدعوة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه
وسلم فلما جئتُ قصدت الی الباب،فاذا هو مُجاف۔أی
مردود۔فسمعت أمی جِسّ قَدمیی،فقالت:مکانك یا أبا
هریرة.وسمعتُ حصحصة الماء،قال:ولبست دِرعَها،وأعجلت عن
خمارِها،ففتحت الباب وقالت:یا أبا هریرة،أشهدُ أن لا اله الا الله
وأشهد أن محمدا رسول الله.قال: فرجعتُ الی رسول الله صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم فأخبرتهُ؛فحمِدَ الله وقال:خیرا وفی
روایة:فجئت أسعی الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
أبکی من الفرح کما بکیت من الحزن،فقلت:أبشر یا رسول الله
فقد أجاب الله دعوتك،قد هدی اللهُ أمّ أبی هریرة الی الاسلام.ثم
قلت:یا رسول الله،ادعُ الله أن یُحبِبنی وأمی الی المؤمنین
والمؤمنات،والی کل مومن و مؤمنة.فقال."اللهم حب عبیدك هذا
وأمّهُ الی کل مؤمن و مؤمنة"؛فلیس یسمعُ بی مؤمن ولا مؤمنة الا
احبنی.(حیاة الصحابة)

ترجمه : ابوہریرہ سے ہے،انہوں نے فرمایا۔جب میری ماں مشرکہ تھیں

میں ان کو اسلام کی دعوت دیتا تھا، میں نے ایک دن ماں کو اسلام کی دعوت دی،
اس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں وہ باتیں سنادیں
جو مجھے ناگوار گزریں، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس روتے
ہوئے آیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اپنی ماں کو اسلام
کی دعوت دیتا تھا اور وہ انکار کرتی تھی اور آج میں نے ان کو دعوت دی تو اس
نے آپ کے بارے میں وہ سنادیا جو مجھے ناگوار گزرا۔ آپ اللہ سے دعا کریں
کہ اللہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
بارگاہ الٰہی میں عرض کیا، اے اللہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے۔

میں خوشی خوشی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا لیکر نکلا جب
میں دروازے کی طرف بڑھا تو اس کو بند پایا، میری ماں نے میرے قدموں
کی آہٹ سنی۔ بولی ابو ہریرہ وہیں رکے رہو۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز
سنی۔ ابو ہریرہ نے کہا: اور انہوں نے اپنی قمیص پہنی اور اوڑھنی کے بغیر جلدی
سے آئیں دروازہ کھول کر بولیں۔ اے ابو ہریرہ اشهد ان لا الـه الا الله
واشهد ان محمدا رسول الله ابو ہریرہ نے بیان کیا۔ میں الٹے پاؤں
رسول اللہ کے پاس موڑ گیا، ان کو خوش خبری دی تو انہوں نے اللہ کی حمد بیان کی
اور کہا بہت اچھا۔

دوسری روایت میں ہے۔ ابو ہریرہ نے بیان کیا میں دوڑتا ہوا خوشی
سے بھاگتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا، جیسا کہ غم سے

رویا تھا میں نے کہا مبارک ہو یارسول اللہ کہ اللہ نے آپ کی دعا کوقبول فرما لی۔ اللہ نے ابو ہریرہ کی ماں کواسلام کی توفیق عطا فرمادی۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ۔ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ مجھ کواور میری ماں کوسارے مومنین اور مومنات اور ہر مون ہر مومنہ کا چہیتا بنا دے، اللہ کے رسول نے دعا کی۔ اے اللہ اپنے اس بندہ کواور اس کی ماں کو ہر مومن ہر مومنہ کا چہیتا بنا دے۔ ہر مومن اور ہر مومنہ نے مجھ کواپنا چہیتا بنالیا۔

۵۔أسامة بن زيد رضى الله عنه

وأخرج ابن سعد عن محمد بن سيرين قال: بلغت النّخلة على عهد عثمان رضى الله عنه ألف درهم، قال: فعمد أسامة رضى الله عنه الى نخلة، فنقرها، وأخرج جُمّارها؛ فأطعمها أمه، فقالوا له: ما يحملك على هذا وأنت ترى النخلة قد بلغت ألف درهم؟ قال: انّ أمى سألتنيه، ولا تسألنى شيئا أقدر عليه الا أعطيتها. (حياة الصحابة)

ترجمہ : ابن سعد نے اس کومحمد بن سیرین کی روایت سے لیا ہے، عثمان کے عہد خلافت میں کھجور کی قیمت ایک ہزار کو پہونچ گئی۔ ابن سیرین نے کہا کہ: میں نے کھجور کا ارادہ کیا اس کو کا گودا اور اس کا گوند نکال کر اپنی ماں کو کھلایا، لوگوں نے ان سے کہا اس بات پر تمہیں کس چیز نے ابھارا حالانکہ تم دیکھ رہے ہو کھجور ہزار درہم کو پہونچ گئی ہے۔ انہوں نے جواب دیا میری ماں نے مجھ سے اسے مانگا تھا، جس چیز کی مجھے قدرت ہو اور مجھ سے میری ماں

ما نگتی ہے تو میں اس کو وہ دے دیتا ہوں۔

١٦: الحسن والحسين ابنا علی رضی الله عنهم

وأخرج البيهقی عن حسن بن حسن عن أبيه أن عمر بن الخطاب خطب أم كلثوم، فقال له علی رضی الله عنه۔ انها تصغر عن ذلك، فقال عمر: سمعت رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم يقول: كُلُّ سَبَبٍ ونسبٍ منقطع يوم القيامة الا سببی و نسبی" فاحبُّ أن يكون لی من رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم سبب و نسب، فقال علی للحسن والحسين رضی الله عنهم: زوّجا عمكما، فقالا: هيی امرأة من النساء تختار لنفسها. فقام علی مغضبا، فأمسك الحسن بثوبه وقال: لا صبر لی علی هجر انك يا أبتاه، قال: فزوّجاه. (حياة الصحابة)

ترجمہ: بیہقی نے حسن مثنیٰ سے، انہوں نے اپنے والد امام حسن مجتبیٰ سے روایت کیا ہے کہ عمر ابن الخطاب نے ام کلثوم سے نکاح کا پیغام دیا، حضرت علی نے جواب دیا وہ تو نکاح کے معاملہ میں چھوٹی ہیں، عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قیامت کے دن ہر سبب ونسب منقطع ہو جائے گا مگر میرا سبب ونسب منقطع نہیں ہوگا، میں چاہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرا حسب ونسب کا رشتہ جڑ جائے گا تو علی نے حسن وحسین سے فرمایا تم لوگ ام کلثوم سے اپنے چچا کا نکاح کر دو۔ انہوں

نے عرض کیا وہ ایک عورت ہیں اپنے نفس کا اختیار رکھتی ہے، حضرت علی عمر ہو کر کھڑے ہو گئے، حضرت حسن نے حضرت علی کا کپڑا پکڑ کر عرض کیا ابا جان آپ کی جدائیگی کا غم مجھے برداشت نہ ہوگا، راوی کہتے ہیں کہ حسنین کریمین نے حضرت عمر سے نکاح کر دیا۔

ماں کا نافرمان

وعن العوام بن حوشب رضى الله عنه قال: نزلت مرة حيا، والى جانب هذا الحيى مقبرة، فلما كان بعد العصر انشق منها قبر، فخرج رجل رأسه رأس حمار، وجسده جسد انسان، فنهق ثلاث نهقات، ثم انطبق عليه القبر، فاذا عجوز تغزل شعرا أو صوفاً، فقالت امرأة: ترى تلك العجوز؟ قلتُ: مالها؟ قالت: تلك أمُّ هذا، قلتُ: وما كان قصتهٗ؟ قالت: كان يشرب الخمر، فاذا راح تقول له امه: يا بُنى اتق الله. الى متى تشرب هذه الخمر؟: فيقول لها: انما أنت تنهقين كما ينهق الحمار، قالت: فمات بعد العصر، قالت: فهو ينشق عنه القبر بعد العصر كل يوم، فينهق ثلاث نهقات، ثم ينطبق عليه القبرُ. (رواه الأصبهانى وغيره، وقال الأصبهانى: حدّث به أبو العباس الأصم املاء بنيسابور بمشهد من الحفاظ فلم ينكروه)

ترجمہ: عوام ابن حوشب نے بیان کیا ہے، میں ایک مرتبہ کسی محلہ میں فروکش ہوا اور اس محلہ کے ایک کنارے قبرستان تھا جب عصر کے بعد کا وقت

ہوتا اس قبرستان کی ایک قبر پھٹتی۔ اس قبر سے ایک آدمی نکلتا اس کا سر گدھے کی طرح اور جسم انسان کی طرح ہوتا، اور وہ تین بار گدھے کی طرح رینگتا۔ پھر قبر اس پر برابر ہو جاتی۔ اچانک ایک بوڑھیا کو بال یا اون کاتتے دیکھتا ہوں، ایک عورت نے کہا کہ اس بڑھیا کو دیکھتے ہو میں نے کہا ہاں اس کا کیا قصہ ہے اس عورت نے کہا یہ بڑھیا اس کی ماں ہے، میں نے کہا اس آدمی کا قصہ کیا ہے، اس عورت نے بتایا۔ یہ آدمی شراب پیتا تھا جب شراب پینے کے لیے جاتا اس کی ماں اس سے کہتی اے بیٹے اللہ سے ڈر کب تک تم یہ شراب پیتے رہو گے؟ تو وہ اپنی ماں سے کہتا تو گدھے کی طرح رینگتی رہتی ہے، اس عورت نے بتایا کہ وہ آدمی عصر کے بعد مر گیا۔ مزید وہ عورت بیان کرتی ہے ہر روز عصر کے بعد اس کی قبر پھٹتی ہے اور وہ تین مرتبہ گدھے کی طرح رینگتا ہے پھر اس پر قبر برابر ہو جاتی ہے۔

۸۔ مُنازل بن لاحق

عن الحسن بن علی رضی الله عنهما قال: بینما أنا أطوف مع أبی حول البیت فی لیلة ظلماء، وقد رقدت العیون، وهدأت الأصوات، اذ سمع أبی هاتفاً یهتف بصوت حزین:

ترجمہ : حسن بن علی سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ اس دوران کہ میں اپنے والد کے ساتھ اندھیری رات میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا، جب کہ آنکھیں سو جاتی ہیں آوازیں پرسکوں ہو جاتی ہیں، ایک پکارنے والے کو سنا

کہ وہ غمگین آواز میں پکار رہا ہے۔

یا من یُحیبُ دُعا المضطّر فی الظلم

یا کاشف الضر والبلوی مع السقم

قد نام وَفدُك حول البیت وانتبهوا

وأنت عینك یا قیوم لم تنم

هب لی بجودِكَ فضلَ العفو عن جُرُمی

یا من الیه أشار الخلق فی الحرم

ان کان عفوكَ لا یُدرِکُهُ ذو سَرفِ

فمن یجود علی العاصین بالکرم

ترجمه :

اے! اندھیروں میں پریشاں حال کی دعا قبول کرنے والے

اے! تنگ دستی ومصیبت اور بیماریوں کو دور کرنے والے

کعبہ کے گرد تیرا وفد سوتا ہے اور جاگتا ہے

اور تیری آنکھیں نہیں سوتی

بخش دے اپنے کرم سے اپنے فضل سے میرے جرم کو معاف فرما

اے وہ جس کی طرف حرم میں مخلوق اشارہ کرتی ہے

اگر تیرے عفو کو گناہ گار نہیں پا سکتے

تو کون ہے جو کرم سے گناہ گاروں پر بخشش کرے

قال:فقال أبی:یا بنی!أماتسمع صوت النادب لذنبه المستقیل لربه؟الحقهُ فلعل أن تأتیینی به.فخرجتُ أسعی حول البیت أطلبه،فلم أجده حتی انتهیت الی المقام،واذا هو قائم یصلی، فقلت:أجب ابن عمّ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فأوجز فی صلاته واتّبعنی،فأتیتُ أبی،فقلت:هذا الرجل یا أبت!فقال له أبی:ممن الرجل؟قال:من العرب.قال:وما اسمك؟قال:مُنازل بن لاحق.قال:وما شأنك وما قصتك؟قال:وما قصة من أسلمته ذنوبه، وأوبقته عیوبه فهو مرتطم فی بحر الخطایا،فقال له أبی:علی ذلك، فاشرح لی خبرك.

قال:کنت شابا مُقبلا علی اللهو والطرب لا أفیق عنه،وکان لی والد یعظنیی کثیرا ویقول:یا بنی!احذر هفوات الشباب وعثراته، فان لله سطوات ونقمات ما هی من الظالمین ببعید.وکان اذا ألّح علی بالموعظة؛ألححتُ علیه بالضرب،فلما کان یوم من الأیام ألح علیّ بالموعظة،فأوجعته ضرباً،فحلف مجتهدا لیأتین بیت الله الحرام فتعلق بأستار الکعبة ویدعو علیّ،فخرج حتی انتهی الی البیت،فتعلق بأستار الکعبة،وأنشأ یقول.

ترجمہ : امام حسن نے کہا کہ اباجان نے فرمایا:اے بیٹا اپنے گناہ سے رونے والے کو سنتے ہو،اور اپنے رب سے گڑگڑانے والے کو سنتے ہو۔اس کو

تلاش کرو شاید کہ تم اس کو میرے پاس لیکر آؤ بس میں اس کی تلاش میں خانہ
کعبہ میں چکر لگانے لگا، میں نے اس کو نہ پایا یہاں تک کہ میں مقام ابراہیم
کے پاس آیا۔ دیکھا تو وہ نماز پڑھ رہا ہے، میں نے اس سے کہا رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچازاد تجھ کو بلا رہے ہیں، اس نے اپنی نماز مختصر کی اور
میرے ساتھ چل دیا۔ میں نے اپنے والد کے پاس آ کر کہا ابا جان یہ آدمی
ہے۔ ابا جان نے اس سے پوچھا تم کہاں کے آدمی ہو، اس نے جواب دیا
عرب کا، پھر پوچھا کیا نام ہے، اس نے جواب منازل ابن لاحق، اس سے
پھر پوچھا تمہارا کیا حال ہے اور تمہاری کیا کہانی ہے، اس نے جواب دیا اس
آدمی کی کیا کہانی جس کو اس کے گناہوں نے ہلاک کر دیا ہو اور اس کے عیبوں
نے اس کو ذلیل کر دیا ہو اور وہ خطاؤں کے سمندر کے کیچڑ میں پڑا ہو۔ ابا جان
نے اس سے کہا یہ مجھ پر چھوڑ دو۔ اور اپنا قصہ ہمیں بتاؤ۔

اس نے کہا: میں جب جوان تھا لہو ولعب کا دلدادہ تھا، اس سے فرصت نہیں تھی اور میرے والد مجھے بہت نصیحت کرتے تھے اور کہتے تھے، اے بیٹے جوانی کی بے وقوفیوں اور لاپروائیوں سے بچو، اللہ کے غلبے ہیں اور اس کی پکڑے ہیں اور وہ ظالموں سے دور نہیں۔

اور جب وہ مجھے بہت زیادہ نصیحت کرتے تو میں ان کو بہت زیادہ مارتا تھا۔ ایک دن انہوں نے مجھے بہت نصیحت کی تو میں نے ان کو مار کر تکلیف پہونچائی، بڑی زور سے انہوں نے اللہ کی قسم کھائی کہ ضرور بیت اللہ

الحرام آئیں گے اور کعبہ کے غلاف کو پکڑ پکڑ کر مجھ پر بددعا کریں گے، وہ نکل
گئے یہاں تک کہ بیت اللہ شریف آ گئے کعبہ کے غلاف کو پکڑ لیا اور یہ کہنے لگے۔

یا من الیه أتی الحُجّاجُ قد قطعوا

عرض المهامة من قربٍ ومن بعدِ

انی أتیتُكَ یا من لا یُخیِّبُ مَنُ

یدعوه مبتهلاً بالواحد الصّمدِ

هذا مُنازل لا یرتدُّ عن عققی

فخذ بحقی یا رحمان من ولدی

و شُلّ منه بحولٍ منك جانبهُ

یامن تقدّس لم یولد ولم یلدِ

قال:فوالله ما استتمّ کلامه حتی نزل بی ما تری،ثم کشف عن شقه الأیمن،فاذا هو یابس،قال:فأبتُ ورجعت،ولم أزل أترضّاه وأخضع له وأسأله العفو عنی،الی أن أجابنی أن یدعو لی فی المکان الذی دعا علیّ،قال: فحملته علی ناقة عشراء،وخرجت أقفو الناقة،فرمت به بین أحجار،فرضخت راسه فمات،فلفنتهُ هناك،وأقبلت آیساً،وأعظم ما بی ما ألقاه من التعییر أنی لا أعرفُ الا بالمأخوذ بعقوق والدیه.فقال له أبی :أبشر،فقد أتاك الغوثُ،فصلی رکعتین، ثم أمره فکشف عن شقه بیده،ودعا له مرات یرددهن،فعاد صحیحا

كما كان،وقال له أبي:لولا أنه قد كان سبقت اليك من أبيك فی الدعاء لك بحيث دعا عليك،لما دعوت لك.قال الحسن:و كان أبی يقول لنا:احذروا دعاء الوالدين!فان فی دعائهما النماء والانجبار،أو الاستئصال والبوار.(كتاب التوابين للمقدس)

ترجمہ : منازل بن لاحق نے بیان کیا کہ واللہ ان کی بات پوری نہ ہوئی مجھ پر اس بیماری کا حملہ ہو گیا جس کو تم دیکھ رہے ہو، پھر اس نے اپنے دائیں جانب سے کپڑا کھول دیا، تو دیکھا اس کا ہاتھ سوکھ گیا تھا۔ منازل بن لاحق نے بتایا میں نے توبہ کی اور تمام نافرمانیوں سے باز آیا۔ اور میں پھر ہمیشہ ان کو راضی کرتا رہا، اور ان کے سامنے عاجزی کرتا رہا، اور ان سے اپنی غلطی کی معافی مانگتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے میری عرض قبول کر لی کہ وہ میرے اسی جگہ دعا کریں گے جہاں انہوں نے میرے لئے بددعا کی تھی۔

منازل بن لاحق نے (آگے) بتایا میں نے ان کو دس مہینہ کی اونٹنی پر سوار کیا اور اونٹنی کے پیچھے پیچھے چل دیا، بس اونٹنی نے ان کو پتھروں کے درمیان پھینک دیا ان کا سر پھوٹ گیا وہ مر گئے، میں نے ان کو وہیں دفن کر دیا اور میں مایوس ہو کر آگے بڑھا سب سے بڑی میری پریشانی یہ تھی کہ مجھے یہ غیرت مارے دے رہی تھی کہ میری شناخت ماں باپ کے نافرمان کے طور پر ہو جائے گی۔

حسن بن علی کہتے ہیں تو میرے والد نے فرمایا خوش ہو

جاؤ۔تمہارے پاس غوث آگیا پھر انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی پھر اس کو حکم دیا تو اس نے اپنے ہاتھ سے اتنی اس سوکھی جانب کو کھولا، اور اس کے لیے چند مرتبہ بار بار دعا کی بس اس کا ہاتھ اسی طرح صحیح ہو گیا جیسے پہلے تھا۔

امام حسن نے کہا: میرے والد کہتے تھے، والدین کی دعا سے ہوشیاری اختیار کرو، اس لیے کہ ان کی دعا میں ترقی، نقصان کی تلافی ہے یا بربادی اور ہلاکت ہے۔

اعرابی اور اس کی ماں:

خرج علی بن أبی طالب، وعمر بن الخطاب من الطواف فاذا هما باعرابی معه أم له یحملها علی ظهره وهو یرتجز ویقول:

ترجمہ : علی بن ابی طالب اور عمر بن خطاب طواف سے نکلے، اچانک ایک اعرابی پر نظر پڑی کہ اس نے اپنی ماں کو اپنی کمر پر سوار کر رکھا ہے، اور یہ رجز پڑھ رہا ہے۔

أنا مَطیتها لا أنفر　　　واذا الرکاب ذعرت لا أذعر

وما حملتنی و أرضعتنی أکثر

لبیک اللهم لبیک

فقال علی: یا أبا حفص ادخل بنا الطواف لعل الرحمة تنزل فتعمنا.

فدخل الأعرابی یطوف بها وهو یقول:

أنا مَطیتها لا أنفر　　　واذا الرکاب ذعرت لا أذعر

وما حملتنى و أرضعتنى أكثر

لـــبيـــك اللـــــهم لبيـــك

وعلى عليه يقول:

ان تبرها فالله أشكر يجزيك بالقليل الأكثر

(مطالع البدور للغماری)

١٠.بركة دعوة الأم

فـی طبـقـات السبـكـی،عن سليم بن أيوب أحد أصحاب الشـافـعـی قـال: كـنـت ابـن عشـر سـنيـن،ولـم أقدر على قراءة الـفـاتـحة،فـقـال بـعـض الـمشـايـخ:مُر أُمَّكَ أن تدعو لك بالقرآن والـعـلـم،فـدعـت لی بذلك.قال ابن السبكی:فصار اماما لا يُشَقُّ له غبـار،وفارسالا تلحق آثار.قال سليم:ثم دخل الشيخ الذی قال لی: مُرأمك أن تدعولك،فقال:متى تعلمت مثل هذا؟فأردت أن أقول له ان كان لك أُمٌّ فمُرُها أن تدعولك؛فاستحييتُ.(١٠)نزهة المجالس)

١١.محمد بن هارون

قـال مـالك بـن ديـنـار رضـی الـله عنه:خرجت الى الحج، فـرأيـت الـنـاس عـلـى عرفات،فقلت ليت شعرى من المقبول منهم فـاهَـنيـهِ،ومن المردود منهم فأعزيه،فرأيت فی المنام قائلا يقول:قد غـفـر الـله تعالىٰ للقوم أجمعين الا محمد بن هارون البلغی،فقد رد

الله تعالىٰ عليه حجه.فلما أصبحت أتيت ركب خراسان فقلت
أفيكم البلخيون،قالوا:نعم،فأتيتهم فسألتهم عن محمد بن هرون
البلخي.فقالوا:سألت عن رجل زاهد عابد،اطلُبُهُ فى خراب
مكة،فأتيتهُ؛فوجدته فى خربة،ويده فى عنقه،والقيد فى رجليه وهو
يصلى،فلما رآنى قال:من أنت؟قلت:مالك بن دينار.قال:لعلك
رأيت فى المنام،قلت:نعم،قال:فى كل عام يرى رجل صالح مثل ما
رأيت.فقلت له:ما السبب؟قال: كنت أشرب الخمر،فشربته أول
ليلة فى رمضان؛فزجرتنى أمى:فأخذتها ووضعتها فى التنور؛فلما
أفقت من سكرى أخبرتنى زوجتى بذلك،فقطعت يدى بنفسى،
وقيدت رجلى،وفى كل عام أحج واقول:يا فارج الهم ويا كاشف
الغمّ،فرّج همى واكشف غمى،وارضَ عن أمى،أعتقت بعد ذلك
ستة وعشرين عبدا،وستا وعشرين جارية.قال مالك فقلت له قد
كدت تحرق الأرض ومن عليها تبآلك.فرأيت تلك الليلة فى المنام
النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقال:يا مالك لا يقنطِ الناس من
رحمة الله تعالى.قد اطلع الله تعالىٰ على محمد بن هرون
واستجاب دعوته،وأقال عشرته،فأخبره أنه يمكث فى النار ثلاثة
أيام من أيام الدنيا،ثم يُلقى الله تعالىٰ الرحمة فى قلب أمه؛فتستوهبه
من الله تعالىٰ،فيهبهُ لها،فيدخلان الجنة جميعاً.قال مالك:فأخبرته

بذلك،ففاضت روحه فى الحال،وصليت على جنازته،رحمه الله تعالىٰ.(نزهة المجالس)

١٢۔بلال الخواص والخضر عليه السلام

بلال الخواص رضى الله عنه قال: كنت فى تيه بنى اسرائيل،واذا برجل يماشيننى،فتعجبت منه،ثم ألهمتُ أنه الخضر رضوان الله تعالىٰ عليه،فقلت له:بحق الحق من أنت؟قال:أخوك الخضر.فقلت له:أريد أن أسألك،فقال:سل.فقلت:ماتقول فى الشافعيى؟قال:هو من الأوتاد.فقلت:ما تقول فى أحمد بن حنبل؟فقال:رجل صدّيق،فقلت:ماتقول فى بشربن الحارث؟فقال: لم يخلف بعده مثله.فقلت:بأى وسيلة رأيتك؟قال ببرّكَ لأمك.

(جامع كرامات الاولياء للنبهانى)

١٣۔الذى يتمرّغ فى رياض الجنة:

كان رجل من النساك يُقبلُ كل يوم قدَم أمه،فأبطأ يوما على اخوانه،فسألوه؛فقال: كنت أتمَرّغُ فى رياض الجنة.(المستطرف)

١٤۔قصة معاصرة:

كان بأحد قرى الجيزة رجل بقال ميسور الحال،و كان له أبوان شيخان كبيران فقيران،معدمان،ليس لهما فى الدنيا عائل غيره،و كان لهما عاقاً.

وكانا يضطران كثيرا الى الذهاب اليه فى دكانه يسألانه لطعامهما وحاجاتهما الضرورية،فيقابلهما باللعن والسب على مرآى ومسمع من الناس،دون أن يستحيى من أحد.

وكم من مرة ردّ أباه كسيف البال حزينا،أو ردّ أمه باكية محرومة،وكان يغدق على زوجته وأولاده بغير حساب.ربما رفع ابوه يده مرة فدعا عليه،أو شكته أمه لربها،فكان حاحدث على مرأى ومسمع من أهل القرية جميعهم.

بينما كان هذا الرجل يشعل المصباح الغازى فى دكانه،اذ سقطت شراره الى برميل الكبير و سين أمام الدكان فاشتعل فى ومضة عين،وراحت أمواج الكبير و سين الملتهبة تتدفق منه كأنها الطوفان،ويروى من شاهدوا ذلك أن أمواج الكبير وسين المضطرمة كانت تندفع بقوة،فترتطم بحائط البيت المقابل،ثم ترجع متدفقة الى داخل الدكان.وفى دقائق قليلة كان الرجل والدكان بما فيه قد تحولا الى فحم أسود.

وبعد أشهر قلائل كانت امرأته فى البيت توقد الموقد فاشتعلت فيها وفى البيت النار،فلم تهدأ حتى أتت عليه وعلى من فيه (☆ سمعت هذه القصة من اكثر من واحد من أهل هذه القرية ممن عايشوا احداثها.وكم لهذه القصة من نظائر فى كل مكان وزمان ـ نسأل الله العفو والعافية.)